لطائف غیبیہ
مرتب
ڈاکٹر سید وارث علی ترمذی
مطبوعات:-
انجمن اسلامی عمرانیات پاکستان
۳-الف-۱۴/۴ ناظم آباد - کراچی
قیمت ۲۲/- روپیہ

لطائفِ شاہیہ

مؤلّفہ

حضرت سیّد محمد مقبول عالم قدس سرہٗ

ولادت ۱۴ رجب سنہ ۹۸۹ھ

وفات ۱۲ رجب سنہ ۱۰۴۵ھ

مطابق نسخہ قاضی عبداللہ میاں کہ در سنہ ۱۱۰۹ھ نوشتہ شدہ بود

مالک

سیّد محمد علی ابن حسین میاں صاحب ترمذی کاظمی منگرولی

سنہ ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء — بار اوّل — تعداد ایک ہزار

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس کراچی

شجرہ شریف

سید محمد مقبول عالم بن سید جلال الدین ماہ عالم بن سید حسن بن

سید عبد الغفور بن سید احمد بن سید شاہ محمد راجو بن سید محمد شاہ عالم

ابن عبداللہ برہان الدین قطب عالم بن سید محمود ناصر الدین بن

سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیان جہاں گشت سید احمد کبیر

ابن سید جلال الدین بخاری بن سید علی ابوالمویدین بن سید محمد

ابن سید احمد بن سید عبداللہ بن علی اشقر بن سید جعفر بن سید علی نقی

ابن محمد جواد بن علی رضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر

ابن زین العابدین بن امام حسین بن حضرت علی ابن ابی طالب

کرم اللہ وجہہ

ڈاکٹر سید وارث علی ترمزی ایک ایسے خاندان کے چشم چراغ ہیں جس میں چراغ علم صدیوں سے نسلاً بعد نسلاً روشن چلا آ رہا ہے آپ حسینی سید ہیں آپ کا نسب موسیٰ کاظم سے ملتا ہے آپ کے جد امجد سید سکندر بن مسعود دور فیروز شاہ تغلق میں ترمز سے ہندوستان آئے۔اُچھ (ملتان) میں مقیم ہوئے اور سہروردی سلسلہ کے بزرگ سید جلال الدین جہانیاں جہانگشت کے دست مبارک پر بیعت کی اور خلافت سے نوازے گئے۔فیروزشاہ تغلق نے جب مانگرول کاٹھیاواڑ کے ہندوؤں کے ظلم و استبداد کی استیلا کے لئے فوجی لشکر روانہ کیا تو پیر طریقت جہانیاں جہانگشت نے سید سکندر کو بھی ہمراہ کیا۔فیروز شاہ تغلق خود بھی جہانیاں جہانگشت کا مرید تھا۔اسنے سید سکندر کو بے حد تعظیم دی۔بعد فتح جنگ فیروز شاہی لشکر واپس ہو گیا لیکن آپ بہ اتباع حکم شیخ طریقت مانگرول ہی میں مقیم رہ کر اشاعت دین میں منہمک ہو گئے اور وہاں ہی آپ کا وصال ہوا۔آپ کی خانقاہ آج بھی مرجع اقام ہے۔ آپ کی اولاد میں صاحبان عزت و مرتبت۔سیف و قلم اور حال و قال کئی بزرگ گزرے ہیں۔سب کا مشغلہ اشاعت دین و ترویج علم رہا۔(اسلامی تاریخ) ڈاکٹر ترمزی جوناگڑھ میں پیدا ہوئے۔ بمبئی میں رہ کر ایم۔بی۔بی۔ایس کیا کراچی یونیورسٹی سے ایم۔اے کیا۔ بمبئی میں رہ کر ہی علاج و معالجہ کو پیشہ بنایا۔اور اس پیشہ میں وہ بہت کامیاب ہیں۔

تحقیقات علمی کا شوق ورثہ میں ملا۔زبان عربی پر عبور حاصل کیا۔سید محمد علی ترمزی (آپ کے والد) تمدن اسلامی۔اور عربی کے پروفیسر بہاءالدین کالج جونا گڑھ میں تھے۔کئی زبانوں کے ماہر اور صاحب تصنیف تھے۔ڈاکٹر وارث کو ان سے تربیت ذہنی ملی۔شوق میں ذوق کی آمیزش ہو گئی۔اور قلم چلنے لگا۔ ان کے بڑے بھائی ڈاکٹر سید باقر علی نے ان کو منہاج تحقیق کے اصول بتلائے اور ذوق میں لطافت پیدا ہو گئی۔لیکن دونوں شفیق ہستیاں بہت جلد وارث کو داغ مفارقت دے گئیں۔اور اب ڈاکٹر وارث اپنی ذاتی استعداد کاوشوں سے میدان علم میں شہسوار بن کر آ گئے۔درجنوں مضامین شائع کرائے اور کئی کتابیں تصنیف و تالیف کر ڈالیں۔ان میں سے لطائف شاهیه آپ کے سامنے هے۔یه کتاب ان کے خاندانی نوادرات میں سے هے۔ڈاکٹر صاحب۔انگریزی۔عربی۔فارسی۔اردو اور گجراتی پر عبور رکھتے هیں اور ان کو مقامی زبانوں پر بھی دسترس حاصل هے۔

بشکریه:— مکتبئه حمد

مطبوعات:۔

انجمن اسلامی عمرانیات پاکستان۔

۳۔ایف ۱۲/۱۲ ناظم آباد کراچی پاکستان۔

مطابق ۲۷ مئی ۱۹۷۶ء

پیش لفظ

از پروفیسر محمد ایوب قادری، گورنمنٹ اُردو کالج کراچی

برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کی صحیح تاریخ ابھی تک قلم بند نہیں ہوئی ہے اگرچہ بادشاہوں اور حکمران خاندانوں پر ہم عصر مورخین نے کتابیں لکھی ہیں مگر وہ بعض اعتبار سے تشنہ اور نامکمل ہیں۔

اُردو زبان میں علامہ شبلی مرحوم نے تاریخ وتحقیق کا آغاز کیا اور خوشی کی بات یہ ہے کہ ان کی علمی یادگار دارالمصنّفین اور اس کے ارباب علم و فضل اس روایت کو جاری رکھے ہوئے ہیں بلکہ آگے بڑھا رہے ہیں۔

مسلم معاشرہ کی تعمیر وتہذیب میں بادشاہوں اور سپہ سالاروں کے ساتھ ساتھ علمار و مشائخ کا بھی ہاتھ رہا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مشائخ و صوفیہ نے اس سلسلے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ اِسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مسلم تاجروں نے بھی سرگرم حصّہ لیا ہے۔ جنوبی ہند کے ساحلی علاقوں، لنکا اور انڈونیشیا بلکہ حدودِ چین تک اِسلام کا تعارف اور اس کی اشاعت تاجروں کی رہین منت ہے۔ مسلم تاجروں نے تجارت کے ساتھ ساتھ اسلام کی سفارت کے بھی فرائض انجام دیئے افسوس کہ ان لوگوں کی سرگرمیوں کا اس اعتبار

سے مطالعہ نہیں کیا گیا۔

بادشاہ اور سپہ سالار ملک فتح کرتے تھے اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور مسلم معاشرہ کی تربیت و تہذیب کا کام مشائخ و صوفیہ کی مقدس جماعت انجام دیتی تھی۔ برصغیر کا وہ کونسا مقام ہے کہ جہاں اس مقدس جماعت کا کوئی نہ کوئی رکن استراحت فرما نہیں ہے اور اس نے معاشرے کی تربیت و تہذیب کے فرائض انجام نہیں دیئے ہیں۔ ننگا پربت سے راس کماری تک اور کاٹھیاواڑ سے آسام تک اِن بزرگوں کا ایک سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ اِن حضرات کی سیدھی سادی زندگی اور اعلیٰ اُصولوں سے متاثر ہو کر گروہ اور بستیوں کی بستیاں مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

برصغیر میں سب سے اوّل چشتی و سہروردی سلسلے کے مشائخ نے تبلیغ و اشاعت کا کام شروع کیا۔ اس سلسلے میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ اور حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کے اسمائے گرامی سرفہرست ہیں مغربی پاکستان میں حضرت زکریا ملتانیؒ کے خانوادے نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا خوب کام کیا۔ سندھ و گجرات براہ راست اس کے اثر میں آئے۔

سہروردی سلسلہ کے نامور شیخ طریقت حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کے پوتے حضرت شاہ قطب عالم گجرات پہنچے اور حضرت مخدوم جہانیاں گشت نے اپنے خلیفہ شاہ سکندر بن مسعود ترمذی کو کاٹھیاواڑ میں متعین فرمایا اس طرح اِن دونوں بخاری و ترمذی خانوادوں نے سہروردی

علم لے کر گجرات د کاٹھیاواڑ میں تبلیغ واشاعت اسلام اور مسلم معاشرہ کی تربیت و تہذیب کا وہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ تاریخ میں اس کی شہادتیں جلی حروف میں ثبت ہیں۔

بخاری سلسلے کے خانوادے علوم و معارف کے بھی امانت دار اور ناشر تھے۔ انھوں نے تصنیف و تالیف کا وہ ذخیرہ پیش کیا ہے کہ علمی دُنیا اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اِن بخاری مشائخ گجرات نے تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور دوسرے اسلامی علوم و فنون پر اعلیٰ تصنیفات و تالیفات اپنی یادگار چھوڑی ہیں جو آج بھی ان کی اولاد امجاد، قدیم خاندانوں، خانقاہوں اور کتب خانوں میں موجود و محفوظ ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان کتابوں کو جدید ترتیب و تحقیق کے اُصولوں پر طبع و شائع کر کے وقف عام کیا جائے۔

بڑی مسرت اور خوشی کی بات ہے کہ حضرت شاہ عالم بخاریؒ کے اوراد "لطائف شاہیہ" کا نسخہ جسے شاہ مقبول عالم بخاریؒ نے مرتب فرمایا تھا شائع کیا جا رہا ہے۔

لطائف شاہیہ میں اوراد و ظائف کے علاوہ، تصوف کے اسرار و نکات، پند و نصائح، اخلاقی ضابطے، صوفیہ خصوصاً مشائخ بخاری (شاہ عالمؒ) کے بعض احوال و واقعات، مشائخ کی تواریخ وصال اور بعض اہم خطبات و رسائل بھی شامل ہیں۔ اس طرح یہ ایک قیمتی دستاویز ہے اس کتاب کی ترتیب و تہذیب کے فرائض ڈاکٹر سید دی ایم ترمذی

صاحب نے انجام دیئے ہیں شروع میں انہوں نے ایک فاضلانہ مقدمہ لکھا ہے۔ یہ مقدمہ نہایت قیمتی معلومات کا حامل ہے بلکہ برصغیر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر ایک اچھی خاصی دستاویز ہے اور اگر کوئی شخص اس موضوع پر تحقیق کرنی چاہے تو یہ مقدمہ اس کو نشانِ راہ کا کام دے گا۔

"لطائف شاہیہ" عام قاری اور اہل تصوف دونوں کے لئے ایک علمی تحفہ ہے۔

محمد ایوب قادری

A/174/N

نارتھ ناظم آباد

کراچی ۳۳

مقدمہ

دُنیا کے ہر تمدّن وتہذیب کی بُنیاد کسی نہ کسی "تحریک" کے آغاز سے ہوتی ہے اور معاشرہ کی بدعنوانیوں کا ردّعمل وہ تحریک ہوتی ہے۔ اگر تحریک صداقت اور صحیح اُصولوں پر مبنی ہو تو وہ زور پکڑتی اور آہستہ آہستہ بامِ عروج تک پہنچتی ہے۔ اور اگر سرے سے اس کا آغاز ہی غلط اُصولوں پر ہوا ہو تو وہ اپنی موت آپ مرجاتی ہے اور اگر بامِ عروج پر پہنچ کر اس تہذیب میں بدعنوانیاں پیدا ہوں تو وہ تنزل کے راستہ پر چل کر ختم ہوجاتی ہے اور "ہر کمالے را زوال است" کی مصداق بنتی ہے۔

کسی بھی تہذیب کو بامِ عروج پر پہنچنے میں صدیاں لگ جاتی ہیں جیسا کہ یونان اور روما کی تہذیبیں مگر عربوں نے وہ مقام سالوں میں طے کرلیا۔ قبائلی تعصب سے بھرے ہوئے، غیر منظم، اور علوم و فنون سے بے بہرہ عرب آن واحد میں ایک منظم قوم بنکر اُبھرے اور دیکھتے ہی دیکھتے دُنیا پر چھاگئے اور وہ ہی عرب علوم وفنون کا سرچشمہ بن گئے۔ ۵۷۰ء میں نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت نے دُنیا کا نقشہ ہی بدل دیا۔

اس زبردست تحریک سے جو صحرائے عرب سے اُٹھی ہندوستان بھی نہ بچ سکا۔ ہندوستان سے عربوں کے تعلقات تو قدیمی تھے جیسا کہ عرب

خواتین کے نام 'ہندہ' اس امر کی پوری شہادت دیتے ہیں۔ ہندوستان میں اسلام کی روشنی سب سے پہلے کہاں سے اور کیسے آئی یہ ایک جداگانہ مسئلہ ہے مگر عام روایت یہ ہے کہ تراونکور (جنوبی بھارت) کے مہاراجہ نے معجزۂ شق القمر بچشم خود دیکھا اور جب اُس کو ان عرب تاجروں سے جن کی بستیاں وہاں تھیں معلوم ہوا کہ یہ معجزہ حضور اکرمؐ سے ظہور پذیر ہوا ہے۔ تو اس کا شوق دیدار بڑھا کہ تخت و تاج چھوڑ کر اور کشتی میں بیٹھکر مکہ معظمہ کی طرف چل پڑا۔ ایک روایت کے مطابق وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں باریاب ہو کر مشرف بہ الاسلام ہوا اور دوسری روایت کے مطابق اس کی کشتی ڈوب گئی اور وہ خود بھی غرقاب ہو گیا اس واقعہ کے تاریخی شواہد کوئی نہیں ہیں۔ البتہ ۱۹۴۷ء تک جب بھی نیا فرمانروا ریاست کے تخت پر بیٹھتا تو حلف اُٹھاتے وقت یہ کہتا کہ یہ تخت و تاج میں اس وقت تک امانت کے طور پر قبول کرتا ہوں جب تک کہ ہمارے دادا جو تخت و تاج چھوڑ کر گئے ہیں واپس آجائیں۔ ۱۹۴۷ء میں ریاست کے فرمانروا نے اپنی خودمختار آزاد ریاست کا اعلان کر دیا تھا مگر حکومت بھارت نے بعد میں اس کو اپنے ملک میں ضم کر لیا۔

حضور اکرمؐ کے بعد خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں ہندوستان میں اشاعت اسلام کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ملتا البتہ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں تھانہ (نزد بمبئی) اور بھروچ (گجرات) میں عربوں نے کامیاب بحری سرگرمیاں کی تھیں جن کا تفصیلی ذکر آگے آئیگا۔

اموی دورِ خلافت کے آغاز ہی سے مجاہدین اسلام سندھ کی مغربی سرحدوں تک پہنچنے لگے تھے۔ ولید بن عبد الملک کے دورِ خلافت میں جواں سال غازی محمد بن قاسمؒ نے سندھ کو فتح کر کے یہاں اسلام کی بنیادیں قائم کردیں۔

یہ علاقہ سلطنت اسلامیہ میں ملا لیا گیا اور یہاں اسلام کی اشاعت بھی ہونے لگی۔ خلافت بنو اُمیہ کے باقی دَور میں اور خلافت عباسیہ کے ابتدائی زمانہ میں اِس علاقہ کا تعلق مرکز خلافت سے قائم رہا اور یہاں خلیفہ کی طرف سے گورنر مقرر ہو کر آتے رہے۔ لیکن جب خلافت عباسیہ میں ضعف کے آثار رونما ہوئے تو مرکز سے اِس کے تعلقات منقطع ہو گئے اور یہاں مسلمانوں کی مستقل حکومتیں قائم ہو گئیں۔ جن کے صدر مقام ملتان اور منصورہ رہے۔ جب قرامطہ کے فتنہ کو خلیفہ کی فوجوں نے عراق اور عرب کے علاقوں سے ختم کیا تو وہ بھاگ کر سندھ میں چلے آئے اور انھوں نے یہاں کی سلطنتوں پر قبضہ کر کے اِس علاقہ کو اپنی دعوت کا مرکز بنایا۔ اُن کے اِس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے غازی سلطان محمودؒ کو دو تین مرتبہ سندھ پر حملہ کرنا پڑا۔ بعد میں ملتان سلطنت غزنین میں ملا لیا گیا۔

سومناتھ میں محمود غزنوی کا فاتحانہ ورود اور سومناتھ کے بُت کو توڑنا اشاعت اسلام کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اسکی فوج کے ساتھ جو بزرگان دین آئے تھے وہ وہیں مقیم ہو گئے، نا خوشگوار

اور ناسازگار ماحول میں اشاعت اسلام جاری رکھی۔ بہت سے صوفیاء کرام محض اس لئے شہید ہوئے کہ ہندو حکمرانوں کو یہ گوارا نہ تھا کہ ہندو مشرف بہ اسلام ہوں

محمود غزنوی کے بعد شہاب الدین غوری کے دور میں اشاعت اسلام کی زبردست تحریک خواجہ معین الدین چشتیؒ نے شروع کی۔ آپ کا مرکز اجمیر تھا اس معرفت کے سرچشمہ سے بہت سے صوفیاء نے ہدایت پائی اور وہ ہندوستان کے کونے کونے میں پھیل کر اشاعت اسلام میں لگ گئے۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، خواجہ فرید الدین گنج شکر، علی احمد صابر کلیری، نظام الدین اولیاء، اور حضرت خواجہ گیسو دراز جیسے اکابر پیدا ہوئے اور انھوں نے اشاعت اسلام کا کام بڑے پیمانہ پر کیا۔ ان سے قبل حضرت علی ہجویری نے لاہور میں، شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی نے ملتان میں، حضرت عثمان مہروندی (لال شاہ باز قلندر) نے سندھ میں اشاعت اسلام کے مراکز قائم کئے تھے۔

ہندوستان کے مسلم سلاطین نے اشاعت اسلام کے سلسلہ میں کوئی سختی نہیں برتی۔ اسی لئے جہاں جہاں ان کے دار السلطنت رہے وہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوئی انصاف پسند ہندو مؤرخین بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ جب فتح و کامرانی کا جوش و خروش ختم ہو جاتا اور ملک میں اقتصادی بحالی کا مسئلہ سامنے آتا تو نہایت پرجوش اور راسخ العقیدہ سلاطین کو بھی معتدل روش اختیار کرنی پڑتی تھی

دو آبہ میں مسلمانوں کی حکومت سات سَو سال رہی بہار اور دکن میں آٹھ سَو سال حکمران رہے لیکن ان علاقوں میں ان کی آبادی ۵ ا فیصد سے زیادہ نہ بڑھ سکی۔

اِشاعت اسلام میں علمائ کی خدمات کا ذکر تاریخوں میں محض سرسری طور پر آتا ہے۔ البتہ اس سلسلہ میں عرب تاجروں اور صوفیائے کرام نے جو کوششیں کیں اسکی پوری تفصیل ملتی ہے۔ عرب تاجروں نے جنوبی ہند میں پہنچ کر بڑی خاموشی سے اسلام کا پیغام پہنچایا۔ مالابار۔ گجرات۔ کچھ میں اچھوتوں کو بہت ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ عرب تاجر ایسے لوگوں کو اپنی پناہ میں لے لیتے۔ اور جب وہ مسلمان ہوکر دوسرے مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل کر لیتے تو دوسرے ہندو بھی ان کی عزت میں کمی نہ کرتے۔ یہ دیکھکر اچھوتوں کے مظلوم فرقوں کی رغبت اسلام کے طرف بڑھ گئی اور اسلام اچھوتوں کے دل میں گھر کرتا ہوا رفتہ رفتہ راجاؤں کے قلوب پر قابض ہو گیا۔ مالابار میں جتنے عرب تاجر آئے انھوں نے مقامی باشندوں سے ایسا برتاؤ رکھا اور اسقدر ایمانداری سے تجارت کی کہ حکومت بھی ان کو پوری مذہبی آزادی دینے پر مجبور ہو گئی۔ ہندو راجہ انکی سرپرستی اس لئے بھی کرتے کہ ان تاجروں کی تجارت سے خود ان کی مملکت میں کاروبار کی ترقی ہوئی اور بہت سی چیزیں بہ آسانی ملنے لگی۔ وہ انکی تبلیغ اسلام میں مزاحمت نہ کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے عقائد اور عبادات کو دیکھ کر مالابار کے چیرامن پیرومن کا آخری راجہ بطیب خاطر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ اسکی راجدھانی کوڈنگیلور تھی۔ اس نے ایک عرب کو اپنے یہاں بلاکر کنانور کا حکمراں بنادیا۔ کالی کٹ کا راجہ زیمورن عرب تاجروں کی بہت قدر

کرتا تھا۔ اسی کے زمانے میں ایک عرب تاجر نے اس کی حدود سلطنت میں ایک بازار قائم کیا جو بعد میں کالی کٹ کا شاندار بندرگاہ بن گیا۔ کوستری کے راجہ کا ایک وزیر نایر تھا جو خود مسلمان ہو گیا اور آگے چلکر کنانور کا راجہ ہوا۔

ہندوستان کے مشرقی ساحل پر بھی عرب دسویں صدی میں پہنچ چکے تھے۔ وہ یہاں بلا تکلف شادی بیاہ کر لیتے جس سے ان کی آبادی بڑھتی رہی۔ اور ان کی معاشرت و عبادات کو دیکھکر وہاں کے اصلی باشندے متاثر ہوتے اور اسلام قبول کرتے رہے۔

اشاعت اسلام میں صوفیوں کا بڑا حصہ رہا۔ مدورا۔ ترچنا پلی میں حضرت ناتھڑ ولی ۴۲۴ھ/۱۰۳۱ء کی وجہ سے اسلام پھیلا۔ وہ ایک ترکی شاہزادے تھے اور ریاست چھوڑ کر درویش بن گئے تھے۔ وہ حجاز۔ ایران اور شمالی ہند کی سیاحت کر کے ترچنا پلی پہنچے اور اپنے زہد و تقویٰ اور حسن اخلاق سے وہاں کے لوگوں کو ایسا متاثر کیا کہ بہت سے ہندو ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کا مزار ترچنا پلی میں ہے۔ ان کے جانشین سید ابراہیم شہید تو بارہ سال تک اس علاقہ کے حکمراں بھی رہے اور بعد میں اروادی میں فوت ہوئے ناتھڑ ولی کے دوسرے مرید و خلیفہ بابا فخرالدین نے ۵۶۴ھ/۱۱۶۷ء میں پنوکونڈا کے راجہ کو مسلمان کیا۔ مدورا میں اشاعت اسلام حضرت علی بادشاہ کے ذریعہ ہوئی گیارہویں صدی عیسوی میں بغداد سے بھروچ (گجرات) تشریف لائے اور وہاں کے راجہ کے لڑکے کو مسلمان کیا۔ نور الدین ستاگر نے گجرات کے کمہاروں میں اشاعت اسلام کی اور سب کو مسلمان بنالیا۔ ۱۳۰۴ء میں عرب

واعظین میں سے ایک مبلغ مہا پیر کھندایت کے نام سے مشہور ہوئے۔
انہوں نے بیجا پور آکر وہاں کے کاشت کاروں کو مسلمان کیا۔ چودھویں
صدی میں حضرت گیسو دراز نے پونا اور بلگام کے ہندوؤں میں اسلام
کی تبلیغ کی۔ کوکن میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی نسل کے ایک بزرگ شیخ
بابا عجب نے اسلام پھیلایا اور وہ دہانوں میں مدفون ہیں۔ دھارواڑ میں
حضرت ہاشم پیر گجراتی کے ذریعہ اسلام پھیلا۔ ستارا کے علاقہ میں ایک نومسلم
شمو اپا کوشی نے وہاں کے لوگوں کو مسلمان کیا۔ حضرت خواجہ معین الدین
چشتیؒ کے ذریعہ بہت سے ہندوؤں نے اسلام قبول کیا۔ اور صرف دہلی
سے اجمیر کے راستہ میں آپ نے سات سَو ہندوؤں کو مسلمان کیا۔ پنجاب
کا مغربی حصہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی اور حضرت فریدالدین مسعود
گنج شکرؒ کے فیوض و برکات سے بہرہ یاب ہوتا رہا۔ حضرت بوعلی شاہ قلندر
پانی پتی نے ۳۰۰ راجپوتوں کو مسلمان کیا۔ کشمیر میں مرزا بلبل شاہ، سید علی ہمدانی
اور میر شمس الدین کی وجہ سے اسلام کو فروغ حاصل ہوا۔ بہار میں
فردوسیہ سلسلہ کے بزرگ اسلام کی تبلیغ اور اشاعت میں لگے رہے۔ پندرھویں
صدی عیسوی میں جب بنگال کے راجہ کنس کے بیٹے جٹمل نے اسلام قبول
کیا تو اسکے اثر سے بکثرت ہندو مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت الشیخ
نظام الدین کی وجہ سے دھلی میں اسلام کو فروغ ہوا۔ اور ان کے خلیفہ
شیخ سراج الدین کی کوششوں سے بہار میں اور شیخ سراج الدین کے
خلیفہ شیخ علاء الحق کی وجہ سے بنگال میں ہندو کثرت سے دائرہ اسلام

میں داخل ہوئے سلہٹ میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے مرید اور حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی کے پیر بھائی شیخ جلال الدین تبریزی (۱۲۳۵ء) نے اسلام کی اشاعت کی۔ ان کا مزار سلہٹ میں ہے۔

برصغیر میں اشاعت اسلام کے اس تذکرہ سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ بعض ان رسالوں کو جو دین کی اشاعت کرنے والوں نے عوام کے فائدہ کے لئے مرتب کئے تھے منظر عام پر لایا جائے اس کے لئے کافی مواد موجود ہے۔ صرف کسی صاحب ہمت اور صاحب حوصلہ شخص کی ضرورت ہے۔

صوبہ گجرات (بھارت) میں سہروردی سلسلہ کے بزرگوں نے خدمت دین میں اپنی پوری پوری زندگیاں صرف کر دیں اس ہی سلسلہ کی ایک مایۂ ناز ہستی سید محمد سراج الحق شاہ عالم کی ایک تصنیف لطائف شاہیہ (جس کا نسخہ ہمارے پاس موجود ہے) کی اشاعت مقصود ہے۔

گجرات میں اشاعت اسلام:

اسلام کا سب سے پہلا بحری بیڑہ ساحل تھانہ۔ نزد بمبئی پر ۱۵ھ میں حضورؐ کے صحابی حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ ثقفی کی قیادت میں آیا اور کامیابی کے ساتھ واپس گیا۔ حضرت عمرؓ خلیفہ وقت کو جب اس کامیابی کی خبر سنائی گئی تو آپ نے پسند نہیں فرمایا کیونکہ اسلامی فوج کو دور دراز علاقوں میں بھیجنا جہاں ان کو جلد اور وقت پر امداد و رسد نہ بھیجی جا سکے آپ نے مفاد ملی کے خلاف سمجھا۔ الحکم بن ابوالعاص حضرت عثمان بن ابوالعاص کے بھائی اور حضورؐ کے دوسرے صحابہ کی قیادت میں دوسرا بحری بیڑہ ساحل بھروچ (گجرات) گیا اور وہ بھی کامیاب واپس آیا۔

۱۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ ۲۔ ڈاکٹر باقر علی ترمذی Islamic Culture Contribution of Gujrat to Arabic Literature M.S.

حکم نے اپنے بھائی مغیرہؓ کو بھروچ سے اور آگے خلیج دیبل کی طرف بھیجا اور آپ بھروچ سے کامیابی کے ساتھ واپس لوٹے۔ ہندوستان کی سرزمین پر حضورؐ کے صحابہ کا یہ پہلا قدم تھا لیکن اس اہم واقعہ کا صرف اتنا اثر ہوا کہ وہاں کچھ عرب بستیاں بس گئیں اور وہ لوگ خدمت دین میں لگ گئے یہ اس دور کی بات ہے جب حضرت محمد بن قاسمؒ عالم وجود میں بھی نہیں آئے تھے ۳؎

اس وقت سے خطۂ گجرات میں خدمت دین کا سلسلہ جاری ہوا جو سلاطین گجرات کے دور میں بام عروج کو پہنچا۔ اس زریں دور میں سہروردیہ سلسلہ کے دو بزرگوں (۱) سید سکندر بن مسعود (۲) سید برہان الدینؒ بن محمود قطب عالم بخاری کا ورود گجرات میں ہوا اور تبلیغ اسلام منظم طریقہ سے شروع ہوئی پہلا مرکز مانگرول کاٹھیاواڑ میں سید سکندر بن مسعود نے شروع کیا اور قرب و جوار کے کاشت کاروں کھانچی۔ لوہانہ۔ کولی۔ بھیل وغیرہ کو مشرف بہ اسلام کیا۔ مانگرول میں خانقاہ قائم کی اور مبلغین کی ایک کھیپ تیار کی۔ یہ مبلغین ذاری، آگری اور دیگر دیہی بستیوں میں پھیل گئے اور اشاعت اسلام کا کام سرانجام دیا اور ہزاروں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ دوسرا مرکز احمد آباد میں برھان الدین قطب عالم بخاری نے احمد آباد میں شروع کیا اور گجرات میں تبلیغ اسلام کی۔

خودمختار گجراتؔ کی سلطنت

محمد تغلق کے زمانہ میں بہمنی خاندان کی خودمختار سلطنت دکن میں قائم ہو چکی تھی فیروز شاہ تغلق نے باقی حصوں کو سنبھالے رکھا بعد میں اس کی اولاد کی

۳۔ بلاذری۔ فتوح البلدان ۴۔ مخدوم جہانیاں جہاں گشت محمد ایوب قادری

نا اہلی اور خانہ جنگیوں سے دیگر صوبوں میں بھی بغاوتیں برپا ہوئیں۔ فیروز شاہ تغلق کے بیٹے محمد شاہ ثانی کے کمزور ہاتھوں میں عنانِ سلطنت تھی۔ اس نے ظفر خان کو ۷۹۳ھ/۱۳۹۰ء میں گجرات کی حکومت دے کر روانہ کیا۔ ظفر خان نے گجرات پہنچ کر سب سے پہلے بغاوت فرو کی اور امن و امان بحال کیا۔ یہاں یہ ہو رہا تھا ادھر دہلی روز بروز تباہ ہو رہی تھی۔ وہاں کے برائے نام بادشاہ محمد شاہ تغلق ثانی پر اس کے وزیر اقبال خان کا پورا تسلط تھا۔ اور حکمرانی کے کل اختیارات اس کے قبضہ میں آچکے تھے۔ تیمور نے ۸۰۱ھ/۱۳۹۸ء میں دہلی پہنچ کر اس کی رہی سہی عظمت بھی خاک میں ملادی اور فیروز شاہ کا خاندان تباہ و برباد ہو گیا[۵]

ظفر خان نے مظفر شاہ کا لقب اختیار کر کے ۸۱۰ھ/۱۴۰۷ء اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا اور اس طرح سلطنت گجرات وجود میں آئی جو دوسو سال تک بڑی شان و شوکت سے چل کر ختم ہو گئی[۶]۔ سلاطین گجرات کے مختصر دور میں ہر حیثیت سے جو ترقی ہوئی سلاطین دہلی کئی سو سال میں نہ کر سکے۔ احمد آباد جملہ علوم و فنون کا مرکز رہا اور ادبی، علمی، تجارتی، صنعتی اور معاشرتی ترقی جو یہاں اس دور میں ہوئی اس کی مثال ہندوستان کا کوئی بھی خطہ پیش نہ کر سکا۔

احمد شاہ بانیٔ احمد آباد۔ مظفر کا پوتا ۸۱۳ھ م ۱۴۱۵ء میں تخت نشین ہوا اور اسکے دور میں سید جلال الدین جہانیاں جہاں گشت کے پوتے سید برہان الدین عبداللہ قطب عالم ۷۹۰ھ ۸۵۷ھ اچھ (ملتان) سے احمد آباد تشریف لائے سلطان احمد شاہ آپکی اتنی عزت کرتا تھا اور آپ سے اسقدر عقیدت رکھتا تھا کہ آپکی شان میں اس نے ایک قطعہ لکھا اور اس کو آپ کے سامنے مؤدبانہ کھڑے ہو کر پڑھا[۷]

---

۵ مراۃ احمدی ۔ علی محمد خان ۶ یاد ایام ۔ مولوی عبدالحئی

۷ " " "

قطب زمانۂ ما برہان است مارا
برہان او ہمیشہ چون فاش آشکارا

قطب عالم کے منجھلے صاحبزادے سید سراج الدین محمد شاہ عالم (۱۴۸۷-۱۴۸۸ء)
جید عالم اور صاحب تصنیف نامور صوفی بزرگ گزرے ہیں اور آپ کی اولاد میں
جو خاندان شاہیہ کے نام سے مشہور ہے۔ بہت سے عالم اور صوفی بزرگ پیدا
ہوئے۔ آپ کی متعدد تصانیف ہیں جو تصوف پر لکھی گئی ہیں ان میں سے صرف
دو رسالوں کا تعارف کرانا مقصود ہے۔ آپ کی تصنیف لطائف شاہیہ میں جو
آپ کے اوراد کا مجموعہ ہے یہ دونوں رسالے شامل ہیں۔

ان رسالوں کو سمجھنے کے لئے تصوف کی چند اصطلاحات کا جاننا
ضروری ہے۔ اس لئے ان اصطلاحات پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔ بعد میں
مصنف حضرت شاہ عالم اور مؤلف حضرت مقبول عالم پر ایک مختصر
نوٹ لکھا گیا ہے پھر لطائف شاہیہ کے نسخہ پر بحث ہے اور رسالوں میں
جن بزرگوں کے نام آئے ہیں ان کا تعارف کرایا گیا ہے اور سب کے بعد
میں اصل رسالے ہیں۔

(۱)

شجرہ کی اصل حقیقت

شجرہ کی دو قسمیں ہیں (۱) شجرہ اور (۲) دعا مع التوسل
اوّل الذکر شجرہ میں باپ دادا پردادا کی مختلف کڑیوں کو ایک سلسلہ میں
درج کیا جاتا ہے۔ زمانہ جاہلیہ کے عربوں میں یہ ایک اہم فن تھا۔ اسلام

چونکہ حسب ونسب کے تفاخر کو توڑنے آیا تھا اس لئے اسلام کے پھیلنے
کے ساتھ ہی یہ شجرہ خوانی یا شجرہ نویسی ماند پڑی اور حضور اکرمؐ کے حجۃ الوداع
کے خطبہ کے بعد تو حسب ونسب کی سب عمارتیں ٹوٹ گئیں مگر تاریخ اسلام
میں ایک دور ایسا بھی آیا کہ اس فن کی از سرِ نو ضرورت پیش آئی مگر اس
مرتبہ تسلی تفاخر کے لئے افراد واشخاص کی جانچ پڑتال کے لئے ان کے حسب
نسب کو معلوم کیا گیا اور اس فن کی کتابیں مرتب کی گئیں جیسے علامہ ابن حزم کی
تاکہ روایت کو جانچا جا سکے اسی سے ملتا جلتا مسلمانوں نے ایک نیا فن ایجاد کیا جو اسماء و
جمرۃ الانساء الرجال کے نام سے موسوم ہے۔ شجرہ کی دوسری قسم دعا مع التوسل ہے
دُعا مع التوسل :۔ یہ صوفیاء کرام کی اصطلاح ہے۔ اس میں باپ دادا کا
ذکر نہیں ہوتا مگر ایک "طالب" اپنے پیر و مرشد۔ کا ذکر کرتا ہے اس طرح یہ
ایک خاص طریقہ کے بزرگوں کے نام لیتا چلا جاتا ہے جب تک بانی سلسلہ
کا نام آجائے جو اکثر و بیشتر حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں اور پھر ان کے
وسیلے سے دُعا مانگتا ہے۔ اس شجرہ کو دعا مع التوسل کہتے ہیں[۱] (التوسل و
التسلسل از محمد مدعو یہ سراج الحق) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
علاوہ اور اصحاب کرام بھی بانی سلسلہ ہیں جیسے حضرت ابو بکر
صدیقؓ[۲] (ازالۃ الخفا۔ شاہ ولی اللہ) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک
خاندان مسلسل بزرگان دین پیدا کرتا ہے اور بیٹا باپ کا اور باپ دادا
کا مرید ہوتا ہے یعنی دونوں لحاظ سے جانشین۔ نسبی اور روحانی۔ اس صورت
میں چند کڑیاں نسبی ہوتی ہیں مثلاً سادات بخاری احمد آباد جن کا ذکر آگے آئیگا۔

---

(۱) کتاب التوسل والتسلسل۔ مولوی سراج الحق (۲) ازالۃ الخفا۔ شاہ ولی اللہ

شجرہ کی اصل حقیقت: ۔شجرہ کی اصل حقیقت کے متعلق حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب اپنے وعظ "اکبرالاعمال" میں فرماتے ہیں"

(اوپر تقریر کے دوران حضرت نے شجرہ کا "ذکر" فرمایا تھا۔ اس کے بعد کہتے ہیں) ... شاید یہاں یہ سوال پیدا ہو کہ بزرگوں کے شجرہ کو تم نے ذکر میں کیوں داخل کیا تو اس کا یہ جواب ہے کہ شجرہ کا حاصل "دعا مع التوسل" ہے اور دعا "ذکر" کا فرد ہے یہ تو وہ شجرہ ہے جسمیں بزرگوں کے واسطہ سے دعا مانگی جائے جیسا ہمارے حاجی امداد اللہ صاحب کا شجرہ ہے۔ اور ایک شجرہ وہ ہے جو پیر کے نام کا وظیفہ پڑھا[1] جائے یہ ناجائز ہے اور ابن تیمیہ تو پہلے شجرہ کو بھی (جس میں بزرگوں کے واسطہ سے دعا مانگی جائے) ناجائز کہتے ہیں کیونکہ وہ توسل بالاموات سے مطلقاً منع کرتے ہیں گو یہ مسئلہ اجتہادی ہے مگر ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ان کی رائے صحیح نہیں ۔ توسل بالصلحا کی جو صورت ہے (جو شجرہ میں ہے) کہ اے اللہ فلاں شخص میرے نزدیک آپکا مقبول ہے اور مقبولین سے محبت رکھنے پر "المرءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" میں آپ کا وعدہ رحمت ہے۔ میں آپ سے اس رحمت کو مانگتا ہوں پس توسل میں یہ شخص اپنی محبت کو اولیاء اللہ کے ساتھ ظاہر کر کے اس محبت پر رحمت اور ثواب مانگتا ہے اور محبت اولیاء اللہ کا موجب رحمت و ثواب ہونا نصوص سے ثابت ہے۔ چنانچہ متحابین فی اللہ کے فضائل سے احادیث بھری ہوئی ہیں۔ اب یہ اشکال جاتا رہا کہ بزرگ کی بزرگی اور برکت کو رحمت حق میں کیا دخل ہے دخل یہ ہوا کہ اس بزرگ سے

---

(۱) مناجات مقبول :۔ اشرف علی تھانوی

محبت رکھنا حبّ اللہ کی فرد ہے اور حبّ فی اللہ پر ثواب کا وعدہ[1] ہے۔

اس تقریر کے بعد اَمّا بنِعمَۃِ رَبّکَ فحَدِّث پر عمل کر کے تحدیث بنعمۃ کے طور پر یہ کہتا ہوں کہ ابن تیمیہؒ اگر یہ تقریر سُنتے تو توسل کے جواز کا ہرگز انکار نہ کرتے کیونکہ اس کے سب مقدّمات صحیح ہیں۔

تو ہم نے دیکھا کہ شجرہ مع التوسل کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) حُبّ فی اللہ یہ جائز ہے (۲) بزرگوں کو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں دخیل سمجھکر پکارنا یا ذکر کرنا۔ یہ ناجائز بلکہ شرک ہے۔

شجرہ کا درجہ:۔ شجرہ فرض یا نفل عبادت سے کسی کو بے نیاز نہیں کر سکتا نہ تزکیہ قلب اور اصلاح نفس کا دارو مدار اس پر ہے علما اس کو مستحب اور مستحسن مانتے ہیں اور صوفیاء کرام وجدانی طور پر بہت بابرکت سمجھتے ہیں۔ شجرہ کے دُو جز ہیں (۱) اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دُعا کرنا۔ اور یہ ذکر اور دُعا ہونے کی وجہ سے قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ الدعاء مخ العبادۃ (۲) دوسرا جز صلحا کا نام لینا اور واسطہ دینا ہے اور اوپر بتایا جا چکا ہے کہ یہ بھی قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ صلحا کا نام لینا اور اُن کا ذکر کرنا بھی خود مستقل طور پر انکے ساتھ محبت ہونے کی علامت ہے اور ان کے ساتھ ہونے کی تمنا کا اظہار ہے اور یہ بھی کتاب اور سنّت کے مطابق ہے۔ قرآن شریف میں جگہ جگہ آیا ہے۔ کُونُوا مَعَ الصَّادِقِین اَلحِقنی بالصالحین وَاذکُر فی الکتاب موسیٰ۔ ان آیات میں صلحا کا نام لینا اور ذکر کرنے کا

---

(۱) مناجات مقبول۔ حضرت اشرف علی تھانوی

ثبوت ہے۔ ان کے ساتھ رہنے کا اور محبت کرنے کا حکم ہے۔

شجرہ سے نفع و غرض:۔

(۱) صوفیاء کرام کو جو باطنی اور روحانی نعمت ملی ہے وہ حضورؐ سے ملی ہے اور صحابہ کرام۔ تابعین۔ تبع تابعین اور بعد کے صلحا کے ذریعہ اس لئے وہ شجرہ پڑھتے کہ تمام محسنوں کے یاد بھی تازہ ہو جائے اور اللہ تعالےٰ کا شکرادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان بزرگوں کا شکریہ بھی ادا ہو جائے۔

(۲) اپنا سلسلہ اور شجرہ پڑھتے وقت صوفی کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ گویا آنحضرتؐ سے لیکر پڑھنے والے تک جملہ اکابر سلسلہ ایک جگہ موجود ہیں اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں اور بجلی کی نہر کی طرح نفع باطنی اور مدد روحانی آنحضرتؐ سے لیکر پڑھنے والے تک منتقل ہوتی چلی آتی ہے۔

(۳) شجرہ پڑھنے والا گو بد عمل ہو[۱]۔ اور گو وہ بے دلی سے شجرہ پڑھے (ہاں سلسلہ سے خارج نہ ہوچکا ہو) تو صلحا۔ تبع تابعین، تابعین، صحابہ اور حضورؐ کے ذکر کے ساتھ اس کا ہونا ایسا سمجھا جائیگا جیسے کہیں نیکوں کا مجمع ہو اور ایک شخص راستے سے گزرتا ہوا مجمع کو دیکھکر تماشائی کے طور پر محفل کے کنارے آکر بیٹھ جائے تو ثواب اور برکت کا حصہ ملنے کے بارے میں لسان رسولؐ کے ذریعہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے "ھم الجلساء لا یشقی جلیسھم (اس جماعت کے ساتھ بیٹھنے والا

۱۔ بخاری شریف ۔ فضل الذکر

بھی محروم نہ کیا جائیگا۔

(۴) روزانہ شجرہ پڑھنے سے ایک نہ ایک دن اس کے دل میں یہ خیال بھی ضرور پیدا ہوگا کہ ان کے نام جب ہم زندہ رکھتے ہیں تو ان کے کام کو بھی زندہ کرنا اور ان کی تقلید کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور یہ (شجرہ پڑھنا) باعث نجات بن جائے۔ [۲، ۳]

۱۷

چونکہ مصنف رسالہ حضرت شاہ عالمؒ اور مؤلف رسالہ حضرت مقبول عالمؒ اور سید سکندر بن مسعود جنکی اولاد میں یہ رسالہ بطور شجرہ پڑھا جاتا ہے طریق سہروردیہ کے پیرو تھے اس لئے اس سلسلہ کے بانی اور ممتاز بزرگوں کا مختصر حال تحریر کرنا بے محل نہ ہوگا۔

بانی سلسلہ حضرت ضیاء الدین ابونجیب۔ حضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب ۴۹۰ھ میں بمقام سہرورد پیدا ہوئے آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بغداد تشریف لے گئے اور وہاں محدث عراق شیخ ابوعلی محمد بن سعید (م ۵۱۱ھ) سے علم حدیث کا درس لیا۔ اس کے بعد آپ حجتہ الاسلام امام غزالیؒ کے بھائی امام ربانی احمدؒ بن محمد غزالی کی صحبت میں رہے اور ان سے تصوف کے اسرار و رموز حاصل کئے۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ حضرت شیخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن محمد سہروردی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشہور مؤرخ ابن خلکان نے آپ کا سلسلہ نسب اس طرح بیان

---

(۲) مناجات مقبول۔ اشرف علی تھانویؒ (۳) کتاب التوسل و تسلسل مولوی محمد مدعو بہ سراج الحق

کیا ہے۔ ابوحفص عمر بن محمد بن عبداللہ بن محمد عمویہ بن سعد بن حسن بن قاسم بن علقمہ بن نصر بن معاذ بن عبدالرحمان بن قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؓ۔ آپ رجب ۵۳۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۹۳ برس کی عمر میں محرم ۶۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار شریف بغداد میں ہے[1]۔

حضرت ابوبکر صدیق کے پوتے حضرت قاسم بن محمد جید عالم اور بزرگ تھے، اجل تابعین میں آپ کا شمار ہے اور آپ امام جعفر صادق کے نانا تھے۔ امام جعفر صادق نے آپ سے فیض حاصل کیا اور خرقہ بھی۔ اس طرح امام جعفر صادق دونوں سلسلوں میں بیعت تھے حضرت علی کرم اور حضرت ابوبکرؓ سے

شیخ شہاب الدین اپنے عم محترم بانیٔ سلسلہ سہروردیہ ضیاء الدین سے بیعت تھے۔ آپکی وجہ سے سلسلہ کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ آپکی تصوف پر مشہور کتاب "عوارف المعارف" ہے جسکے لئے حضرت جلال الدین جہانیاں جہانگشت اپنی محفل میں فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی شخص کا کوئی پیرو مرشد نہ ہو اور وہ "عوارف المعارف" پڑھکر اس پر عمل کرے تو بلاشک ولی ہو جائے

آپ کو علم کلام سے بہت شغف تھا جو آپ کے عم محترم کو پسند نہیں تھا وہ آپ کو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس لے گئے۔ حضرت غوث الاعظم نے آپ کو سینہ سے لگایا اور فرمایا "یا عمر انت آخر المشہورین بالعراق"۔ حضرت کے اس جملے سے شیخ شہاب الدین کے قلب پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ علم کلام کو بھول بھال کر راہ سلوک میں لگ گئے اور وہ مدارج طے کئے کہ تصوف میں آپ کا نام روشن ہو گیا آپ کا سلسلہ طریق یہ ہے۔ شیخ شہاب الدین از ضیاء الدین از وجیہہ الدین عبدالقادر

۱۔ عوارف المعارف۔ شہاب الدین سہروردی۔ اس کا اردو ترجمہ سید رشید احمد نے کیا ہے۔
۲۔ الخفا۔ شاہ ولی اللہ

ازابومحمد از شاہ احمد دینوری از جنید بغدادی از معروف کرخی از داؤد طائی از حبیب عجمی از حسن بصری از حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

آپ کے مریدین کی تعداد بڑی کثرت سے تھی۔ چند ممتاز خلفاء کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ

(۲) حضرت محمد امین ناگوریؒ

(۳) حضرت نجیب الدین شیرازیؒ

(۴) حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی

(۵) حضرت ظہیرالدین اور (۶) محمد الیمنی

شیخ سعدی نے "بوستان" میں اپنے پیرومرشد کا ذکر یوں کیا ہے:-

مقالات مردان بمردی شنو
نہ سعدی کہ از سہروردی شنو
مرا پیر دانائے ومرشد شہاب
دو اندرز فرمودہ بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش
دوم آنکہ بر غیر بدبین مباش

سید جلال الدین جہانیاں جہانگشتؒ:-

چونکہ مصنف لطفہٗ شاہیہ

شاہ عالم، سید جلال الدین بخاری کے پرپوتے ہیں اور سید جلال الدین سہروردیہ

۱؎ مناجات مقبول۔ از۔ حضرت اشرف علی تھانوی

سلسلہ کے ممتاز بزرگوں میں سے ہیں اس لئے آپ پر بھی مختصر نوٹ بے جا نہ ہوگا۔

آپکی ولادت باسعادت ۱۴ر شعبان ۷۰۷ھ مطابق ۱۳۰۷ء بروز جمعرات اوچھ (ملتان) میں ہوئی اور آپ کا وصال ۱۰ر ذی الحجہ ۷۸۵ھ م ۳ر فروری ۱۳۸۴ء چہار شنبہ کو ہوا۔ مزار شریف آپ کا اوچھ (ملتان) میں ہے۱؎

آپ سلسلہ سہروردیہ میں اپنے والد بزرگوار سید احمد کبیرؒ سے بیعت تھے اور انہی سے خلافت پائی۔ نیز اسی سلسلہ میں آپ شیخ ابوالفتح رکن الدین۔ نبیرہ شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی کے تربیت یافتہ اور خلیفہ تھے۔

سلسلہ چشتیہ میں آپ حضرت نصیرالدین محمود چراغ دہلی سے بیعت تھے۔ سلسلہ یوں ہے۔ سید جلال الدین از نصیرالدین محمود چراغ دہلی از خواجہ نظام الدین اولیاء از خواجہ فریدالدین مسعود شکر گنج از خواجہ بختیار کاکی از خواجہ معین الدین چشتی اجمیری از خواجہ عثمان ہراونی از ... سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ (حضرت نصیرالدین محمود چراغ دہلی کا سید جلال الدین بخاری کے نام اجازت نامہ راقم الحروف نے سجادہ نشین سادات ترمذ سیدا میر میاں کے پاس مانگرول کاٹھیاواڑ میں دیکھا ہے)

سلسلہ قادریہ میں آپ حضرت شیخ عفیف الدین عبداللہ یافعی سے بیعت ہوئے اور خلافت پائی۔ آپ جب مکہ معظمہ میں مقیم تھے اس وقت امام یافعی سے بیعت ہوئے۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علاوہ مخدوم جہانیاں جہانگشت۲؎ کے پاس بعض اور خرقے بھی تھے مثلاً (۱) چار خرقے۔ بواسطہ حضرت ابوبکر صدیق

۱؎ مخدوم جہانیاں جہانگشت۔ محمد ایوب قادری ۱؎ تذکرۂ مخدوم جہانیاں جہانگشت۔ سخاوت مرزا
۲؎ مخدوم جہانیاں جہانگشت۔ محمد ایوب قادری ۲؎ جواہر جلالی۔ قلمی۔ فضل عباس

(۲) تین خرقے - بواسطہ حضرت عمر فاروقؓ (۳) ایک خرقہ - بواسطہ حضرت عباس بن عبدالمطلب (۴) ایک خرقہ - بواسطہ حضرت ابو الدرداء انصاریؓ (احدٌ مِنَ الاصحابِ الصفہ)

قبل اس کے ہم کتاب (لطائف شاہیہ) پیش کریں نا مناسب نہ ہوگا اگر ہم پہلے حالات مصنف سید شاہ عالم مؤلف کتاب سید مقبول عالم اور دیگران بزرگوں کا جن کا ذکر رسالہ زینت المفاتیح کا جو لطائف شاہیہ میں شامل ہے اجمالی تذکرہ کریں۔ نیز ان بزرگان سادات ترمذ مانگرول کا بھی جنکے یہاں سال میں دو مرتبہ رسالہ زینت المفاتیح شجرہ کے طور پر پڑھا جاتا ہے اجمالی حال لکھیں۔

مصنف کتاب سید شاہ عالم بخاری: ۔ ڈاکٹر نویڈ کا مقولہ ہے کہ سید جلال سرخ بخاری کا ہندوستان میں ورود تاریخ اسلام ہند کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ سید جلال سرخ کے پوتے سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہانگشت نے اوچھ (ملتان) میں منظم تبلیغی تحریک شروع کی جس کے نتیجہ میں ہزاروں نفوس مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپکی اولاد اور خلفاء جہاں بھی گئے انھوں نے اپنے اعلیٰ کردار سے لوگوں کو بیحد متاثر کیا اور اشاعت اسلام اور تبلیغ کے لئے زمین ہموار کردی۔ مخدوم جہانیاں جہانگشت نے شیخ شرف الدین مشہدی کو بھروچ (گجرات) بھیجا اور سید سکندر بن مسعود ترمذی کو مانگرول (کاٹھیاواڑ) میں دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے متعین کیا۔ آپ نے اپنے پوتے سید برہان الدین عبداللہ قطب عالم کو نہروالا (گجرات) بھیجا جہاں سے آپ بٹوہ

(نزد احمد آباد) تشریف لے گئے اور وہیں مقیم ہو کر رشد و ہدایت میں اپنی زندگی صرف کر دی۔ قطب عالم کے منجھلے صاحبزادہ سید شاہ عالم نے رسول آباد (نزد احمد آباد) میں اپنی خانقاہ قائم کی اور اپنی پوری زندگی درس و تدریس اور رشد و ہدایت میں گزار دی۔ اس خانقاہ سے متعدد مشائخ اور علماء نے فیض یاب اور فارغ التحصیل ہو کر اور اپنی اپنی خانقاہیں اور درس گاہیں شروع کر کے تبلیغی سلسلہ جاری رکھا۔(۱)

برہان الدین عبداللہ قطب عالم کے منجھلے صاحب زادے سراج الدین ابوالبرکات سید محمد معروف بشاہ عالم کی ولادت باسعادت ۱۷ ذی القعدہ ۸۱۷ھ مطابق ۱۴۱۵ء بروز دوشنبہ ہوئی۔ آپکی والدہ کا نام آمینہ تھا۔ تاریخ ولادت "وارث علیؑ" سے نکلتی ہے۔ آپ کا وصال بروز سنیچر ۲۰ جمادی الثانی ۸۸۰ھ مطابق ۱۴۷۵ء کو ہوا۔ آپ کا مزار رسول آباد (نزد احمد آباد) میں ہے۔ یہاں آپکی رہائش بھی تھی اور وہیں (رسول آباد میں) آپ نے ایک خانقاہ قائم کی تھی۔ خانقاہ علوم دین کا مرکز تھی آپ کے ایک مرید تاج خان نے خانقاہ کے لئے ایک خوبصورت عمارت بنادی تھی

یہ خانقاہ علوم اسلامیہ کی ایک بڑی جامعہ Academy تھی۔ اس جامعہ میں شاہ عالم ہر جمعہ کے روز لیکچر (خطبہ) دیا کرتے تھے جس کو سننے کے لئے علماء و مشائخ احمد آباد اور اطراف سے آتے تھے اور فیض یاب ہوتے تھے۔ یہاں ظاہری اور باطنی علوم کی درس و تدریس ہوتی تھی۔ اور ہندوستان کے کونے کونے میں پیغام اسلام پھیلتا تھا۔ خانقاہ سے ملحق ایک خوبصورت مسجد تھی جو

Dr. Bakir Ali Tirmidhi :- "Contribution of

آپ کے ایک مرید محمد صالح بدخشی نے بنوائی تھی۔

تصانیف :۔ آپ نے تصوف کے موضوع پر ۳۶[۱] تصانیف لکھی ہیں جن میں سے بیشتر محفوظ نہ رہ سکیں۔ مرہٹوں نے گجرات میں جو قتل و غارت گری کی اور تباہی مچائی اس کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ ذیل میں ان تصانیف کا ذکر ہے جو دست یاب ہیں یا جن کا ذکر اور حوالہ اور کتابوں میں موجود ہیں۔

(۱) رسالہ فی مناقب خلفاء راشدین :۔ یہ پانچ فصلوں میں تقسیم ہے (الف) فی مناقب صحابۃ سید المرسلین (ب) فی مناقب حضرت ابی بکرؓ (رت) فی مناقب حضرت عمرؓ (ث) فی[۱] مناقب حضرت عثمانؓ (ج) فی مناقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ[۱]

(۲) رسالۃ الرضائیۃ :۔ اس رسالہ میں عقائد "توکل" پر بحث کی گئی ہے۔[۱]

(۳) الرسالۃ الکاظمیۃ :۔ اس رسالہ میں "جہاد" اور اسکے مقاصد پر بحث ہے[۱]

(۴) الرسالۃ الصادقیۃ :۔ اس رسالہ میں "جبر" اور "اختیار" کا موضوع زیر بحث آیا ہے[۱]

(۵) الرسالۃ الاشقریۃ :۔ یہ رسالہ سید علی اشقر معروف بہ جمال اللہ۔ جنسے شاہ عالمؒ کو بہت عقیدت تھی۔ کی یاد میں لکھا گیا ہے[۱]

(۶) الرسالہ صفیہ :۔ اس رسالہ کا حوالہ حضرت شاہ عالمؒ نے اپنی ایک مجلس میں دیا تھا۔ یہ رسالہ ۱۱ر محرم ۸۷۳ھ میں لکھا تھا (جمعتہ شاہیہ جلد چہارم خطبہ نمبر ۲ میں اس کا ذکر ہے[۱])

(۷) الرسالۃ الجلالیہ۔ یہ تصوف پر ایک رسالہ ہے اور حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت کی یاد میں لکھا گیا ہے[۱]

(۸) الرسالہ جامع الطرق البرہانیۃ :- حضرت قطب عالمؒ اور حضرت شاہ عالمؒ کو ۱۴ خرقوں سے جو اجازت نامے ملے تھے اُن کی تفصیلی فہرست ہے اور جن جن صوفیائے کرام اور بزرگان دین سے یہ خرقے ملے تھے ان کا ذکر خیر ہے۔ اس کا اصل واحد قلمی نسخہ جو ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے درگاہ پیر محمد شاہ لائبریری احمد آباد میں موجود ہے (۱)

(۹) الرسالہ اعتماد المریدین :- آپ کے مریدوں کے لئے روزمرہ کے معمول پر ایک رسالہ ہے (جمعۃ شاہیہ میں ذکر ہے) (۱)

(۱۰) الرسالۃ الحسینیۃ :- اس رسالہ میں "وحدۃ الوجود" کا مضمون سمجھایا گیا ہے۔

(۱۱) الرسالہ المحمدیۃ - یہ رسالہ دو حصوں میں تقسیم ہے (ا) فی حکایات المقربین (جمعۃ شاہیہ جلد ۵ صفحہ ۵۱ پر اس کا ذکر ہے (۲)) (ب) فی مناجات العاشقین۔

(۱۲) مفاتیح الخزائن اللہ حضرت شاہ عالم نے اپنے مریدوں کے لئے روزمرہ پڑھنے کے لئے اوراد پر مشتمل ایک رسالہ لکھا جس کا نام مفاتیح الخزائن اللہ یا فتح الذاکرین ہے حضرت شاہ عالم نے ۸۵۱ھ میں لکھا مگر منظر عام پر ۸۶۳ھ لائے (۱)

(۱۳) رسالہ زینت المفاتیح - یہ بھی اوراد پر مشتمل ایک رسالہ ہے اور رسالہ "مفاتیح" سے پہلے پڑھا جاتا ہے (۱)

رسالے نمبر ۱۲، ۱۳ اور ۱۱ کا (ب) حصہ لطائفہ شاہیہ میں حضرت مقبول عالم نے محفوظ کر دیا ہے۔

---

(۱) ڈاکٹر باقر علی ترمذی نے اپنی Contribution of Gujrat میں یہ فہرست تصانیف جمعۃ شاہیہ کے حوالے سے دی ہے۔

(۲) اکبر علی ترمذی - جلالی احمد آبادی - نوائے ادب

مؤلف کتاب حضرت مقبول عالمؒ

نام آپ کا محمد، لقب نظام الدین، کنیت ابوالفتح[۲] خطاب مقبول عالم اور تخلص جلالی ہے۔ آپ کے والد کا نام جلال الدین شاہ عالم اور والدہ کا نام آمنہ تھا[۱] لطائفہ شاہیہ کے سرورق پر آپ نے اپنا نسب نامہ یوں لکھا ہے۔ سید محمد مقبول عالم بن سید جلال ماہ عالم بن سید حسن بن سید عبدالغفور بن سید احمد شہید بن سید شاہ محمد راجو بن سید محمد شاہ عالم۔ رسالہ زینت المفاتیح جو لطائفہ شاہیہ میں شامل ہے یہی نسب نامہ درج ہے۔ آپ کی ولادت ۱۴ رجب ۹۸۹ھ / ۱۵۸۱ء کو احمد آباد میں ہوئی آپ کے والد سید جلال الدین ماہ عالم ۹۵۹ھ / ۱۵۵۱ء میں پیدا ہوئے اور ۱۰۰۲ھ / ۱۵۹۴ء میں وصال ہوا۔ آپ صوفی منش بزرگ تھے اور گوشہ نشین تھے۔ مغل شہنشاہ اکبر نے ۹۸۵ھ / ۱۵۷۷ء میں گجرات فتح کیا تو آپ کو آستانہ شاہیہ کا جانشین بنایا۔

آپ کا سن ولادت ۹۸۹ھ / ۱۵۸۱ء ہے جب کہ شہنشاہ اکبر گجرات ۹۸۵ھ / ۱۵۷۷ء میں فتح کر چکا تھا اور گجرات مغلوں کے تسلط میں آچکا تھا۔ آپ کا اول دور کافی پر آشوب اور افراتفری کا تھا تاہم اسی دور میں ماہرین علوم و فنون گجرات میں وارد ہوئے اور خود گجرات نے بھی کئی علما دصلی پیدا کئے ۔ ترکی امیر چنگیز خان کی صوبیداری میں عرب اور عجم کے کاملین فن یہاں آئے۔ جبشہ کے امراء بھی اس دور میں پیچھے نہیں رہے۔ سیدی سجاد۔ جن کو مقامی لوگ سیدی سئید سے یاد کرتے ہیں۔ اسی زمانہ میں احمد آباد تشریف لائے اور ایک لاثانی مسجد تعمیر کرائی محمد طاہر فتنی نے اسی زمانہ میں حدیث پر

---

(۱) مرآۃ احمدی از علی محمد خان (۲) جلالی احمد آبادی ۔ نوادر ادب اکبر علی ترمذی

اپنی بیش بہا کتاب "مجمع البحار[۱] انوار" لکھی اور علم حدیث میں ایک گراں قدر اضافہ کیا۔ اسی زمانہ میں شیخ وجیہہ الدینؒ علوی نے اپنی خانقاہ شروع کی اور علوم و فنون کی درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ یہاں ہندوستان کے کونے کونے سے تشنگان علم و معرفت آئے اور اپنی تشنگی بجھا کر واپس گئے ابو تراب مصنف تاریخ گجرات، حاجی دبیر مصنف عربی تاریخ گجرات۔ ظفر الوالا، سکندر مصنف مرآۃ سکندری، اور محمد بخاری مصنف تاریخ سلاطین گجرات (قلمی نسخہ کا فوٹو سٹاٹ) راقم الحروف کے پاس ہے اور جناب اکبر علی ترمذی نے اس نسخہ سے اور ڈاکٹر رگھو بیر (مینا ماؤ) کے مائکرو فلم نسخہ سے اس کتاب کو بیش بہا حواشی کے ساتھ شائع کیا ہے۔ مقدمہ بھارت کے مشہور مؤرخ آنجہانی ڈاکٹر تارا چند نے لکھا اور Aligarh University
History department نے شائع کیا ہے۔[۱]

آپ نے تعلیم رسول آباد کے مکتب میں جسے شاہ عالمؒ نے قائم کیا تھا۔ حاصل کی۔ آپ کے اُستاد شیخ ہاشم سراج تھے۔ قارئین کو تعجب ہوگا کہ جب شاہ وجیہہ الدین علوی کی خانقاہ موجود تھی تو آپ نے وہاں تعلیم کیوں نہ پائی۔ وجہ یہ ہے کہ وجیہہ والدین علوی کی کبر سنی تھی اور ہمارے مؤلف مقبول عالم عہدِ طفولیت میں تھے۔ البتہ آپ کے والد بزرگوار سید جلال الدین ماہ عالم حضرت علوی کی خانقاہ سے مستفیض ہوئے تھے۔ حضرت مقبول عالم نے تفسیر حدیث۔ فقہ۔ علم نجوم۔ فلسفہ پر قدرت حاصل کر لی اور عربی اور فارسی میں مہارت۔ آپ فارسی کے بلند مرتبہ شاعر بھی تھے اور رجلالی

Al-umar or Sarhad

(۱) طاہر فتنی۔ از ڈاکٹر باقر علی ترمذی
(۲) وجیہہ الدین علوی از ڈاکٹر دارث علی ترمذی۔ سرحد جون جولائی
(۱) تاریخ سلاطین گجرات

تخلص کرتے تھے۔ آپ اپنے والد سید ماہ عالم سے بیعت تھے اور سید ماہ عالم کے وصال سے دو مہینہ پیشتر ہی آپ آستانہ شاہیہ کے جانشین مقرر ہو گئے۔

جب مغل شہنشاہ جہانگیر ۱۰۲۷ھ ۱۶۱۸ء میں احمد آباد آیا تو آپ سے مل کر بہت خوش ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ آپ قرآن شریف کا سلیس ترجمہ فارسی میں کریں جو آپ نے کیا۔ جہانگیر آپ کے زہد و تقویٰ اور علمیت سے بہت متاثر ہوا اور آپ کا معتقد ہو گیا۔

عبدالرحیم خان خانان۔ گجرات کا صوبیدار۔ آپ کا شاگرد اور معتقد تھا اور آپ کی بیحد عزت کرتا تھا۔ دیگر امراء عہد اکبری و عہد جہانگیری بھی آپ کے زمرۂ مریدین میں شامل تھے۔

آپ کا ۵۶ سال کی عمر میں ۱۲ رجب ۱۰۴۵ء کو وصال ہوا اور شاہ عالم کے روضہ کے بالمقابل رسول آباد میں آپ مدفون ہیں۔ آپ کی قبر پر قدم رسول نصب[1] ہے

مقبرہ۔ آپ کے ایک مرید سیف خان نے بنوا دیا تھا اور قبر پر ایک روضہ بنا ہوا ہے۔

تصانیف:۔ آپکی تصانیف بہت سی ہیں مگر چند کے علاوہ دوسری ناپید ہو گئی ہیں۔ مرآۃ احمدی میں آپکی تصانیف کا ذکر ہے اور لکھا ہے کہ افسوس ہے کہ آپکی بہت سی تصانیف ضائع ہو گئی ہیں تاہم ڈاکٹر باقر علی ترمذی[1] اور سید اکبر علی[2] ترمذی نے ذیل کی کتابوں کا سراغ لگایا ہے۔

---

(۱) فارسی گو شعراء گجرات از ڈاکٹر چھوٹو بھائی لالو بھائی جوہری (Contribution)
(۱) ڈاکٹر باقر علی (۲) اکبر علی ترمذی۔ نوادر ادب جلالی

(۱) دیوان جلالی - یہ فارسی اشعار کا دیوان ہے - اس کا ایک مخطوطہ اچھی حالت میں کتب خانہ پیر محمد شاہ احمد آباد میں موجود ہے۔

(۲) احصاء الاسماء :- اسماء الٰہی اور ان کے صفات پر مشتمل فارسی میں ایک رسالہ ہے - جو نایاب ہے ۔ اس رسالہ کا ذکر حضرت مقبول عالم کے پوتے جعفر بدر عالم کی کتاب روضتہ الشاہیہ میں ملتا ہے۔

(۳) جامع المنیٰ - یہ بھی اسماء الٰہی پر مشتمل عربی میں رسالہ ہے - یہ اور بھی نایاب ہے - اس کا بھی حوالہ روضۃ الشاہیہ میں ہے -

(۴) اذکار الاطہار - یہ فن تذکرہ پر علمی اور ادبی رسالہ ہے اس میں سادات بخاری کی تاریخ ہے - بہت ہی مفید فارسی میں رسالہ ہے - احمد آباد کے قاضی صاحب کے کتب خانہ میں اس کا ایک مخطوطہ اچھی حالت میں محفوظ ہے اور دو مخطوطے اور ہیں ایک شیخ احمد بن برہان بہ میاں مخدوم کے سجادہ نشین شیخ فاضل میاں صاحب کے کتب خانہ میں اور دوسرا نسخہ پیر محمد شاہ کتب خانہ میں محفوظ ہے -

(۵) قرآن شریف کا سلیس فارسی میں ترجمہ - یہ ترجمہ مغل شہنشاہ جہانگیر کے ایما پر تیار کیا تھا - بٹوہ میں روضہ قطب عالم میں ایک قلمی نسخہ قرآن شریف کے فارسی ترجمہ کا پایا گیا ہے - پروفیسر محمد ابراہیم ڈار اور سید اکبر علی ترمذی[1] کا یہ قیاس ہے کہ یہ وہی نسخہ ہے جو حضرت مقبول عالم نے لکھا تھا تاہم مرحوم ڈار صاحب کے کہنے کے مطابق جبتک تاریخی شواہد موجود نہ ہوں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔[1]

(۶) چہل حکایات شاہیہ :- شاہ عالم کی کرامات سے متعلق حکایات پر مشتمل

---

(۱) اکبر علی ترمذی - جلالی احمد آبادی - نوائے ادب

(۱) محمد ابراہیم ڈار

ایک رسالہ ہے۔ ایک قلمی نسخہ باقر علی ترمذی کے پاس موجود تھا راقم الحروف کا دیکھا ہوا ہے۔ حکایات کی سرخیاں سنہری الفاظ سے لکھی ہوئی ہیں۔

(۷) جمعات شاہیہ :۔ شاہ عالم کے جمعہ کے خطبات اور دیگر خطبات پر مشتمل سات جلدوں میں ایک کتاب ہے۔ اس میں قطب عالم اور شاہ عالم کے حالات زندگی اور آپ کے وظائف و اوراد بھی ہیں اس کی چند جلدیں سجادہ نشین حضرت مخدوم سکندر (مانگرول)۔ حضرت امیر میاں صاحب کے پاس موجود ہیں۔ جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۵۵ کے نسخے سید باقر علی کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں اور ایک جلد ادارۂ ترقی اردو کے کتب خانہ کراچی میں موجود ہے جمعات الشاہیہ کا ایک قلمی نسخہ احمد آباد کے قاضی صاحب کے کتب خانہ میں موجود ہے۔[1]

(۸) لطائف شاہیہ :۔ یہ وہ کتاب ہے جو یہاں شائع کی جا رہی ہے۔ اس کے حسب ذیل نسخے موجود ہیں۔

(۱) راقم الحروف کے پاس (۲) ایک قلمی نسخہ مولانا غلام محی الدین (احمد آباد) کے پاس، (۳) دو قلمی نسخے قاضی نور الدین (بھروچ) کے پاس (۴) ایک نسخہ مولوی محمد حسن (مانگرول) کے پاس (۵) ایک نسخہ سید تاج محمد ترمذی (مانگرول) کے پاس (۶) ایک قلمی نسخہ سجادہ نشین آستان مخدومیہ حضرت سید امیر میاں کے پاس (۷) اور ایک قلمی نسخہ قاضی عبد اللہ میاں۔ پدر بزرگوار قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی (جوناگڑھ کے پاس تھا

---

[1] اکبر علی ترمذی جلالی

VI

قبل اس کے زیر مطالعہ لطائف شاہیہ کا نسخہ شائع کیا جائے یہ نامناسب نہ ہوگا اگر ایسی تاریخی شخصیتوں کے اجمالی حالات لکھے جائیں جن کا ذکر لطائف شاہیہ میں آیا ہے۔

مقصود عالم:- آپ حضرت مقبول عالم کے صاحبزادے ہیں اور آپکی ولادت احمد آباد میں سنہ ۱۰۰۳ھ / ۱۵۹۵ء میں ہوئی آپ نے ظاہری علوم مولانا حسن شعبانی اور شیخ عبدالعزیز سے سیکھے اور تصوف میں اپنے والد حضرت مقبول عالم سے بیعت ہوئے اور اُن سے خرقہ خلافت پایا۔ آپ حافظ قرآن تھے۔ مغل شہنشاہ شاہ جہاں کی طرف سے صدر الصدور کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے جس سے آپ کی علمیّت اور زہد و تقویٰ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ آپ ایک جیّد عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک صوفی بزرگ بھی تھے۔ شاہ جہاں کے ۶ ہزاری منصب دار ہوتے ہوئے آپ صوفیانہ زندگی بسر کرتے تھے اور کبھی دنیوی جاہ و حشمت کی طرف مائل نہ ہوئے۔ شاہ جہاں آپ کا بڑا معتقد تھا اور عوام الناس میں بھی آپ کی خاص مقبولیت تھی آپ ایک اچھے فارسی شاعر بھی تھے اور عارفانہ کلام کہا کرتے تھے آپ کا تخلص - رضا - تھا۔ اور آپ صاحب دیوان بھی ہیں مگر افسوس ہم تک آپ کا دیوان محفوظ نہ رہ سکا۔ نمونے کے طور پر آپ کی ایک رباعی پیش کرتے ہیں۔

از کسب و ہنر مراد مال است اے دل

وز علم و عمل غرض کمال است اے دل
مطلوب ز عشق تو وصال است اے دل
مقصود تو ہستیم جلال است اے دل

چونکہ دربار شاہ جہاں سے بحیثیت صدر الصدور وابستہ تھے اس لئے آپ شاہ جہاں کے ساتھ لاہور تشریف لے گئے آپ کا وصال ۱۶۴۹ء مطابق ۱۰۵۹ھ میں ہوا۔ آپ کی نعش مبارک کو احمد آباد لایا گیا اور رسول آباد میں اپنے آبائی قبرستان میں حضرت مقبول عالم کے مقبرے میں مدفون ہوئے۔

جعفر بدر عالم:۔ آپ حضرت مقصود عالم کے صاحبزادے اور خلیفہ تھے۔ آپ کی ولادت با سعادت ۱۲ شعبان ۱۰۲۳ھ مطابق ۱۷ ستمبر ۱۶۱۴ء کو احمد آباد میں ہوئی۔ آپ نے تعلیم اپنے والد بزرگوار حضرت مقصود عالم سے حاصل کی۔ انھیں سے بیعت کی اور انھیں سے خلافت پائی۔ آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔ مگر افسوس ہم تک پہنچتے پہنچتے صرف ۳ یا ۴ ہی محفوظ رہ گئی ہیں۔ آپ کو قرآن شریف، علم التفسیر اور علم الحدیث سے بہت شغف تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ۴۵ گھنٹے میں قرآن شریف کا ایک نسخہ نقل کر سکتے تھے۔ آپ کی تحریر کا نمونہ پیر محمد شاہ کے کتب خانے (احمد آباد) میں موجود ہے۔ آپ جیّد عالم بھی تھے جس کا ثبوت اس واقعہ سے

ہوسکتا ہے کہ آپ کے والد حضرت مقصود عالم کے وصال کے بعد مغل شہنشاہ شاہ جہاں نے آپ کو صدر الصدور کا اعلیٰ منصب دینا چاہا ۔ مگر آپ نے خدمت خلق اور گوشہ نشینی کو ترجیح دی اور مغل شہنشاہ کی پیش کش قبول نہ کی ۔ اور خانقاہ شاہیہ میں درس و تدریس اور تزکیہ نفس کی تعلیم دینا شروع کردی ۔

تصانیف :۔ جیسا کہ سطور بالا میں بتایا گیا ہے کہ آپ کی تصانیف بکثرت تھیں ۔ لیکن ان میں مندرجہ ذیل باقی رہ گئی ہیں ۔

(۱) روضتہ الشاہیہ :۔ یہ آپ کی مشہور تصنیف ہے ۔ یہ کتاب ۲۴ ابواب پر مشتمل ہے ۔ پہلے ۲۰ ابواب میں آپ کے آباء و اجداد کا تذکرہ ہے اور بعد کے ۴ ابواب میں قرآن شریف کی تفسیر اور احادیث نبوی پر عالمانہ اور محققانہ بحث ہے اسی کتاب میں آپ کے دادا مقبول عالم کی دو کتابوں کے حوالے ملتے ہیں ۔ (۱) احصاء الاسماء (۲) جامع المنیٰ ۔

(۲) **اعمال شاہیہ** :۔ یہ کتاب ۱۰۶۵ھ میں لکھی گئی اور اس کا ایک نسخہ قاضی نورالدین بھروچی صاحب کے پاس ہے ۔

(۳) **صد حکایات شاہیہ** :۔ یہ کتاب ۱۰۵۸ھ میں لکھی گئی ۔ جس میں حضرت قطب عالمؒ اور حضرت شاہ عالمؒ کی حکایات اور کرامتوں کا تذکرہ ہے ۔ نیز جن بزرگوں سے حضرت قطب عالم

اور شاہ عالم کی ملاقاتیں ہوئیں انکا ذکر بھی ہے۔ اس کتاب کا اصل
نسخہ جناب انعام دار صاحب (انکلیشور۔ گجرات) کے پاس ہے۔

۴۔ **اقوال واشغال** :۔ اس کتاب میں حضرت قطب عالم
اور حضرت شاہ عالم کے اقوال اور اوراد کا ذکر ہے۔

۵۔ **اسرار فاتحہ** :۔ یہ سورۃ فاتحہ کی فارسی میں تفسیر
ہے۔ اس کا اصل قلمی نسخہ پیر محمد شاہ کے کتب خانہ احمد آباد
میں موجود ہے۔ اس کا نمبر فارسی مخطوطہ ۳/۵۶ ہے۔

آپ ایک بلند پایہ فارسی شاعر بھی تھے اور "صفا"
تخلص کرتے تھے۔

تاریخ سلاطین گجرات از سید محمد بخاری کا اصل مخطوطہ
بوڈلین لائبریری آکسفورڈ (England) Oxford میں محفوظ ہے
اس کے حاشیہ پر یہ تحریر ہے " مالک مملوک اہل البیت
النبوی جعفر بن جلال شاہی الرضوی ۱۰۲۳ھ" اس کتاب کا فوٹو
سٹیٹ نسخہ راقم الحروف کے پاس ہے اور مائکروفلم Microfilm
نسخہ ڈاکٹر رگھوبیر سینکھ (سیتاماؤ۔ بھارت) کے پاس ہے۔ اکبر
علی ترمذی صاحب نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

سیّد محبوب عالم :۔ محبوب عالم ۲ ربیع الاوّل ۱۰۴۷ھ مطابق
۲۵ جولائی ۱۶۳۷ء کو احمد آباد میں پیدا ہوئے اپنے والد حضرت
جعفر بدر عالم سے علم حاصل کیا۔ بیعت ہوئے اور خلافت پائی

اپنے زمانے کے مشہور صوفی عالم بزرگ تھے۔

جب آپ کی عمر نو سال کی تھی مغل شہنشاہ شاہجہاں سے احمد آباد میں ملاقات ہوئی۔ شاہ جہاں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا سونے سے مزین ایک فرمان آپ کو دیا۔ آپ بہت خوش ہوئے اس پر شاہ جہاں نے کہا کہ چونکہ یہ فرمان سونے سے مزین ہے اس لئے آپ مسرور ہوئے۔ آپ نے فوراً جواب دیا۔ "نہیں اللہ تبارک تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری جیب سونے سے بھری ہے۔ مگر آپ کے دستخط میری خوشی کا باعث ہے۔"

جس طرح آپکے آباؤ اجداد علم اور زہد و تقویٰ میں مشہور تھے آپ بھی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلے اور علم اور زہد و تقویٰ میں شہرت حاصل کی۔

آپ پر آپ کے وصال کا وقت منکشف ہو گیا تھا اور آپنے شیخ نورالدین کو جو آپ کے مرید تھے وقت وصال بتا دیا تھا۔ شیخ نورالدین نے اس کا ذکر کیا ہے۔ آپ کی تاریخ وصال ۱۷ جمادی الثانی ۱۱۱۱ھ ہے "محمد بود ثانی شاہ عالم" سے وصال کی تاریخ نکلتی ہے[۱]۔

تصانیف :-

(۱) تفسیر قرآن۔ قرآن شریف کی عربی میں تفسیر لکھی ہے

ص۱ امراۃ محمودی صفحہ ۲۹

یہ تفسیر مشہور و معروف "تفسیر جلالیہ" کے نمونہ پر لکھی گئی ہے اور اتنی مختصر ہے کہ کہا جاتا ہے کہ جتنے حروف قرآن شریف میں ہیں اتنے ہی حروف تفسیر کے بھی ہیں۔ اسکی اصل و نقل دست یاب نہیں

(۲) تفسیر شاہیہ :۔ یہ قرآن شریف کی فارسی میں تفسیر ہے بحوالہ اہل بیت یہ تفسیر لکھی گئی ہے اور مرآۃ احمدی کے مصنف نے اسکی بہت تعریف کی ہے[۱]

(۳) زینت النکات فی الشرح المشکواۃ :۔ مشکواۃ المصابیح کی شرح لکھی ہے اور "مصابیح" میں جو مشکل الفاظ ہے۔ اس کی سلیس عربی میں تشریح کی ہے۔ نیز پیچیدہ مسائل کو عام فہم زبان میں سمجھایا گیا ہے۔ اس کی اصل بھی دست یاب نہیں۔

(۴) شرح مشارق الانوار " امام صغانی کی مشہور و معروف کتاب مشارق الانوار کا فارسی ترجمہ اور شرح ہے۔ اس کے حواشی عربی میں لکھے ہیں۔ قاضی نور الدین بھروچی کے پاس اس نسخے کے ۱-۲-۳ حصے موجود ہیں[۱]۔

۵۔ تحیت الاسلام بخیر الاکمام والاتمام :۔ حضورؐ کی تاریخ ولادت باسعادت اور وصال پر یہ کتاب عربی میں ہے اس کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) فی بیان تاریخ حملہ، (۲) فی البیان تاریخ مولودہ، وبعض احوالہ (۳) فی البیان مکان ولادتہ،

مراۃ احمدی

نوادر ادب۔ جلالی" از اکبر علی ترمذی۔

(۴) فی البیان وفاتہ (۵) فی البیان عمل مولود

دوسرے حصّے میں حضور کی جائے پیدائش، اور آپ کی اولاد اور ازواج مطہرات کے مختصر حالات ہیں۔

اس کتاب کا اصل قلمی نسخہ قاضی نورالدین بھروچی کے پاس موجود ہے۔

(۶) حکایات الربع عن الشاھیہ :- چہل حکایات شاھیہ جو فارسی میں ہے اس کا یہ عربی ترجمہ ہے۔ حضرت محبوب عالم کے پردادا حضرت مقبول عالم نے یہ کتاب فارسی میں لکھی تھی۔ اور حضرت محبوب عالم نے اپنے والد حضرت بدر عالم کی فرمائش پر اس کا عربی میں ترجمہ کیا تھا۔ حضرت شاہ عالم کے حالات چالیس حکایات میں درج ہیں۔ اس کی تاریخی اہمیت بہت ہے کیونکہ اس زمانے کے معاشرتی ماحول کی عکاسی یہ کتاب کرتی ہے۔ نیز بہت سے علماء اور مشائخ کا ذکر ہے جو دوسرے کسی واسطہ سے ہم کو نہیں مل سکتے۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں بہت سے عربی محاورات استعمال کئے گئے ہیں۔ جن کی ادبی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

اس کتاب کا نسخہ جامع مسجد بمبئی میں محفوظ ہے اور عربی مخطوطات میں اس کا نمبر ۵۱۳ ہے۔

حمید عالم :- آپ کا نام سید جلال الدین تھا اور آپ سیّد

عالم کے صاحب زادے اور جانشین تھے۔ ولادت آپ کی احمد آباد میں ۱۰۶۲ھ میں ہوئی اور وصال ۱۱۱۴ھ میں ہوا۔ آپ ایک جید عالم صوفی بزرگ قانع اور خلوت پسند تھے۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں لیکن ان میں سے صرف تین کتابوں کا پتہ چل سکا ہے۔

(۱) مرآۃ الرویہ:۔ اس کتاب میں خوابوں کے بارے میں فلسفیانہ اور نفسیاتی بحث ہے۔ رویاء صادقہ اور دیگر خوابوں کا فرق بتایا گیا ہے۔ خوابوں کی وجوہ اور ان کی تقسیم اور تعبیر پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ روح کے بارے میں محققانہ انداز میں گفتگو ہے۔ امام ابن قیم کی کتاب الروح اور امام جلال الدین حضرمی کی شرح الصدور کے ہم پلہ کتاب ہے۔ افسوس ہے کہ یہ کتاب دستیاب نہیں ہے۔

مذکورہ بالا حالات جن بزرگوں کے لکھے گئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی رسالہ "زینت المفاتیح، جو لطائف شاہیہ کا ۲۹ لطیفہ ہے میں لکھے ہوئے ہیں۔ مؤلف لطائف شاہیہ حضرت مقبول عالم اور ان کے اوپر کے اسماء تو خود مؤلف نے لکھے ہیں اور بعد کے اسماء کیوں اور کیسے آئے اس کا ذکر آگے آئے گا۔ مذکورہ بالا حضرات خاندان سادات بخاری احمد آباد سے تعلق رکھتے تھے اور جیسا کہ قارئین نے اندازہ لگایا ہو گا سب

ہی حضرت شاہ عالم اور حضرت مقبول عالم کی نسل سے تھے ۔ بیٹا
باپ کا مرید اور خلیفہ ہوتا چلا جاتا تھا اور اسی طرح سے دونوں
لحاظ سے ۔ نسبی اور روحانی ۔ جانشین ہوتے تھے ۔

احمد آباد کے کونے رسول آباد کی خانقاہ کے گوشے
میں بیٹھے بیٹھے ان بزرگوں نے خدمت دین اور اشاعت اسلام میں
اپنی زندگیاں صرف کردیں اور سب ہی حضرات صاحب تصنیف
تھے ۔ اور علم وادب میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے ۔ مشکل موضوعات
پر عربی میں کتاب لکھنا بذات خود ان کے علم وفضل کی ایک
بین دلیل ہے ۔ ان میں سے کئی حضرات تو فارسی کے بلند پایہ
شاعر بھی تھے اور صاحب دیوان بھی اور ساتھ ہی ساتھ تشنگان
معرفت الٰہی کی رہبری کرنا اور عوام الناس میں دینی حمیت
اور اسلامی فرض شناسی کی روح پھونکنا ۔ ان ہی بزرگوں
کا اہم وصف تھا ۔

VII

زیر بحث الرسالہ زینت المفاتیح میں بخاری سادات
احمد آباد کے ناموں کے خاتمہ پر سادات ترمذ مانگرول
کے بزرگوں کے نام شروع ہوتے ہیں ۔ اس خاندان میں رسالہ
زینت المفاتیح سال میں دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے ۔ عید الاضحیٰ

کے روز جو مخدوم جہانیاں جہانگشت کا یوم وفات ہے اور ۱۷ ار جمادی الثانی کے روز جو حضرت شاہ عالم کا یوم وفات ہے - یہ رسالہ دعا مع التوسل اور شجرہ کے طور پر پڑھا جاتا ہے - اور کب سے پڑھا جاتا ہے - اس پر اور خاندان سادات بخاری احمد آباد اور خاندان سادات ترمذ مانگرول کے باہمی تعلقات پر ہم آئندہ روشنی ڈالیں گے - سردست ترمذی خاندان کے دو بزرگوں سیّد سکندر بن مسعودؒ اور سید رکن الدین بن سید آدم کے حالات لکھتے ہیں -

سیّد سکندر بن مسعودؒ :-

سید سکندر بن مسعودؒ کی ولادت باسعادت ۷۰۵ھ بمقام ترمذ (روسی ترکستان) ہوئی [1] - آپ کا سلسلہ نسب حضرت موسیٰ کاظم تک پہنچتا ہے [2] تذکرۃ الانساب میں آپ کا سلسلہ نسب اس طرح لکھا ہے - مخدوم سیّد سکندر بن مسعود بن عمر بن قاسم بن شاہ جی بن علی بن موسیٰ بن علی بن حسن بن علی بن ابراہیم بن موسیٰ کاظمؒ [3] خوسالی میں حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت کی خدمت میں اچھ (ملتان) حاضر ہوئے اور غالباً اسی باعث مخدوم جہانیاں جہانگشت

(۱) ریاض الاولیاء - حالات سید سکندر بن مسعود

(۲) تذکرۃ الانساب

(۳) "زبان" مئی جون ۱۹۲۷ - ابو ظفر ندوی

نے ان کو اپنی والدہ بی بی مریم کی خدمت سپرد کی۔ کچھ عرصہ بعد حضرت مخدوم کو معلوم ہوا کہ آپ صحیح النسب سادات سے ہیں تو آپ نے خدمت لینی موقوف کردی اور جب سوال کیا گیا کہ تم نے اپنی سیاست کو کیوں مخفی رکھا تو سید سکندر نے جواب دیا کہ تعلیم اور رشد و ہدایت حاصل کرنے میں سیادت کا اظہار کچھ موزوں نہ معلوم ہوا۔ اس سے حضرت مخدوم نے ان کی ذہانت و فطانت کو محسوس کرکے ان کی طرف توجہ زیادہ مبذول کردی اور کچھ عرصہ کے بعد آپ نے اپنی خلافت سے مفتخر فرمایا[1] اور چند تبرکات بزرگوں کے جو آپ کے پاس موجود تھے سید سکندر کو عطا کئے کلاہِ فقر آپ کے سر پر رکھی اور پالکی میں ساتھ بٹھا کر اُچھ کے محلوں میں پھرایا تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آپ خلیفہ اور جانشین ہیں اور زبان مبارک سے فرمایا "اساں بھی جہانیاں تساں بھی جہانیان" اسی روز سے سید سکندر جہانیاں مشہور ہوئے[2]۔

"مصنف "کتاب الریاض الاولیاءؒ" نے ذیل میں ان تبرکات کی فہرست دی ہے جو حضرت مخدوم نے سید سکندر کو عطا کئے۔

(۱) آنحضرتؐ کا پیرھن مبارک اور نشان

---

(۱) رسالہ زبان مئی جون ۱۹۲۷ - ابو ظفر ندوی
(۲) کتاب برکات الاولیاءؒ - سید امام الدین گلشن آبادی - حالات سید سکندر بن مسعود صفحہ ۳۲

(۲) سید احمد کبیر کے تین نشان

(۳) غوث الاعظم قدس سرہٗ کا ایک نشان

(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک نشان

(۵) ابو اسحٰق گازرونی کی انگشتری اور ایک نشان

(۶) حضرت لال شاہ قلندر کا ایک نشان

(۷) شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی کا مصلّٰی

(۸) شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کا پائجامہ

(۹) مخدوم جہانیاں جہانگشت کا قرآن (خرقہ) تاج اور پالکی خاص۔

(۱۰) شیخ رکن الدین ابوالفتح کے موزے

(۱۱) شاہ راجو قتال کی لنگی۔

(۱۲) بی بی مریم کی تسبیح اور رومال

(۱۳) چہل تن ابدال کا ایک کاسہ "[۱]

سید سکندر کا خلفائے حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت میں خاص مقام تھا اور آپ حلقہ "بدر السبعہ" میں شامل تھے۔ بدر السبعہ[۲] یعنی سات چودھویں کے چاند۔ کا لقب آپ نے

---

(۱) سفینۃ السادات (فارسی قلمی مخطوطہ)۔ محمد قاسم عبد الرحمان بڈھا (قاضی نور الدین بھروچی مملوکہ)

(۲) بزم صوفیا ۶۔ صباح الدین ندوی

مخصوص سات خلفاء کو دے رکھا تھا جن میں حضرت مخدوم جہانگیر سمنانی اور حضرت مشہدی جیسے بلند مرتبہ بزرگ تھے۔

فیروز شاہ تغلق[1] نے ۷۶۳ھ / ۱۳۶۲ء میں ٹھٹھہ کا محاصرہ کیا تھا اور اس محاصرہ سے فیروز شاہ کی فوج بھی تنگ آگئی تھی اور ٹھٹھہ کے لوگ بھی بجید خوف زدہ ہو گئے تھے اس لئے ٹھٹھہ والوں نے حضرت مخدوم کے پاس پیغام بھیجا کہ بشرط امان ہم لوگ اطاعت کے لئے راضی ہیں۔ آپ واسطہ بن کر ہماری صلح کرا دیجئے۔ چنانچہ آپ نے صلح کرادی۔ حضرت مخدوم کی یہ پہلی ملاقات سلطان سے ہے۔ یہ واقعہ ۷۶۴ھ / ۱۳۶۳ء[2] کا ہے۔ اس وقت سید سکندر کی عمر ۱۳۔۱۴ سال کی تھی اور موقع واردات پر آپ حاضر تھے۔ آپ کی عمر تقریباً ۱۹۔۲۰ سال کی تھی کہ خرقۂ خلافت ملا حضرت مخدوم نے سیّد سکندر کو مانگرول میں ہدایت خلق کے لئے قیام کی ہدایت کی اور فیروز شاہ تغلق سے جو آپ کا عقیدتمند اور مرید تھا آپ کے لئے سفارش کی چنانچہ آپ اچھ سے دہلی تشریف لے گئے۔ اور فیروز شاہ سے ملاقات کی جس نے آپکی بڑی عزت کی اور ہر طرح مدارات سے پیش آیا۔[3]

---

(۱) تاریخ فیروز شاہی۔ عفیف سراج

(۲) مخدوم جہانیاں جہانگشت۔ از۔ پروفیسر محمد ایوب قادری

(۳) تاریخ الاولیاء صفحہ ۳۴۰

انہیں دنوں یعنی ۷۷۰ھ ۱۳۶۹ء میں ایک فوج مانگرول کو راجہ کنور پال کی تنبیہ کے لئے جاری تھی۔ آپ بھی لبطور مجاہد کے شریک ہوئے۔ آپ کے ساتھ آپ کے مریدوں اور عقیدتمندوں کا بھی ایک مجمع تھا۔ وہ بھی اس میں شامل ہوگیا۔ اس فوج کا افسر عزالدین بن آرام شاہ[1] تھا۔ اس جنگ کا کسی تاریخ میں ذکر نہیں ہے۔ مگر اس کی تصدیق اس کتبہ سے ہوتی ہے جو فتح مانگرول کی یادگار میں جامع مسجد کے ایک بازو پر لگایا گیا تھا یہ کتبہ فی الحال بوہرہ واڑ کی مسجد میں لگا ہوا ہے۔

عزالدین ایک غیر معروف افسر تھا البتہ ضیاء برنی نے جہاں فیروز شاہ کی امراء کی فہرست لکھی ہے وہاں ایک امیر کا نام ملک عزالدین بھی ہے اور بدایونی نے منتخب التواریخ جلد اول صفحہ ۲۳۶ مطبوعہ کلکتہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز دیوان رنچھوڑجی اپنی تاریخ سورٹھ[2] (فارسی۔ قلمی) میں لکھتے ہیں[3] کہ فوج کے دو حصے ہوئے ایک کا افسر عزالدین تھا جو مانگرول میں جاکر جنگ آزما ہوا اور دوسرے کا شمس خان تھا۔ جس نے جوناگڑھ کا محاصرہ کیا۔

سید سکندر بن مسعود مانگرول میں مقیم ہوگئے اور آپکی خانقاہ کے

---

(۱) ہسٹری آف گجرات۔ کمی شریٹ

(۲) رسالہ زبان مئی جون ۱۹۲۷۔ ابوظفر ندوی

(۳) تاریخ سورٹھ۔ دیوان رنچھوڑجی (فارسی۔ قلمی)

لئے ایک گاؤں سلطان کے طرف سے عطا ہوا جس کا نام پہلے
دیول پور تھا۔ بعد میں بدل کر مخدوم پور کر دیا گیا۔ آپ ۷۵ برس
زندہ رہ کر ۸۲۵ھ / ۱۴۲۲ء میں راہی ملک بقا ہوئے اور مانگرول میں
ہی دریا کے کنارے مدفون ہوئے۔

زیر مطالعہ لطائف شاہیہ کے نسخہ میں لطیفہ ۲۹ زینت
المفاتیح میں جہاں سید سکندر بن مسعود کا اسم گرامی آیا ہے وہاں
حاشیہ پر پروفیسر محمد علی نے یوں نوٹ لکھی ہے۔

(من الجامع الطرق البرھانیہ)

السادس:۔ سید برھان الدین لبس خرقہ السیادت والاجازۃ من
سید السادات سند اہل العلم وعبادات سید سکندر بن مسعود ترمذی
قدس اللہ سرہٗ کان من سادات ترمذ ثم ارتحل الی الحضرت
القطبیہ والجلالیہ ودخل فی زمرۃ مریدین ثم ارسل الی مانگرول
بندر باشارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واعطاہٗ کثیراً من آیات
املک الرایات موجودہ عندہ اولادہٗ اصلح اللہ تعالیٰ احوالھم

ترجمہ السادس۔ سید برہان الدین نے خرقہ سیادت واجازت
سید السادات، سند اہل علم وعبادات سید سکندر بن مسعود ترمذی
سے حاصل کیا جو سادات ترمذ سے تھے اور بعد میں حضرت
قطبیہ وجلالیہ (حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت) کی طرف
آئے اور مریدوں کے حلقہ میں داخل ہو گئے بعدہٗ حضور اکرمؐ

کے اشارہ سے مانگرول بندر سورٹھ گئے اور آپ کو بہت سی روشن نشانیاں عطا ہوئیں جو آپ کی اولاد میں موجود ہیں (اولاد کے پاس) اللہ تعالیٰ ان کے احوال کو اچھا رکھے۔

سطور بالا میں حضرت شاہ عالم کی ایک تصنیف "الجامع الطرق البرہانیہ" کا حوالہ ہے۔ اس کتاب کا تفصیلی ذکر ہم شاہ عالمؒ کے عنوان کے تحت لکھ چکے ہیں۔

سید رکن الدین بن سید آدم

سید رکن الدین سید سکندر کے پوتے اور اپنے والد سید آدم بن سید سکندر کے بعد مسند خلافت پر فائز ہوئے۔ آپ سید شاہ عالم کے مرید خاص تھے اور آپنے ہی رسالہ "زینت المفاتیح" شجرہ کے طور پڑھنے کا طریقہ مانگرول میں شروع کیا۔

آپ جید عالم اور صوفی بزرگ تھے اور اپنی زندگی مخلوق کی رشد و ہدایت میں صرف کر دی۔ آپ کی عرضداشت جو آپ نے شاہ عالمؒ کو لکھی تھی اس سے دو باتیں واضح طور پر ابھر کر سامنے آتی ہیں۔

۱- آپ کو شاہ عالمؒ سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی اور بیعت ہونے کی بیقراری اور تمنا تھی۔ (۲) آپ کی طرز تحریر اور فارسی، عربی محاورات کا استعمال اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ادب سے بہت ذوق رکھتے تھے اور فارسی اور عربی پر قدرت حاصل تھی اور شاہ عالم کے جوابی خط سے دو امر واضح طور پر نمایاں ہیں (۱) سید رکن الدین اور انکی اولاد

اور خاندان سے آپ کی محبّت اور خلوص (۳)، اور پیشنگوئیاں جو حرفاً حرفاً پوری ہوئیں۔ دونوں طرف کے خطوط کافی طویل ہیں۔ ہم ذیل میں دونوں کا خلاصہ لکھتے ہیں۔ "ایک اہم تاریخی انکشاف" کے عنوان سے سید ابوظفر ندوی نے یہ دونوں خطوط رسالہ "زبان" شمارہ مئی جون ۱۹۲۷ میں شائع کئے ہیں۔ اور راقم الحروف کے پاس دونوں کی فوٹو اسٹیٹ (Photo stat) نسخے موجود ہیں۔

خلاصہ عرضداشت سیّد رکن الدین

ترجمہ:۔ یہ بندہ عرصہ دراز سے اس بات کی آرزو دل میں رکھتا تھا کہ آپ جیسا روشن ضمیر مرشد کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر شرف قدمبوسی حاصل کرے لیکن بدقسمتی سے اسی وقت تک علائق دنیوی اور بداعمالی میں اس طرح منہمک رہا کہ حضور انور کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکا۔ دل کو بے حد قلق ہے اگر حضور اقدس اس طرف توجہ فرمائیں اور اجازت دیں تو حاضر ہو کر سربلندی اور افتخار حاصل کروں۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ میرے دادا اسکندر بن مسعود رح کو آپ کے پردادا حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت نے سورٹھ میں قیام کرنے کا حکم دیا تھا چنانچہ حسب الحکم خدمت مخلوق میں اپنی عمر بسر کی۔ ان کے بعد میرے والد بھی قدم بہ قدم چل کر

اس خدمت کو ادا کرتے رہے ۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد
یہ خاکسار ان کی پیروی کے لئے تیار ہوا ۔ لیکن مشکلات اس قدر
پیش آئیں کہ آگے قدم بڑھانا مشکل ہو گیا ۔ خصوصاً قلعہ گرنار
کا راجہ اور اس کے حکام اس قدر مسلمانوں کے خلاف ہیں کہ
اب اس جگہ قیام کرنا دشوار ہو گیا ہے اس لئے یہ وقت مدد کا
ہے آپ دعا فرمائیں کہ خدا ہماری
مشکلات کو رفع کرے ۔ مدد کر کے ہم کو اس ظلم سے نجات دیں

خلاصہ جواب حضرت شاہ عالم

ترجمہ :۔ آنجناب کا خط ملا آپ کی صحت کا حال معلوم
کر کے خوشی ہوئی ۔ آپ نے ہم سے ملاقات کا جو ارادہ کیا ہے یہ
مبارک ارادہ ہے ۔ آپ ضرور آئیے آپ کے آنے سے معاملات
جلد طے ہو جائیں گے حل مشکلات کے لئے بہتر یہ ہے کہ آپ خدا
کی طرف اپنی مشغولیت کو بڑھا دیجئے اور ہر وقت امید اور بیم
کی حالت میں رہیے جو شیوۂ فقراء و صالحین ہے اور ہر نماز
کے بعد **اللّٰھم نستعین بک علیٰ طاعتبک** دس دفعہ پڑھا
کیجئے ۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ کے خاندان کے لئے کوئی
وظیفہ مقرر نہیں ہوا ہے میں آج ہی دیوان سلطانی سے عرض کروں
گا ۔ ملاقات تک اس کا ظہور ہو جائے گا ۔ حاکم قلعہ گرنار کی جو

شکایت آپ نے لکھی ہے اس کے متعلق آپ بے فکر رہیں۔ حاکم مذکور عنقریب اپنی سزا کو پہنچے گا اس وقت دوست خوش اور دشمن ذلیل ہوں گے۔ غیب کو حاضر سمجھکر اس بات کا یقین رکھیں آپ اپنے بچوں اور حاضرین مجلس کو میری دعائیں مخصوص جانیں اور خط وکتابت بھی نصف ملاقات ہے۔ وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔

اس خط میں دو پیشنگوئیاں ہیں اور تاریخ شاہد ہے کہ دونوں حرف بہ حرف صحیح نکلیں۔ اوّل " حاکم مذکورہ عنقریب اپنی سزا کو پہنچے گا ....." ۸۷۴ھ / ۱۴۶۹ء میں سلطان محمود بیگڑہ نے راؤ مانڈلیک حاکم گرنار پر فتح حاصل کی اور راؤ مانڈلیک مشرف بہ اسلام ہوکر زمرۂ مریدین شاہ عالم میں شامل ہوگیا اور اس کی قبر آج بھی کالوپور دروازہ احمد آباد کے پاس موجود ہے[1]۔ اس تاریخی واقعہ سے پتہ چلتا ہے خط ۸۷۴ھ / ۱۴۶۹ء سے پہلے لکھا گیا ہوگا اور لفظ "عنقریب" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۸۷۴ھ / ۱۴۶۹ء سے بہت پہلے نہیں بلکہ ۸۷۳ھ / ۱۴۶۸ء کے اندر اندر کا یہ خط ہوگا۔

دوسری پیشنگوئی جو اس خط میں ہے "..... ملاقات تک اس کا ظہور ہو جائے گا" اس میں یہ بات یقینی طور پر کہی گئی ہے کہ ۸۷۰ھ سے پہلے ملاقات ہو جائے گی اور مزید اطمینان دلانے کے لئے یہ الفاظ لکھے

---

(۱) مراۃ احمدی (بحوالہ مراۃ سکندری) صفحہ ۴۷

"غیب کو حاضر سمجھکر اس بات کا یقین رکھیں" جیسے کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ حضرت شاہ عالم نے لطائف شاھیہ میں جو "رسالہ زینت المفاتیح" ہے اس کو پڑھنے کی اجازت اپنے خاص مریدوں کو ۸۶۳ھ / ۱۴۵۸ء میں دی اور سید رکن الدین کی ملاقات شاہ عالم سے ۸۷۳ھ / ۱۴۶۹ء میں ہوئی تو یقینی آپ کو اس کی اجازت دی ہوگی اور اس طرح سے ترمذی خاندان میں یہ "شجرہ" جو دعا مع التوسل ہے پڑھنے کا سلسلہ شروع ہوا جو رکن الدین نے کیا۔ آگے تفصیل آئے گی۔

یہاں مولانا رومؒ کا یہ شعر لکھنا نامناسب نہ ہوگا۔

گفتۂ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقومِ عبداللہ بود

VIII

لطائف شاہیہ کی اہمیت :-

(۱) یہ کتاب بالخصوص "اوراد" کی ہے اور ڈاکٹر باقر علی ترمذی نے اپنے Thesis(۱) میں اسی ضمن میں اسی کتاب پر بحث کی ہے۔ ایک طالب سلوک کی رہنمائی کے لئے مفید ہے اور تصوف کے اسرار و رموز سلیس اور عام فہم زبان میں سمجھائے ہیں۔ ہر موقع اور ہر وقت کے الگ الگ ورد و وظائف ہیں اور اپنے مرید کے

---

(۱) ـ Conclusion ـ Dr. Tirmidhi B.M

روزمرہ کے عمل کا ضابطہ ہے۔ نیز لطیفہ نمبر لطیفہ در ذکر کشف" میں کشف کے لئے وظیفہ لکھا ہے۔ اپنے مرید صاحب کشف و کرامات بننے کی دھن میں اپنا وقت ضائع نہ کرے۔ اس لئے آسان طریقہ بتا دیا جس سے ان کو خدا سے مشغولیت کا زیادہ موقعہ ملے اور ساتھ کشف بھی حاصل ہو جائے کیونکہ شاہ عالمؒ اپنے مریدوں کو کشف اور کرامات کے پیچھے لگے رہنے سے سختی سے ممانعت کرتے تھے۔

(۲) اخلاقی اہمیت :۔ اس کتاب میں جگہ جگہ پند و نصائح لکھ دیئے گئے ہیں۔ مثلاً وقت ضائع نہ کرنا۔ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کے بارے میں ہدایت وغیرہ۔[۱]

(۳) تاریخی اہمیت :۔ شاہ عالم صاحب کے حالات زندگی وغیرہ کا تذکرہ ہے جو اور تاریخی کتابوں میں نہیں ملتا مثلاً آپ کو منجھلے شاہ کیوں کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ وغیرہ پر بحث ہے نیز سلسلہ نسب درج ہے اور شجرہ سلسلہ روحانی کا تذکرہ بھی ہے۔ شاہ عالم کے ہم عصر بزرگوں کا اور خاص مریدوں کا ذکر بھی اس میں ملتا ہے۔ مثلاً آپ کے مرید خاص میاں مخدوم اور آپ کے خلیفہ اور بھائی شاہ محمد زاہد (م ۸۹۲) کے حالات نیز حضرت مقبول عالم کے ہم عصر علماء جیسے ملک حسن زین الدین اور شیخ قطب الدین شاہی کا ذکر اور حالات اس کتاب میں مل جاتے ہیں۔[۲]

---

(۱) جلالی احمد آبادی۔ نوادر وقت۔ از اکبر علی ترمذی۔
(۲) مراۃ احمدی

(۴) شاہ عالم کے تصنیف کردہ تین رسالے (۱) زینت المفاتیح۔
(۲) مفتاح الخزائن اور (۳) مناجات العاشقین اس کتاب میں محفوظ
ہو گئے ہیں۔ سرورق یوں لکھا ہے۔

(۵) ادبی اہمیت :۔ سلیس با محاورہ فارسی زبان جو اس وقت
رائج تھی اس کی پوری عکاسی اس کتاب میں ہے۔ عام فہم اور سلیس
ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں اعلیٰ معیارِ ادب کا بھی نمونہ ہے۔ عربی
فارسی کے اشعار اور قرآنی آیات اور احادیثِ نبوی جملوں میں ایسے پرو دیئے
ہیں کہ متن کا جز معلوم ہوتے ہیں اور کہیں بھی ربط ساقط نہیں ہوتا۔

(۶) تذکرہ اعراس کے عنوان کے تحت بزرگوں کے یوم وفات کا ذکر
جس سے ان کی سن وفات کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے اور تاریخی مواد
فراہم ہوتا ہے۔

(۷) جگہ جگہ شاہ عالم کے خطبات کے اقتباسات درج ہیں۔ یہ
بھی محفوظ ہو گئے۔

۱۷

زیرِ مطالعہ لطائف شاہیہ کا نسخہ :۔

ہمارے زیر مطالعہ جو لطائف شاہیہ کا نسخہ ہے اس کا
سرورق یوں لکھا ہے۔

لطائف شاہیہ

مؤلف

حضرت مقبول عالم قدس سرہٗ

ولادت ۱۴ ؍ رجب ۹۸۹ھ

وفات ۱۲ ؍ رجب ۱۰۴۵ھ

بمطابق نسخہ قاضی عبداللہ میاں کہ در ۱۱۰۹ھ نوشتہ شدہ بود

مالک

سید محمد علی حسین میاں ترمذی۔ کاظمی۔ مانگرولی

اور اطراف سرورق حضرت مقبول عالم مؤلف کتاب کا نسبی شجرہ سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک لکھا ہوا ہے اور کتاب کے خاتمہ پر مندرجہ ذیل تحریر ہے۔

تمت بالخیر

سید غلام علی ابن مرحوم سید احمد علی بخاری الشاہی الرضوی ۱۳۴۶ھ ۱۹۲۸ء اور نیچے حاشیہ لکھا ہوا ہے "اول یہ کتاب لطائف شاہیہ سید مصطفیٰ میاں بن تاج محمد کے نسخہ سے ۱۲۶۸ھ میں نقل کی گئی تھی مگر چونکہ وہ نسخہ بہت غلط تھا اس لئے مولوی محمد حسن صاحب کے نسخہ سے مقابلہ کر کے تصحیح کی۔ اس کے بعد قاضی عبداللہ میاں جوناگڑھی

کے نسخہ سے جو ۱۱۰۹ھ تھا مقابلہ کر کے مزید تصحیح کی باوجود ان باتوں کے بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں (پروفیسر محمد علی)

کتاب کا جائزہ :-

کتاب کا سائز $\frac{30 \times 20}{16}$ ہے اور کل ۲۵۶ اوراق پر مشتمل ہے اور ہر ورق پر ۱۰ سطریں ہیں خط نستعلیق اور تختی عمدہ ہے آغاز کتاب یوں ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لطائف شاہیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ط الحمد للہ کما ینبغی لکرم وجھہ ربنا وعز جلالہ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ وعبدہ سید العالمین محمد بن عبداللہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد چون در کلام وارث حال و مقام .... اور صفحہ اوّل سے صفحہ ۸ تک اس طرح عبادت چلی جاتی ہے۔ صفحہ ۸ پر وھذا فھرست اللطائف کا عنوان باندھکر لطائف کی فہرست دی گئی ہے جو صفحہ ۱۰ پر ختم ہوتی ہے اور صرف ۴۵ لطائف کی فہرست ہے (لطائف تو ۶۳ ہیں اور بمشابہت عمر شریف حضورؐ کی سن کے مطابق یہ ۶۳ عدد تجویز کئے ہیں) مگر کتاب میں پورے ۶۳ لطائف موجود ہیں۔ پہلا لطیفہ در تیقظ۔ بیدار شدن از خواب گوید سے شروع ہوتا ہے اور آخری کا لطیفہ یوں شروع ہوتا ہے لطیفہ شعت وسیوم درار بعینیات تحسنت می باید دانست کہ مطلوب فقراء .....“

تنقیدی جائزہ :-

حضرت مقبول عالم مؤلف کتاب کا وصال ۱۰۴۵ھ/۱۶۳۵ء میں ہوا اور آپکی عمر ۵۶ سال کی تھی اور اگر بالفرض مان لیا جائے کہ آپ نے ۳۰ سال کے سن میں پہلا نسخہ مرتب کیا تو اس کا سن تالیف ۱۰۱۹ھ/۱۶۱۰ء ہوتا ہے اور قاضی عبداللہ جوناگڑھی کا نسخہ تقریباً ۱۰۰ سال بعد کا یعنی ۱۱۰۹ھ/۱۶۹۷ء کا ہے اور حمید عالم کا سن وفات ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۲ء ہے یعنی قاضی صاحب کا نسخہ حضرت حمید عالم کے زمانے میں لکھا گیا اور رسالہ زینت المفاتیح جو لطائف شاہیہ کا لطیفہ نمبر ۲۹ ہے آخری نام بتوسل حمید عالم کا نہیں بلکہ سید موسیٰ کا ہے جو حمید عالم کے بعد پانچواں نام ہے اس کی وجہ صرف ایک ہی ہوسکتی ہے کہ قاضی عبداللہ میاں کے خاندان نے برکت کے خیال سے اپنے زمانہ کے بخاری سجادہ نشین کے نام لکھدیئے ہوں جیسا کہ سادات ترمذ نے مانگرول نے اپنے نسخہ میں کئے کہ سید رکن الدین کے بعد بہت سے نام بطور تبرک شامل کردیے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

پہلے ہم بتا چکے ہیں کہ سید سکندر بن مسعود کا سن وفات ۸۲۵ھ/۱۴۲۲ء ہے اور شاہ عالم نے رسالہ زینت المفاتیح ۔ پڑھنے کی اجازت ۸۶۳ھ/۱۴۵۹ء میں دی اس لئے ظاہر ہے کہ رسالہ کو پڑھنے کا سلسلہ اس خاندان میں سید سکندر نے شروع نہیں کیا ممکن ہے آپ کے خلیفہ اور بیٹے سید آدم نے شروع کیا ہو اس کے کوئی تاریخی شواہد موجود نہیں ہیں۔ تاہم ہمیں معلوم ہے کہ سید رکن الدین اور شاہ عالم کی ملاقات ۸۷۳ھ/۱۴۶۸ء میں ہوئی اس کا ایک

ثبوت ہے جس کا ذکر ہم نے سطور بالا میں کیا ہے۔ نیز رسالہ زینت المفاتیح میں خلفاء ترمذ مانگرول کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

مخدوم سید سکندر

|

سید آدم

|

سید رکن الدین

|

سید عبدالرحمان وغیرہ

اور حاشیہ میں سید رکن الدین کی اولاد کی یوں وضاحت کی ہے۔

سید رکن الدین

سید حسن (شاہ جیو) — عبدالرحمان (شاہ منجھو) (مرید شاہ عالم)

سید عبدالرحمان کے اسم گرامی کے بعد یہ لکھنا (مرید شاہ عالم رح) کچھ معنی رکھتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سید عبدالرحمان حضرت شاہ عالم سے بیعت اور انکے مرید تھے جیساکہ اوپر بتایا گیا ہے کہ سید رکن الدین شاہ عالم کے پاس احمد آباد تشریف لے گئے تھے تو ساتھ ساتھ اپنے بڑے صاحبزادے سید عبدالرحمان کو بھی لے گئے ہوں گے اور وہ بھی مرید ہوئے ہونگے انہوں نے اپنے نام کے ساتھ خاص طور پر "مرید شاہ عالم" لکھا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسالہ کا پڑھنا سید رکن الدین نے شروع کیا اور سید عبدالرحمان نے جو براہ راست شاہ عالم کے مرید تھے اس کو جاری رکھا جو اب تک جاری ہے۔

زیر مطالعہ نسخہ پر چند اشخاص کے نام آئے ہیں نامناسب نہ ہوگا اگر ان پر اجمالی نوٹ لکھا جائے۔

قاضی عبداللہ میاں :۔ ریاست جوناگڑھ کے قاضی تھے اور ایک صوفی منش عالم بزرگ تھے۔ قاضی عبداللہ میاں کے فرزند قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی بلند پایہ شاعر محقق اور ادیب تھے۔ آپ نے سید سلیمان ندوی مرحوم کے ایما پر طبقات الامم اندلسی کا اردو میں ترجمہ کیا جو دارالمصنفین اعظم گڑھ سے شائع ہو چکا ہے آپ سید حسن میاں "سید" کے شاگرد تھے ۱۶ اگست ۱۹۵۵ء کو انتقال ہوا۔

سید محمد علی :۔ مالک کتاب سید محمد علی مانگرول کے ترمذی سادات سے تھے آپکے والد سید حسن میاں صاحب دیوان شاعر تھے اور "سید" تخلص رکھتے تھے۔ سید محمد علی بہاؤالدین کالج جوناگڑھ میں عربی۔ فارسی اور اسلامیات کے پروفیسر تھے۔ آپکا رسالہ "مواقیت الصلوٰۃ - فن مواقیت کا بیش بہا رسالہ ہے۔ آپکی وفات ۱۹۴۵ء جوناگڑھ میں ہوئی۔

سید غلام علی احمد علی :۔ سید شاہ عالم کے خلیفہ اور بھائی سید زاہد کی اولاد کی ایک شاخ ہیں۔ سید زاہد کی اولاد نے مانگرول میں سکونت اختیار کرلی تھی آپ اس نسخہ کے کاتب ہیں۔

سید مصطفیٰ تاج محمد :۔ زیادہ حالات معلوم نہ ہو سکے۔ ترمذی سادات مانگرول میں سے تھے۔

مولوی محمد حسن :۔ ترمذی خاندان مانگرول کے چشم و چراغ تھے تاریخ پیدائش ۱۲۹۳ھ ۱۸۷۶ء ہے[1] آپ ایک طباع۔ ذہین صاحب فہم اور نہایت تجربہ کار طبیب اور عالم باعمل صوفی بزرگ تھے پندرہ سال کی عمر تک علوم درسیہ سے فراغت پائی بعدازاں طب کی کتابیں پڑھنی شروع کیں۔ آپنے ایک مقالہ لکھا جس میں یہ بحث کی ہے کہ آیا خط استوا کے قریب کے رہنے والے اعدل الاضاف ہیں اقلیم رابعہ کے۔ یہ مقالہ آپ نے بہت کم عمری میں لکھا آپنے حکیم براکلسوس کی ایک طب کیمیائی کی کتاب کی شرح موسوم بہ "الشرح البساغراء"، لکھی جو چھپ چکی ہے

---

(۱) رموز الاطباء جلد اول صفحہ ۲۲۷

اور اب ناپید ہے۔ یہ کتاب دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ جدید علم الادویہ کا مُوجد یہی طبیب تھا

آپ حضرت نیاز احمد صاحبؒ خلیفہ حاجی امداد اللہ ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۸ء تا ۱۳۷۱ھ / ۱۸۹۹ء

مہاجر مکیؒ سے بیعت تھے یوں آپکا سلسلہ بیعت چشتیہ، صابریہ امدادیہ تھا۔ آپ نے

۱۹۴۱-۴۲ء کے لگ بھگ وفات پائی۔

بخاری خاندان احمد آباد اور ترمذی خاندان مانگرول کے باہمی تعلقات:۔

سادات ترمذ مانگرول کو سادات بخاری احمد آباد سے بیحد عقیدت اور والہانہ محبت تھی اور یہ سلسلہ تسلسل سے ابھی تک جاری ہے حتکہ جس مہینے میں شاہ عالمؒ کا عرس ہوتا ہے (جمادی الثانی) اسکا نام خاندان ترمذ مانگرول نے "شاہ عالمؒ کا مہینہ" رکھا ہوا ہے اور آج بھی رسالہ زینت المفاتیح سال میں دو مرتبہ باقاعدگی سے پڑھا جاتا ہے۔ ترمذی خاندان کے جدامجد سید سکندر بن مسعودؒ سید جلال الدین جہانیان جہانگشتؒ[۱] کے خلیفہ تھے اس طرح سید برہان الدین قطب عالم۔ سید جلال الدین کے پوتے سید سکندر بن مسعود سے بیعت[۲] اور سید رکن الدین، سید سکندر کے پوتے اور سید عبدالرحمان، سید رکن الدین کے صاحبزادے سید شاہ عالم۔ حضرت قطب عالم کے صاحبزادے سے بیعت تھے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور ترمذی خاندان کے اکثر حضرات ابھی تک بیعت ہوتے چلے آئے ہیں۔

سید قطب عالم کی اولاد کی ایک شاخ نے مانگرول میں سکونت اختیار کرلی تھی اور ابھی تک انکی اولاد وہاں مقیم ہے اور ترمذی سادات انکی عزت اور احترام کرتے ہیں۔

سید حسن میاں شاعر تھے جن کا تخلّص سیّد تھا۔ یہ ترمذی خاندان کے فرد تھے (قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی کے استاد) انہوں نے شاہ عالم کی شان میں کئی قصیدے لکھے ہیں اور دونوں خاندان کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ نمونہ کے طور پر چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

۱۔ رقعہ سید رکن الدین بشاہ عالم (۲) جامعہ طرق برہانیا۔ شاہ عالم

ہر ایک کو شرف آپکی خدمت سے ملا + شاہوں کو تخت اسی در دولت سے ملا (اشارہ بہ محمود بیگڑہ)

اس خادم کمتر کے بزرگوں کو بھی + حضرت کے بزرگوں کی عنایت سے ملا۔ (اشارہ سید سکندر)

تلاش راہ عرفان الٰہی ہے اگر سید + بنا تو خضر رہ اپنا کلام شاہ عالم کو (از دیوان سید - قلمی)

اے سید الٰہی کے خزانے والے + اے فیض کے چشموں کو بہانے والے

دامن در مقصود سے بھر دے میرا + شاہ عالم خطاب کے پانے والے (" " ")

ہر اک جگہ دنیا میں وہ پھر کر آیا + تھامے ہوئے دل مضطر و ششدر آیا

جس گھر سے تھا دالبتہ ازل سے سید + ہر پھیر کے وہ آخر اوسی در پہ آیا (" " ")

جس شخص نے اوج آپکے گھر سے پایا + برتر اوسے خورشید و قمر پایا

گجرات کے شاہوں نے بھی شاہی کا شوق + حضرت کی عنایت کی نظر سے پایا (" " ")

غمگین کو تو چاہے تو خرم کر دے + درویش کو ہم رتبہ جم کر دے

مختار دو عالم ہے خدایا تو مگر + مجھکو تو سیر و شاہ عالم کر دے (" " ")

سید، مانگرولی کے علاوہ سید سلطان میاں مرتضیٰ میاں متخلص سلطان مانگرولی نے بھی آپکی شان میں کئی قصائد لکھے ہیں۔ نیز خوشتر مانگرولی نے بھی آپکی منقبت میں لکھا ہے جسکا مطلع ہے

پلا کے مخدوم جام عرفان جو آج بیخود بنا رہے ہیں (بحوالہ رقعہ از خوشتر مانگرولی بجانب

نگاہ مشتاق کو ہماری بہار عرفان دکھا رہے ہیں راقم الحروف)

اس طویل مقدمہ کے بعد ہم لطائفہ شاہیہ" پیش کرتے ہیں اس کی ترتیب وہی رکھی ہے جو اصل میں ہے اور اوراد کا ترجمہ چھوڑ کر صرف فارسی عربی متن کا اردو میں ترجمہ کیا ہے اور ترجمہ کی ترتیب یہ ہے کہ عربی فارسی متن کے نیچے اردو ترجمہ لکھ دیا ہے۔

اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں جن حضرات نے مجھے کسی طرح بھی مدد دی یا میری ہمت افزائی کی ان سب کا شکریہ ادا کرنا میرا انتہائی خوشگوار فریضہ ہے۔

سب سے پہلے میں جناب محمد ایوب قادری ایم اے کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں جنہوں نے کتاب ھذا کا پیش لفظ لکھکر اسکی اہمیت و افادیت کو واضح کیا۔ قادری صاحب اس خانوادے کے اہم ترین بزرگ حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت کے حالات و کمالات پر ایک مفصل اور تحقیقی مقالہ لکھکر کافی عرصہ ہوا کتابی شکل میں شائع کرا چکے ہیں۔ لطائف شاہیہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اسلئے یہ حق قادری صاحب ہی کا تھا کہ وہ اس کتاب کا پیش لفظ لکھیں چنانچہ اپنے اس حق کو جائز طور پر استعمال کر کے انہوں نے یہ چند سطریں سپرد قرطاس کیں جو میرے لئے موجب فخر ہیں۔

قادری صاحب کے بعد میں ثناء الحق صدیقی ایم اے (علیگ) کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنھوں نے اس کتاب کی ترتیب و تسوید کے دوران کئی مفید مشورے دیئے۔ مسودہ کو بار بار پڑھا اور کتابت کی تصحیح کا کام انجام دیا۔ حضرت مولانا محمد طاسین صاحب ناظم مجلس علمی کراچی بھی بجا طور پر میرے شکریئے کے مستحق ہیں جنہوں نے بہ امعان نظر کتاب کا مطالعہ کر کے مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ پھر میرے عزیز دوست جناب حمد صاحب ہیں جنہوں نے کتاب کی اہمیت کا اندازہ کر کے اس کے شائع کرانے کیلئے آمادگی کا اظہار کیا اور اس اہم ترین مسئلہ کو انہوں نے حل کیا میں بہ صمیم قلب ان کا ممنون ہوں اور بارگاہ رب العزت میں ان کے لئے جزائے خیر کا طالب ہوں۔

آخر میں مجھے جناب سلیم الدین انصاری کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے کتابت، طباعت کا انتظام اپنے ذمہ لیکر مجھے بہت سی پریشانیوں سے بچا لیا۔

العبد الضعیف

سیّد وارث علی ترمذی

لطائفِ شاهیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا یَنْبَغِی لِکَرَمِ وَجْہٖ رَبَّنَا وَعِزَّ جَلاَ لَہٗ وَ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلاَمُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَعَبْدُہٗ سَیِّدِ الْعَالِمِیْنَ مُحَمَّدِ بِنْ عَبْدُ اللّٰہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ۔ چون در کلام وارث حال و مقام و سنن ونام وصورت وسیرت سیدالانام وعلیٰ آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والسّلام سید محمد بن عبداللہ الملقب بشاہ عالم من عنداللہ ترغیب مراعات اوقات بسیار آمدہ وتاکید تمام بعبادات بتکرار واقع شدہ چنانکہ در نصیحت مریدان خاندان طہارت

نشان فرموده باید که اوقات را ضایع نه گذارد و بخیرات

وحسنات معمور دارد بیت

اَلْوَقْتُ کَالنَّارِ وَالْاَعْمَارُ فِیْہِ عَصیً

فَبَادِر الْخَیْرَاتِ اَنَّ الْعُمْرَ یَحْتَرِقُ

وفرمود نه شاید که اوقات را به بطالت گذراند و خواب غفلت را

سرمایۂ عیش و زندگانی گرداند بیت

غفلتِ شام و خوابِ صبح زنده دلانِ شوق را

دور کند ز قربِ حق ہمچون غلوله از تفنگ

وفرمود عمر عزیز خود ضایع نه سازد که فردائی قیامت روی

خلاص به بیند و ازین حالت اندیشه کند که گفته اند بیت

قَدْ مَضَی الْاَیَّامُ وَالذَّنْبُ حَاصِلُ

وَجَاءَ رَسُوْلُ الْمَوْتِ وَالْقَلْبُ غَافِلُ

وفرمود هر که این دمی چند معدود را در طاعات و عبادات صرف

کرده باشد و از معاصی اجتناب نموده بمقصود برسد فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهُ و فرمود نقد عمر خود ضایع مکن هر نفس گوہریست کہ در تو ودیعت نہادہ اند اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا سپردن امانت باہل آن عبارت ازان است کہ بردمی دریادِ او تعالیٰ برآری ای برادر دنیا جای قرار و آرام نیست بلکہ مزرعت آخرت است بیت

ہر نفس ز انفاس عمرت گوہر است
گوہرِ انفاس را ضایع مکُن

و فرمود اگر عمر در طلب مولیٰ و عبادت او تعالیٰ صرف شدہ باشد داعی موت را اَهْلًا وَّ مَرْحَبًا باید گفت وِالَّا غمِ گور خود باید خورد۔

یَا مَنْ بِدُنْیَا اِشْتَغَلْ قَدْ غَرَّهٗ طُوْلُ الْاَمَلْ

اَلْمَوْتُ یَاتِی بَغْتَۃً وَالْقَبْرُ صَنْدُوقُ الْعَمَلْ

وفرمود اَوْ لَمْ یَزَلْ فِی غَفْلَۃٍ و در اتباع طریقہ سلف

جد و جہد نماید کہ باب فضل باری مفتوح است و راہ سوی

حبیب معمور ہر کہ دریں راہ شجاعت کند ظفر یابد شعر

اِنَّ الطَّرِیقَ اِلَی الْحَبِیبِ لَعَامِرٌ

خَابَ الْجَبَانُ وَفَاذَتِ الْاَبْطَالُ

وفرمود تصفیۂ دِل جُز بہ تزکیہ نفس دست نہ دہد و تزکیہ

موقوف بر تصحیح توبہ و استقامت بر ان است و استقامت

حاصل نشود مگر بمحاسبۂ اوقات و محاسبہ آن است کہ

از اول روز تا آخر بلکہ تا قبیل نوم انچہ از افعال و اقوال

و حرکات و سکنات و خطرات از تو در وجود آمد باشد ہمہ

یگان یگان بر خود عرض کنی بہ بینی از ان جملہ مرضی اللہ چند

است و بر خلاف آن چند آن مقدار کہ مرضی اللہ باشد

بر آن شکر بجا آری و گوئی شاہا من لایق آن کجا بودم کہ از
من اینہا صادر شود وَمَا تَوْفِیْقِی اِلَّا بِکَ ای پروردگار
عالمیان تو توفیق بخشیدی واگر نہ مَن ہمان نُطفہ مَھین و مُشتِ
خاکم و آن مقدار کہ غیر مرضی اللہ یابی از آن بُطُوع و رغبت
بسوی حق تعالےٰ باز گردی و باستغفار مشغول شوی بیت

تُرا در نفسِ خود یک عیب دیدن
بہ از صد بار غیب الغیب دیدن

وفرمود طریقۂ تزکیہ آنست کہ طعام و آب کم کنی و از خلق
عزلت گیری و بسخنان لَا یَعْنِیْ عمر ضایع نہ کنی و بغیر ضرورت
بخواب نہ روی قِیْلَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْمَصَائِبِ
مُضِیْعُ الْوَقْتِ بِلَا فَائِدَۃٍ بیت

نصیحت ہمیں است جانِ برادر
کہ اوقات ضایع مکُن تا توانی

وفرمود در باب رزق بر مواعید حق تعالیٰ واثق بود و اندوہ آن از خاطر خود دور کند و سعی جمیل نماید تا از ذکر او تعالیٰ غافل نہ گردد مثنوی ؎ کسے کو غافل از حق یک زمان است۔ در آن دم کافر است امّا نہان است۔ و اگر کسی غافل پیوستہ باشد۔ درِ اسلام بروے بستہ باشد و فرمود بظہورِ کرامات و استجابتِ دعوات فریفتہ نشود کہ اجانب ہم چیزہائے کرامت نمائی توانند ظاہر ساخت، بندہ باید برای کاریکہ اینجا فرستادہ اند مرتبہ اعلیٰ آن را تلاش کند قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ وفرمود میگوید کہ من میروم و متلاشی شوم امّا افعال کہ در من میکنی از نیک و بد جزاءِ آن با تو فوائد بود بیت

کردارِ نیک و بد بقیامت قرین تست
آن اختیار کُن کہ توان دیدنش لقا

وقول حضرت مشرفیہ بہ ندائے ولدی از روضۂ مقدسۂ محمدی حضرت سید الاقطاب مخدوم جہانیاں علیہ وعلیٰ آبائہ التحیۃ والرضوان کہ زندگی دنیا یادگار است اشارہ باین معنی است وہم قولِ حضرت مشرف است کہ تنِ بیکار مدار، ودلِ بے یار مدار وہرچہ کنی بیدل مکن بنا برین کلمات سادات کہ سادات کلمات است تراب اقدام کلاب خدام درگاہ شاہی محمد بن جلال را کہ بہ پرستاری آن آستان دردین ودنیا میاہی است حیث قال رباعی :-

سلطان بسریرِ تاجِ خاتم نازد | درویش بہ وردِ اسمِ اعظم نازد
حاجی بطوافِ کعبہ وزاہد بہ نماز | بندہ بسجود شاہِ عالم نازد

دردل افتاد کہ برخی از عبادات وشطرے از اذکار ودعوات بر ترتیب اوقات پردازد وآن را بتمطی کہ وظیفۂ فقراءِ این سلسلۂ شریفہ است درضمن چند لطیفہ فراہم آوردہ بہ لطائف شاہیہ

مسمیٰ سازد و جمیع لطائف این وظائف تبرکاً بحساب سنین عمر مبارک حضرت خاتم النبین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم و تیمناً بہ شمار سالہائے حیات سوری شاہ عالم در شصت و بہ لطیفہ دست داد و بہ الاستعانۃ والاستمداد فی العمل والاعتقاد

شعر

اَلْمَدَد یَا شَاہِ عَالَمْ اَلْمَدَد
لَیْسَ فِیْ عَالَم سِوَاکَ لِیْ اَحَد

وھٰذا فہرست اللطائف

لطیفہ اولیٰ — در یقظ

لطیفہ دوم — در استعداد

لطیفہ سوم — در طہارت

لطیفہ چہارم — در لباس

لطیفہ پنجم — در ذکر سحر

لطیفہ ششم — در استماع اذان

لطیفہ ہفتم — در سعی مسجد

لطیفہ ہشتم — در نماز فجر

لطیفہ نہم — در درود فجر

لطیفہ دہم — در اذکار فاطمیہؓ

لطیفہ یازدہم — در دعای استغاثہ

لطیفہ دوازدہم [۱۲]	در ذکر کشف
لطیفہ سیزدہم [۱۳]	در قرأتِ آیات
لطیفہ چہاردہم [۱۴]	در اذکار کہ بعد از ہر فریضہ وارد است
لطیفہ پانزدہم [۱۵]	در ادعیۂ خمسہ و قلتیہ
لطیفہ شانزدہم [۱۶]	در اذکار اربعہ الٰہیہ
لطیفہ ہفدہم [۱۷]	در کلمات ثلاثہ شاہیہ
لطیفہ ہژدہم [۱۸]	در پنج گنج اوّل
لطیفہ نوزدہم [۱۹]	در پنج گنج آخر
لطیفہ بستم [۲۰]	در قراءت سورۂ فاتحہ
لطیفہ بست ویکم [۲۱]	در توسل
لطیفہ بست ودوم [۲۲]	در اسماء حسنٰی
لطیفہ بست وسوم [۲۳]	در اسمائے حضرت مقدّسہ سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

لطیفہ بست و چہارم [24] در مُسبّعَات عَشرہ مُستغَاث عُسر

لطیفہ بست و پنجم [25] در قرأت سورۂ یٰس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

لطیفہ بیست و ششم [26] در قرأت آیات سبع و دعائے جامع

لطیفہ بیست و ہفتم [27] در نمازِ اشراق

لطیفہ بیست و ہشتم [28] در نماز ضحیٰ

لطیفہ بیست و نہم [29] در رسالہ زینت المفاتیح

لطیفہ سی اُم [30] در مناقب شاھیہ

لطیفہ سی و یکم [31] در توجہ بروضۂ شاہی

لطیفہ سی و دوم [32] در مذاکرۂ علمیہ

لطیفہ سی و سوم [33] در طعام و آب

لطیفہ سی و چہارم [34] در نماز فی زوال

لطیفہ سی و پنجم [35] در نماز ظہر

لطیفہ سی و ششم [36] در تلاوت کلام اللہ

لطیفہ سی[۳۷] وہفتم	در مطالعہ کتب مفیدہ
لطیفہ سی[۳۸] وہشتم	در نماز عصر
لطیفہ سی[۳۹] ونہم	در قرأت سورۂ نباء
لطیفہ چہل[۴۰]	در رسالہ مفاتیح خزائن اللہ
لطیفہ چہل[۴۱] ویکم	در خطابات شاہیہ
لطیفہ چہل[۴۲] ودویم	در نماز مغرب
لطیفہ چہل[۴۳] وسوم	در نماز اَوّابین
لطیفہ چہل[۴۴] وچہارم	در نماز عشاء
لطیفہ چہل[۴۵] وپنجم	در نماز تہجد
لطیفہ چہل[۴۶] وششم	در مناجات منسوبہ بحضرت شاہیہ
لطیفہ چہل[۴۷] وہفتم	در قرأت سورۂ مزمل
لطیفہ چہل[۴۸] وہشتم	در ذکر یقین
لطیفہ چہل[۴۹] ونہم	در ذکر اسم لطیف

لطیفہ پنجاہ[۵۰] در نماز وتر

لطیفہ پنجاہ[۵۱] ویکم در نوم

لطیفہ پنجاہ[۵۲] ودوم در شب جمعہ

لطیفہ پنجاہ[۵۳] وسوم در روز جمعہ

لطیفہ پنجاہ[۵۴] وچہارم در شب ماہ

لطیفہ پنجاہ[۵۵] وپنجم در محرم

لطیفہ پنجاہ[۵۶] وششم در صفر

لطیفہ پنجاہ[۵۷] وھفتم در ربیع الاول

لطیفہ پنجاہ[۵۸] وھشتم در رجب

لطیفہ پنجاہ[۵۹] و نہم در شعبان

لطیفہ شصتم[۶۰] در رمضان

لطیفہ شصت[۶۱] ویکم در شوال

لطیفہ شصت[۶۲] ودوم در ذی الحجہ

لطیفہ شصت[۶۳] وسوم در اربعینات والمسئول من اللہ القبول

لطیفۂ اوّل در تیقظ

وقت بیدار شدن از خواب گوید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر یک بار و آیات اواخر سورۂ آل عمران اِلیٰ آخر سورہ بخواند و آں این است اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ہ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا
مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا
رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى
رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اِنِّيْ لَآ اُضِيْعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ
مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ

جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝
وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ
لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

لطیفۂ دوم در استعداد

وقت خلا رفتن گوید اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْخُبْثِ الْمُخْبِثِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

وبعد از بر آمدن اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْرَجَ عَنِّیْ مَا یُوْذِیْنِیْ وَاَمْسَکَ فِیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ یک بار غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ یک بار

لطیفۂ سوم در طہارت

وقت وضو سر برہنہ کردہ مستقبل قبلہ بنشیند و سخن نہ کند مگر بہ ضرورت و در افتتاح گوید اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّہٖ وَنَفْثِہٖ وَنَفْخِہٖ یک بار رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ سہ بار و نزدِ مسواک کردن گوید اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ تَسْوِیْکِیْ ھٰذَا تَمْحِیْصًا لِذُنُوْبِیْ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ یَا سَیِّدِیْ وَبَیِّضْ بِہٖ وَجْھِیْ کَمَا تُبَیِّضُ بِہٖ اَسْنَانِیْ یک بار و بعد

ازاں تسمیہ گفتہ شروع در وضو نماید و در اثناء وضو کلمۂ شہادت گوید و تصور کند کہ باطن را از محبت ماسوای اللہ تعالےٰ میشوید و رحمہ اللہ من قال بیت

دل نہ کردی زہر دو عالم سرد
بے طہارت نماز خواہی کرد

وچون از وضو فارغ شود و پارۂ آب از بقیہ وضو اگر صائم نباشد بہ نیت شفا استادہ بخورد و بگوید اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یک بار و در وقتی کہ محاسن را شانہ کنی سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ بخواند ۳ بار وچوں غسل کند نخست دستہا را بشوید بعد ازاں استنجا باحتیاط کند و اگر نجاست بر اندام باشد زائل ساختہ وضو بترکیب مذکور سازد

واگر زیر پا لوح نباشد پا بیا را آخر بشوید و آب بتمام اندام
سہ بار رساند و اگر دلک میسر شود زہی کار خصوصاً زیر کشہا
و زیر زانوہا دست رساند و گوش را اندرون و بیرون و ناف را
بسر انگشت بمالد و در اثناء غسل بکلمۂ تشہد رطب اللسان
باشد و ایں دعا بخواند اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَطَھَّرْتُ الْبَدَنَ
الَّذِیْ یَصِلُ یَدَیَ اِلَیْہِ بِتَوْفِیْقِکَ فَطَھِّرْ اَنْتَ
قَلْبِی الَّذِیْ حُکْمُہٗ بِیَدِ قُدْرَتِکَ وَاَنْتَ مُغْسِلَہٗ
بِمَاءِ نُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یکبار
و بعد از غسل یَا مُھَیْمِنُ گوید صد بار کہ دل را مفید است
و اگر در آن وقت نماز لازمی نداشتہ باشد دوگانہ بگذارد
و در رکعت اولیٰ بعد از فاتحہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ
جَاؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا و در رکعتِ ثانیہ وَمَنْ یَّعْمَلْ

بِسُوْءٍ اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. بخواند یکبار بعد از سلام گوید اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یک بار بخواند

لطیفۂ چہارم در لباس

وقت پوشیدن جامہ گوید اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا هُوَ لَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ یکبار

چون جامۂ نو پوشیدہ آنچہ مذکور شد گفتہ بگوید اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ

لَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ
عَوَارِتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ یکبارہ وجامہ کہنہ را بکسے
بدہد سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنَا با تسمیہ بخواند دوازدہ بار وبر آب
بدمد وآن را بر جامۂ نو بیفشاند اگر پیراہن وجز آن باشد
بر گریبان وآستین واگر سراویل وازار ومیزد باشد
بر نیفہ ودستار وکلاہ را بر ہر محل کہ باشد کہ درین برکت
بسیار است واگر طیب بمالد گوید اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ
اَللّٰھُمَّ یَا طَیِّبُ کَمَا طَیَّبْتَنِیْ بِطِیْبِ الدُّنْیَا فَطَیِّبْنِیْ
فِی الْاٰخِرَتِ بِطِیْبِ الْجَنَّۃِ وَطَیِّبْ قَلْبِیْ بِذِکْرِکَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَاللّٰہِ دَرُّ مَوْلَانَا
جَلَال طَیَّبَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِطِیْبِ اَنفَاسِہٖ حَیْثُ
قَالَ مَثْنَوِیْ

مُشک را بر تن مزن بر دل بمال
مُشک چه بود نام پاک ذوالجلال

لطیفۂ پنجم ذکرِ وقتِ سحر

وقت سحر گوید اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِـنَ ذَنْبِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ بِحَمْدِ رَبِّیْ ہفتاد بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَھَبَ بِاللَّیْلِ مُظْلِمًا بِقُدْرَتِہٖ وَجَاءَ بِالنَّھَارِ مُبْصِرًا بِرَحْمَتِہٖ یکبار و سنّت بگذارد بقرأت اَلَمْ نَشْرَحْ وَ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ یا اخلاصین و بعد از سلام گوید یا عزیز چہل و یکبار اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ یک بار و دعای رحمت کہ حضرت مقدسہ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بران مواظبت می

فرمود چنانکہ از عوارف مستفاد میگردد بخواند یک بار و آن

این است اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِنْ

عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ تَجْمَعُ بِهَا شَمْلِیْ

وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِیْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِیْ وَتُصْلِحُ

بِهَا دِیْنِیْ تَقْضِیْ بِهَا دَیْنِیْ وَتَحْفِظُ غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ

بِهَا شَاهِدِیْ وَتُزَكِّیْ بِهَا عَمَلِیْ وَتُبَيِّضُ بِهَا

وَجْهِیْ وَتُلْهِمُنِیْ بِهَا رُشْدِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِهَا

مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَتُعَافِنِیْ مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَتُغْنِیْ

بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا صَادِقًا

وَیَقِیْنًا لَیْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا

شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَاءِ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ

وَعَیْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَمُرَافِقَةَ

الْاَنْبِيَآءِ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ

بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْئِیْ وَافْتَقَرْتُ اِلٰی

رَحْمَتِكَ وَاَسْئَلُكَ يَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِیَ

الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْجُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِیْ مِنْ

عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ

الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْئِیْ وَضَعُفَ عَنْهُ

عَمَلِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِیْ وَاُمْنِيَّتِیْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَّهٗ

اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا

مِنْ خَلْقِكَ فَاَنَا اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْئَلُكَ

يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ وَمَهْدِيِّيْنَ

غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ حَرْبًا لِاَعْدَائِكَ وَسِلْمًا

لِاَوْلِيَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ النَّاسَ وَنُعَادِیْ

بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ

هٰذَا الدُّعَآءُ مِنِّیْ وَمِنْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجَهْدُ
وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِكَ
اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ
اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ دَارَ الْخُلُوْدِ
مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ
بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ وَاَنْتَ تَفْعَلُ
مَا تُرِيْدُ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ
سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ
لَا يَنْبَغِیْ التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ
سُبْحَانَ ذِی الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَحْصٰی
كُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَ
نُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ
وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ

وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ وَنُوْرًا فِيْ مُخِّيْ وَنُوْرًا فِيْ عَصَبِيْ
وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا
عَنْ يَمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِنْ
فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِيْ اَللّٰهُمَّ
اَعْطِنِيْ نُوْرًا وَزِدْنِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ
لِيْ عِنْدَكَ نُوْرًا سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ رَبَّنَا اَتْمِمْ
لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر
ودر اول و آخر ہر دعا درود گوید بطریق وجوب وباللہ التوفیق

لطیفۂ ششم در استماع اذان

چون اذان بشنود نیک متوجہ شود و سخن شنیدن
بیخ دولت است کہ گفتہ اند گویا ہمیں استماع اذان است
المقصود چون آواز مؤذن بگوش رسد بگوید مَرْحَبًا

بِالْقَائِلِيْنَ عَدْلًا وَمَرْحَبًا بِالصَّلٰوۃِ اَھْلًا وہر کلمہ
کہ مؤذن فرماید بموافقت او گوید وچون اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہ فرماید گوید اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
وچون اشھد ان محمد رسول اللّٰہ فرماید گوید اَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ
دِیْنًا ودر وقت سماع اسم مبارک محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ابہامین را بوسیدہ بر پلک ہر دو چشم نہد شیخ محمد کاسہ لیس
چشتی مرید سلطان المشائخ یعنی خسرو شاعر گوید بیت چون
مردم دو دیدہ آن دسترس ندارد کاید برون و بوسد آن نام
با علو را لبہا ہمی فرستد بوسہ بدست ناخن تا مردمان دیدہ
بوسند نام او را وچون حی علی الصلات وحی علی الفلاح فرماید

گوید لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ وچون الصلوٰۃ خیر من النوم فرماید گوید صدقت وبررت وچون اذان تمام شود گوید نعم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَنْزِلْہُ الْمُنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلوٰةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وقت فجر گوید اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ نَهَارِكَ وَاِدْبَارُ لَيْلِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَائِكَ وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ وَشُهُوْدُ مَلَائِكَتِكَ فَاغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

یک بار و وقت مغرب نیز رعایت نماید و بجای اَللّٰهُمَّ اِقْبَالُ نَهَارِكَ وَاِدْبَارُ لَيْلِكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ بگوید۔

لطیفۂ ہفتم در سعی مسجد

وقتِ رفتن بمسجد آیۃ الکرسی خوانده گوید اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَذِلَّ اَوْ اُذَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ و بوقت در آمدن گوید اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِفَضْلِكَ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ بِلُطْفِكَ الْكَرِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یکبار و نخست پای راست را در اندرون مسجد نهد و گوید بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یکبار و چون از مسجد بیرون آید گوید بِسْمِ اللّٰهِ

خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ
الْمُدْخَلِ وَخَیْرَ الْمُخْرَجِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ
وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یکبار

لطیفۂ ہشتم در نماز فجر

چون نماز فجر شروع کند باید کہ چنان ایستد کہ سر انگشتانِ
ہر دو پا بسمتِ قبلہ راست باشد و میان دو قدم مقدار
چہار انگشت فرجہ بماند و اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
تَفْرِقَةِ الْقَلْبِ یکبار گفتہ آیۂ توجہ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ
لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا
اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ یکبار خواندہ بگوید اِنَّ صَلٰوتِیْ
وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

یک بار و شروع در ادائے فریضہ نماید و در قعدہ اخیرہ ہر فریضہ این درود خمسہ بطریق لزوم رعایت کند اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

لطیفۂ نہم درود فجر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَحَيٌّ لَايَمُوْتُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُوَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۰ ۱۰ بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صَاحِبُ الْوَانِيَّةِ الْقَدِيْمَةِ الْاَزَلِيَّةِ الْاَبَدِيَّةِ لَيْسَ لَهٗ ضِدٌّ وَلَا نِدٌّ وَلَا شِبْهٌ وَلَا شَرِيْكَ

وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِاَمْرِهٖ وَوَحْیِهٖ یک بار
کلمۃ الفرج لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ
السَّبْعِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۳ بار لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَقَدَّسَتْ
اَسْمَآؤُهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى كِبْرِيَاءُهٗ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَمَانًا مِنَ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَانَةً مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ اللَّيَالِيْ
وَالدُّهُوْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ اَمْوَاجِ
الْبُحُوْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الرِّيَاحِ فِی
الْبَرَارِیْ وَالصُّخُوْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنَ
الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

عَدَدَ الشَّعْرِ وَالْمَدَرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الشَّوْكِ
وَالشَّجَرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الْخَوَاطِرِ وَالظُّنُوْنِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ لَمْحِ الْعُيُوْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُوْنَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِى اللَّيْلِ إِذَا
عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُهٗ
وَجَرٰى بِهٖ قَلَمُهٗ وَنَفَذَتْ بِهٖ مَشِيَّتُهٗ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا
وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نُحْيٰى وَنَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ
اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ
لِلّٰهِ وَالْجَبَرُوْتُ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰهِ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا كُلُّهٗ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اَصْبَحْنَا
عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى

دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ صَلٰوۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی ھٰذِہٖ الشَّھَادَۃِ نَحْیٰی وَعَلَیْھَا نَمُوْتُ وَعَلَیْھَا نُبْعَثُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی یکبار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی الْوَھَّابُ ۳ بار

دعائے بدرقہ ایمان

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْکَ مِنْ اِیْنِ عَبْدَیْکَ ھَارِبًا مِّنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا اِلَیْکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدُ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ

وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ
وَالطَّاغُوْتِ وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ
وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَشْهَدُ
اِنَّكَ اَحَدٌ صَمَدٌ فَرْدٌ وِتْرٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ
وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَاَشْهَدُ اَنَّ السَّاعَةَ
اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاِنَّكَ بَاعِثٌ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ
وَاَشْهَدُ اَنَّ كُلَّ مَعْبُوْدٍ مِنْ دُوْنِ عَرْشِكَ
اِلٰى قَرَارِ الْاَرْضِيْنَ بَاطِلٌ غَيْرَ وَجْهِكَ
اَلْكَرِيْمِ اَلَا كُلِّ شَيْءٍ مَاخَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ
رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ

اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ

وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا

اَفْضَلَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی

جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ

وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ

رَفِیْقًا ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ

عَلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی

الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ

وَاجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِکَ وَنَوَامِیَ بَرَکَاتِکَ

وَرَاْفَتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَرِضْوَانِکَ وَتَحِیَّتِکَ عَلٰی

مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَصَفِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَھْلِ

بَیْتِهٖ الَّذِیْنَ اَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِیْرًا ایک بار بخواند

لطیفۂ دہم در اذکارِ فاطمیہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ سی و سہ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ سی و سہ ۳۳ بار اللّٰهُ اَکْبَرْ سی و سہ ۳۴ بار و لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر یک بار بعد از فریضہ ہم داند

لطیفۂ یازدہم در استعانت برائے فتح باب توفیق وطاعات

بعد از ہر فریضہ این کلمات گوید اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُ بِکَ عَلٰی طَاعَتِکَ دہ بار رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ

وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ده بار

لطیفۂ دوازدهم در ذکر کشف

یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ صد بار و سورۂ اخلاص با تسمیہ سہ بار و درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ سہ بار و در این کتاب در ہر جا لفظ درود مطلق واقع شود مراد ہمیں عبارت است و آیۂ کریمہ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبْ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا یک بار خوانده بجانب آسمان نگرد و بر دل بدمد و این عمل را بہ نیت کشف دل بعد از ہر فریضہ رعایت نماید

لطیفۂ سیزدھم در قرأت آیات

کہ بعد از ہر فریضہ منقول از سادات است مورث انواع سعادات سورۂ فاتحہ یکبار و آیۃ الکرسی تا خالدون و اول سورۃ البقرہ و آمن الرسول تا آخر سورہ و شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ یک بار قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تا وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ یک بار و آیۃ العرش لَقَدْ جَآءَكُمْ تا وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ یکبار و قلا قُلْ اربعہ یکبار و قرأۃ آیۃ العرش در عقب صلوٰۃ مکتوبات با رعایت درود در اول و آخر مورث ازدیاد محبت حضرت سید کائنات علیہ و آلہ الصلوٰۃ و تسلیمات

لطیفہ چہارم در ازکاریکہ بعد از ہر فریضہ واردست

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ یکبار

لطیفۂ پانزدھم در ادعیہ خمسیہ فاطمیہ

دست بدعا بر داشتہ و درود خواندہ بعد از فجر گوید اَللّٰھُمَّ اَنْتَ

اَلسَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَام
فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامُ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَا
رَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وبعداز ظہر گوید
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ ذُنُوْبَنَا فَاغْفِرْهَا وَتَعْلَمُ
عُيُوْبَنَا فَاسْتُرْهَا وَتَعْلَمُ حَوَائِجَنَا فَاقْضِهَا
رَبَّنَا اِذَا تَوَفَّيْتَنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ
وبعداز عصر گوید اَللّٰهُمَّ يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ
وَيَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ وَيَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ
السَّنِيَّةِ وَيَا دَافِعَ الْبَلَاءِ وَالْبَلِيَّةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
خَيْرِ الْوَرَاى السَّجِيَّةِ وَاٰلِهِ الْبَرَرَةِ النَّقِيَّةِ
وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا يَا ذَا الْعُلٰى فِىْ هٰذَا الْعَصْرِ
وَالْعَشِيَّةِ رَبَّنَا اِذَا تَوَفَّيْتَنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ

وَ اَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

و بعد از مغرب گوید اَللّٰھُمَّ اِنْقُلْنَا مِنْ ذُلِّ الطَّاعَۃِ

اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ بعد از عشاء

گوید اَللّٰھُمَّ اَحْرِسْنَا بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَجَعَلْنَا

فِیْ کَنَفِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنَا بِقُدْرَتِكَ

عَلَیْنَا وَلَا تُھْلِکْنَا وَ اَنْتَ رَجَاءُنَا وَ اَصْلِحْ شَانَنَا

کُلَّہٗ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یکبار

لطیفۂ شانزدھم در اذکار اربعہ الٰہیّہ

درود سہ بار گفتہ لَا اِلٰہَ اِلَّا سی و سہ بار و اِلَّا اللّٰہُ سی و سہ

بار و اللّٰہ سی و سہ بار ھُوَ سی و سہ بار بمواطات دل با زبان بجہر

با جماعت یا منفرد، در خلوت گوید و باقیات صالحات یعنی

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ
اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
سہ بار گفتہ این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فَاذْكُرُوْنِيْ
اُذْكُرْكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّا ذَكَرْنَاكَ عَلٰى قَدْرِ قِلَّةِ
عَقْلِنَا وَفَهْمِنَا فَاذْكُرْنَا عَلٰى قَدْرِ سَعَةِ رَحْمَتِكَ
وَفَضْلِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَافْتَحْ مَسَامِعَ قُلُوْبِنَا
بِذِكْرِكَ يَا خَيْرَ الذَّاكِرِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
و بعد از ظہر درود سہ بار گفتہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ سی و سہ بار
گوید و در سہ بار اول و آخر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ زیادہ
کند و آخر باقیات صالحات سہ بار گفتہ و دعاءِ مذکور خواند
و وقت عصر اذکار اربعہ بطریقی کہ در فجر مذکور شد رعایت
نماید و وقت مغرب و عشا چنانکہ در ظہر ثبت گشت معمول
دارد و اگر یاران صادق و خلوت موافق نباشد سبحہ بدست

گرفتہ بحبس دل با زبان آہستہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ صد بار
محمد رسول اللہ یکبار گفتہ بدرو ختم نماید

لطیفہ ہفدہم در کلمات ثلاث شاہیہ

اَللّٰہُ حَاضِرِی اَللّٰہُ نَاظِرِی اَللّٰہُ مَعِی بمواطات دل
بازبان گوید سی وسہ بار هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم سہ بار

لطیفۂ ہژدہم در پنج گنج اول

در وقت فجر گوید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
صد بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ السَّيِّدُ الصَّادِقُ الْمُبِيْنُ
الْاَمِيْنُ سید الاستغفار اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى

عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
شَرِّ مَاصَنَعْتُ وَاَبُوْلَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ
بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ ۳ بار دعاء شفاء اَللّٰهُمَّ اشْفِنِيْ
بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ وَعَافِنِيْ مِنْ
بَلَائِكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ
مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ ۳ بار دعائے نعمت اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِيْ نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَسِتْرٍ فَاَتِمَّ
عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَعَافِيَتَكَ وَسِتْرَكَ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ۳ بار در وقت ظہر گوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ صد بار
وَعَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَائِكَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَكُلِّ مَلَائِكَةِ

اَلْمُقَرَّبِیْنَ وَ اَھْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ یکبار و
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا
وَّخَطَاءً وَّسِرًّا اَوْ عَلَانِیَّةً وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ
مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ
لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۳ بار و روز جمعه پیش از
انکه صد بار درود گوید سورهٔ اخلاص با تسمیه بخواند صد بار
وبعد از تمام درود اَللّٰهُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ
وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ گوید ہفتاد بار و حاجت
خود مسالت نماید در وقت عصر گوید اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ صد بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ جَمِیْعِ مَا کَرِهَ اللّٰهُ قَوْلًا وَّفِعْلًا
وَخَاطِرًا وَ نَاظِرًا ایک بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ

اَنْفَاسِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَشْعَارِ
الْمَوْجُوْدَاتِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ اللَّوْحِ
وَالدَّعْوَاتِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْبِدَايَاتِ
وَالنِّهَايَاتِ مِنَ الْمَوْجُوْدَاتِ وَالْمَعْدُوْمَاتِ
اِلٰى اَبَدِ الْاٰبَادِ مِنْ اَوَّلِ اَزَلِهٖ وَاَوْسَطِ حَشْرِهٖ
وَاٰخِرِ بِقَائِهٖ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ كَذٰلِكَ
سه بار و در وقت مغرب گوید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ صد بار حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل
وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ
بِهٖ شَيْئًا یک بار و سید الاستغفار و دعاء شفا و دعاء نعمت
هر یکی سه بار و در دعائے نعمت بجائے اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِيْ
نِعْمَةٍ اَمْسَيْتُ مِنْكَ فِيْ نِعْمَةٍ بگوید و در وقت عشاء
گوید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ صد بار بخواند
وعَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ
وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ یک بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اَضْعَافَ مَا
سَبَّحَہٗ وَیُسَبِّحُہٗ جَمِیْعُ خَلْقِہٖ وَکَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا
وَیَرْضٰی وَکَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْہِ رَبِّنَا وَعِزِّ
جَلَالِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَضْعَافَ مَا حَمِدَہٗ وَیَحْمَدُہٗ
جَمِیْعُ خَلْقِہٖ وَکَمَا یُحِبُّ رَبَّنَا وَیَرْضٰی وَکَمَا یَنْبَغِیْ
لِکَرَمِ وَجْہِ رَبِّنَا وَعِزِّ جَلَالِہٖ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَضْعَافَ مَا کَبَّرَہٗ وَیُکَبِّرُہٗ جَمِیْعُ خَلْقِہٖ وَکَمَا
یُحِبُّ رَبَّنَا وَیَرْضٰی وَکَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْہِ
رَبِّنَا وَعِزِّ جَلَالِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَضْعَافَ مَا مَجَّدَہٗ وَیُمَجِّدُ جَمِیْعُ خَلْقِہٖ
وَکَمَا یُحِبُّ رَبَّنَا وَیَرْضٰی وَکَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْہِ

رَبَّنَا وَعِزِّ جَلاَ لِہٖ سہ بار

لطیفۂ نوزدھم در پنج گنج آخر

بعد از فجر کلمہ توکل گوید یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر صد بار یَا حَافِظْ یَا حَفِیْظُ یَا نَاصِرُ یَا مُعِیْنُ یَا مَالِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سہ بار و بعد از ظہر گوید رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْر صد بار اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیَّ حَتّٰی اَتُوْبَ وَاَعْصِمْنِیْ حَتّٰی لَا اَعُوْدَ وَحَبِّبْ عَلَی الطَّاعَاتِ وَکَرِّہْ اِلَی الْخَطِیَّاتِ سہ بار و بعد از عصر گوید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صد بار اِلٰهی ذَنْبُ عَظِیْمٌ وَمَنْ یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْمُ سہ بار و بعد از مغرب گوید یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ صد بار یَامَنْ لَا یَسُرُّكَ طَاعَتِیْ وَلَا یَضُرُّكَ مَعْصِیْ فَهَبْ لِیْ مَالَا یَسُرُّكَ وَاغْفِرْ لِیْ مَالَا یُضُرُّكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سہ بار و بعد از گوید لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ صد بار رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ سہ بار

لطیفۂ بیستم در قرأت سورہ فاتحہ باتسمیہ

سورۂ فاتحہ باتسمیہ صد بار بخواند بدین تفصیل در وقت فجر

بیست و یک بار وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَهٗ وَ یُکَافِیْ مَزِیْدَهٗ سہ بار و در وقت ظہر بیست و دو بار و حمد ماثور سہ بار و در وقت عصر بیست و سہ بار و حمد مذکور سہ بار و در وقت مغرب بیست و چہار بار و حمد مسطور سہ بار و در وقت عشاء دہ بار و حمد مذکور سہ بار و بعد از تمام اگر قسم سورۂ فاتحہ خواند اولی است و آن اینست اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَجَرٰی بِهٖ قَلَمُكَ وَ نَفَذَ فِیْهِ حُكْمُكَ وَمَشِیَّتُكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ سہ بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدًا یَّفُوْقُ وَیَفْضُلُ حَمْدَ الْحَامِدِیْنَ حَمْدًا یَّكُوْنُ رِضًا بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ الَّذِیْ دَحَی الْاَقَالِیْمَ وَاخْتَصَّ مُوْسَی الْكَلِیْمَ وَاَحْیَی الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَهُمَا بِاِحَاطَةِ نِ الْاِسْمَانِ الرَّفِيْعَانِ الشَّافِيَانِ
لِكُلِّ سَقِيْمٍ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَامُنَازِعَ لَهٗ
وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ وَلَا نَظِيْرَ لَهٗ وَلَا قَرِيْنَ لَهٗ وَلَا
مُعِيْنَ لَهٗ وَلَا مُشِيْرَ لَهٗ بَلْ كَانَ قَبْلَ وُجُوْدِ الْعَالَمِيْنَ
اَجْمَعِيْنَ فَهُوَ اِحَاطَتِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَغَوْثِيْ
عَلَى الْاَقْرَبِيْنَ وَالْاَبْعَدِيْنَ وَوِجْهَتِيْ عِنْدَ اَجْنَا
سِ الْمُخْتَلِفِيْنَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ بِالْاِقْرَارِ وَنَعْتَرِفُ
بِالتَّقْصِيْرِ وَنَخْجَلُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَنَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ عَلٰى كُلِّ
حَاجَةٍ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ يَاحَنَّانُ
يَامَنَّانُ این ہر دو اسم سی و سہ بار خوانده حاجت در دل
گذارد اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِیْ رِقَابَ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ
وَرِقَابَ الْعَاصِيْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِيْنَ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ لِیْ طَائِعِیْنَ وَ لِکَلَامِیْ سَامِعِیْنَ وَلِاَ
وَامِرِیْ مُؤْتَمِرِیْنَ وَلِنَوَاھِیْ مُنْزَجِرِیْنَ اِھْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی
مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ فِیْ خَیْرٍ وَعَافِیَۃٍ بِلَا مِحْنَۃٍ
وَاھْدِنِیْ اِلٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ
وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ غَیْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ
وَلَا الضَّآلِّیْنَ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ وَمَلَّکْتَھُمْ سِرَّ اَسْمَائِکَ وَجَعَلْتَھُمْ
مِنْ اَوْلِیَائِکَ وَاَحِبَّائِکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ بَرَکَۃَ
الْفَاتِحَۃِ وَوَفِّقْنِیْ لِسِرِّھَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ یَا مَالِکَ

مُلُوْكِ الْعَوَالِمِ كُلِّهَا يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ تَدَارَكْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا
رَبَّ يَا رَبَّ يَا بَرُّ يَا غِيَاثِيْ يَا غَنَاكِفِيْ اِسْمَعْ
نِدَائِيْ بِفَضْلِكَ بِسْمِ اللّٰهِ بَرِشْ بَرِيْشٍ
بِطَيْشٍ بِطَيْشٍ شَهْتٍ شَهْتٍ اَنَّهْتٍ اَنَّهْتٍ
اَطْفِيُوْا كَيْدَ الطَّامِشِيْ يَا شَمْعَانُ يَا شَمْعَانُ
اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا
وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ
اَقْضِ حَوَائِجِيْ بِعَمِيْمِ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یک بار درود مذکور سه بار
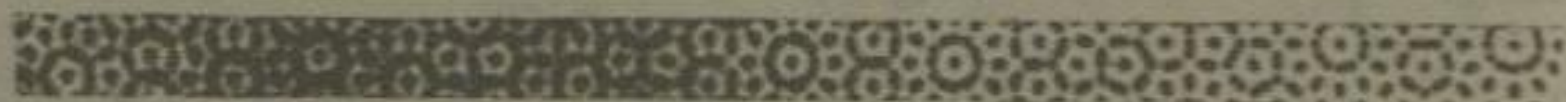
لطیفہ بیست ویکم در توصل الٰہی

الٰہی بحرمت سید محمد غریب اللہ شاہ عالم محبوب اللہ، بعد از فریضہ بیست ویکبار گوید کہ معمول پیر دستگیر ماہ عالم ادام اللہ جلالہ است ۔ الٰہی بحرمت و برکت سیدی مولائی شیخ قطب العالم مخدوم جہانیان سید جلال بخاری بیست ویکبار گفتہ گوید

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَنَا مِنَ الْوَاصِلِیْنَ اِلَیْکَ وَالْمُوَصِّلِیْنَ لَدَیْکَ وَاَنْ تَکْفِیْنَا مَا اَھَمَّنَا مِنْ اُمُوْرِ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

کہ منقول از حضرت خداوند شاہِ عالم خلد اللہ ظلالہ است

لطیفہ بیست ودویم در اسماء حسنیٰ

ابتدا بتسمیہ کردہ شروع در قرأت اسما نماید وہر اسمی

بغیر وصل بخواند کہ چنیں مسموع است بدین ترتیب بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ
اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِيْمُ اَلْقَابِضُ
اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ
اَلسَّمِيْعُ اَلْبَصِيْرُ اَلْحَكَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِيْفُ
اَلْخَبِيْرُ اَلْحَلِيْمُ اَلْعَظِيْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّكُوْرُ
اَلْعَلِيُّ اَلْكَبِيْرُ اَلْحَفِيْظُ اَلْمُقِيْتُ اَلْحَسِيْبُ
اَلْجَلِيْلُ اَلْكَرِيْمُ اَلرَّقِيْبُ اَلْمُجِيْبُ اَلْوَاسِعُ

اَلْحَكِيْمُ اَلْوُدُوْدُ اَلْمَجِيْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِيْدُ

اَلْحَقُّ اَلْوَكِيْلُ اَلْقَوِيُّ اَلْمَتِيْنُ اَلْوَلِيُّ

اَلْحَمِيْدُ اَلْمُحْصِیْ اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِيْدُ اَلْمُحْيِي

اَلْمُمِيْتُ اَلْحَيُّ اَلْقَيُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ

اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ

اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ

اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِیْ اَلْمُتَعَالِی اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ

اَلْمُنْعِمُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ

الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَلرَّبُّ اَلْمُقْسِطُ

اَلْجَامِعُ اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِیْ اَلْمُعْطِیْ اَلْمَانِعُ

اَلضَّارُ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْهَادِیْ اَلْبَاقِیْ

اَلْوَارِثُ اَلرَّشِیْدُ اَلصَّبُوْرُ اَلَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ

شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا

وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

یک بار بعد ازان بر ہر دو دست بدمد و بر روی و سر و تن فرود

آرد و این بیت بخواند

بِاِسْمِ اللّٰہِ مَوْلٰینا	کَرِیْمٌ لَیْسَ یَنْسَانَا
تَفَکَّرْ فِیْ اَنَادِیْہِ	فَنِعْمَ الرَّبُّ مَوْلَانَا

و این دعا بخواند اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ کُلِّھَا وَبِحَقِّ شَرَفِھَا وَکَرَامَتِھَا وَحَقَائِقِھَا وَدَقَائِقِھَا وَتَفْسِیْرِھَا وَتَعْظِیْمِھَا اَنْ تُعْطِیْ لَنَا خَیْرَ الدُّنْیَا وَخَیْرَ الْاٰخِرَۃِ وَاَنْ تَصْرِفَ عَنَّا شَرَّ الدُّنْیَا وَشَرَّ الْاٰخِرَۃِ وَاَنْ لَّا تُسَلِّطَ عَلَیْنَا مَنْ لَا یَرْحَمُنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ لَا تَدَعَ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا فَاسِدًا

إِلَّا أَصْلَحْتَهُ وَلَا شَرًّا إِلَّا صَرَفْتَهُ وَلَا غَمًّا إِلَّا كَشَفْتَهُ وَ لَا قَبِيحًا إِلَّا سَتَرْتَهُ وَلَا سُقْمًا إِلَّا شَفَيْتَهُ وَ لَا فَقْرًا إِلَّا أَغْنَيْتَهُ وَلَا عُسْرًا إِلَّا يَسَّرْتَهُ وَ لَا نَذْرًا إِلَّا وَفَّيْتَهُ وَلَا خَطِيئَةً إِلَّا كَفَّرْتَهَا وَلَا حَسَنَةً إِلَّا اصْطَفَيْتَهَا وَ لَا سَيِّئَةً إِلَّا مَحَوْتَهَا وَ لَا فِتْرَةً إِلَّا سَدَدْتَهَا وَ لَا كُرْبَةً إِلَّا كَشَفْتَهَا وَ لَا فَضْلًا إِلَّا أَسْبَغْتَهُ وَلَا قَحْطًا إِلَّا دَفَعْتَهُ وَلَا بَلَاءً إِلَّا رَفَعْتَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یک بار

لطیفہ بیست وسوم در اسماء مقدسہ

حضرت مقدسہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ونو دونہ نام حضرت سید المحبوبین شاہ عالم کان اللہ لہٗ نخست اسماء حضرت مقدسہ کہ از سادات این سلسلہ منقول است و در مریدان

این خاندان معمول بخوانند و آن این است اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ

مُحَمَّدٍ اَحْمَدٍ مَحْمُوْدٍ عَاقِبٍ فَاتِحٍ

خَاتِمٍ حَاشِرٍ مَاحٍ دَاعٍ سِرَاجٍ

مُنِیْرٍ بَشِیْرٍ نَذِیْرٍ رَسُوْلٍ نَبِیٍّ

هَادٍ مُهْتَدِیْ مَهْدِيٍ خَلِیْلٍ وَلِیٍّ

نَصِیْرًا طٰهٰ یٰسٓ مُزَمِّلٌ مُدَثِّرٌ

حَبِیْبٍ کَلِیْمٍ مُصْطَفٰی مُرْتَضٰی مُخْتَارٍ

مُصَدِّقٍ قَائِمٍ حُجَّةٍ بَیَانٍ حَافِظٍ

شَهِیْدٍ عَادِلٍ حَکِیْمٍ حَلِیْمٍ نُوْرٍ

مُبِیْنٍ بُرْهَانٍ مُطِیْعٍ مُذَکِّرٍ اَمِیْنٍ

وَاعِظٍ صَاحِبٍ نَاطِقٍ صَادِقٍ مَکِّیٍّ

مَدَنِیٍّ اَبْطَحِیٍّ عَرَبِیٍّ هَاشِمِیٍّ قُرَیْشِیٍّ

عَزِیْزٍ مُضَرِیٍّ حَرِیْصٍ رَؤُفٍ رَحِیْمٍ

جَوَادٍ غَنِيٍّ کَرِیْمٍ عَلِیْمٍ طَیِّبٍ
مُطَیِّبٍ خَطِیْبٍ فَصِیْحٍ رَشِیْدٍ طَاهِرٍ
مُطَهِّرٍ اِمَامٍ اُمِّيٍّ مُتَّقِيٍّ بَارٍّ
مُتَوَسِّطٍ سَابِقٍ مُقْتَصِدٍ حَيٍّ مَتِیْنٍ
اَوَّلٍ اٰخِرٍ ظَاهِرٍ بَاطِنٍ رَحْمَةٍ
شَافِعٍ مُشَفَّعٍ مُحَلِّلٍ مُحَرِّمٍ اٰمِرٍ
نَاهِیْ قَرِیْبٍ شَکُوْرٍ رَقِیْبٍ مُجْتَبٰی
مُنِیْبٍ اَوْلٰی مُبَلِّغٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ بعد ازان نود و نہ نام حضرت شاہِ عالم کان اللہ لہٗ
بخواند کہ بر سالہ حضرت قطب العالم اظہر اللہ تعالےٰ برہانہ
فرمان واجب الاذعان حضرت مقدسہ سید عالم صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بدان صدور یافتہ وآن نود و نہ نام حضرت
شاہیہ قدس سرہٗ این است شَاہِ عَالَمْ مَاہِ عَالَمْ

نُورِ عالَم سُرُورِ عالَم بادشاہ عالَم سخیِ عالَم
مہربان عالَم بخاری عالَم خواجہ عالَم درویش عالَم
شیخ عالَم مخدُوم عالَم میر عالَم ولیِّ عالَم
مُتّقی عالَم اولیاءِ عالَم مولٰنا عالَم پیر عالَم
کبیر عالَم قطب عالَم قطبِ اقطاب عالَم
غوثِ عالَم مُغیثِ عالَم ہادیِ عالَم خاص عالَم
اشرف عالَم اعظم عالَم اکرم عالَم اخص عالَم
اوّل عالَم آخر عالَم ظاہر عالَم باطن عالَم
حاظر عالَم ناظر عالَم واصِل عالَم کامِل عالَم
مُکمل عالَم حضور عالَم قدرۃ عالَم قصد عالَم
مقصود عالَم موجود عالَم سِرّ عالَم اسرار عالَم
پُشتِ پناہ عالَم مُحبّ عالَم محبوب عالَم صدق عالَم
صفائی عالَم ناز عالَم نُصرت عالَم علم اعلم

صَادق عالم شاهد عالم نَاظم عالمٖ نظَام عَالم
نظام دین عالم نَصِیْر عالم نَصِیْرِ دین عَالم
رُکنِ عالم رکن دین عالم علم عالم
عِلم دین عَالم معز عالم دین المرید ین
جهان با عالم معز دین عالم عَلای عالم
علو عالم علای دین عالم حصن عالم حصار عالم
حُسن عالم حَسن عالم جهانگیر عالم خَلِیْل عَالم
تَاج عَالم لَطِیْف عَالمَ لُطفِ عَالم حَامد عالم
حَمِیْد عَالم مُجِیْد عَالمَ مقرب عالم فتح عَالم
فتوحِ عَالم شوق عَالم عِشق عَالم مُحبّت عَالم
معرفت عالم عارف عالم بُرهَان عَالم بیان عَالم
حجّت عَالم نِشَان عَالم ختم الاَولیاءَ عالم
اَلْمَشْهُوْر بشَاه عالم شَاه مَنجهله بخَارِیْ

ضَاعِفَ اللہ جلالہٗ و احسن اَمالہ

لطیفۂ بیست وچہارم در مسبعات عشر

کہ رعایت آن قبیل طلوع و غروب آفتاب از لوازم است

و آن سورہ فاتحہ وچہار قل ست با تسمیہ ہر یک ہفت بار

و آیۃ الکرسی مفتتح بتعوذ ہفت بار و سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ

لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہفت بار و در

کرت اخیرہ زیادت کند عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَزِنَۃَ

مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَمِلْأَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ یکبار اَللّٰھُمَّ صَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ وَحَبِیْبِكَ

وَشَفِیْعِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

ہفت بار و در کرت اخیرہ زیادہ کند وَعَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَائِكَ

وَالْمُرْسَلِیْنَ وَکُلِّ مَلَائِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ یک بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالِدَا وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا وَاغْفِرْ اَللّٰھُمَّ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ هفت بار اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰینَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ هفت بار بیت

یارب تو بفعلِ بد من کار مکن

یا من تو همان کن که بدان معروفی

یک بار اذکاری که رعایت آن بعد از مسبعات عشر هم دانند

آنرا در اصطلاح فقرای شاهی مستغاث عشر خوانند و آن این
است یا جبّار بیست و یکبار اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مُحِبًّا لَکَ وَ اَمِتْنِیْ
مُحِبًّا لَکَ وَ احْشُرْنِیْ تَحْتَ اَقْدَامِ کِلَابِ اَحِبَّائِکَ
هفت بار لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
وَلَاحِیْلَۃَ وَلَا اِحْتِیَالُ وَلَا مَلْجَاءُ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ
اِلَّا اِلَیْہِ هفت بار سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الدَّیَّانِ
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الشَّدِیْدُ
الْاَرْکَانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمُسَبِّحُ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ
سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَشْغُلُہٗ شَانٌ عَنْ شَانٍ سُبْحَانَ
مَنْ یَّذْھَبُ بِاللَّیْلِ وَ یَاتِیْ بِالنَّھَارِ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَ بِحَمْدِکَ عَلٰی حِلْمِکَ بَعْدَ عِلْمِکَ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَ بِحَمْدِکَ عَلٰی عَفْوِکَ بَعْدَ قُدْرَتِکَ سُبْحَانَ
مَنْ لَہٗ لُطْفٌ خَفِیٌّ سُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ

وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ وَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ
رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ
السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمِ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ
وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ الْمُصْطَفٰى
وَرَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰى اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ مَنْ يَّهْدِاللّٰهُ

فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ نَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ یک بار
دو وقت عصر دریں دعا بجائی سُبْحَانَ مَنْ يَّذْهَبُ بِاللَّيْلِ
وَيَاْتِيْ بِالنَّهَارِ سُبْحَانَ مَنْ يَّذْهَبُ بِالنَّهَارِ
وَيَاْتِيْ بِاللَّيْلِ گوید و يَا لَطِيْفُ یکصد و بیست و نہ بار
گفتۂ این دعا قسم بخواند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ بِحَسَبِ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ وَالْجَلِيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ اللَّطِيْفِ
يَا مَنْ وَسِعَ لُطْفُهٗ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلَ الْاَرَضِيْنَ
اَسْئَلُكَ اَنْ تَلْطُفَ بِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ
الَّذِيْ اِذَا لَطَفْتَ بِهٖ لِاَحَدٍ مِّنْ عِبَادِكَ الْكَفٰى
فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ

بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ اُلْطُفْ بِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ الْخَفِیِّ یَاخَفِیَّ الْاَلْطَافِ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ بِحَقِّ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یکبار

لطیفہ بیست و پنجم از قرأت سورۂ توسل آن برائے دفع آفات و برآمدن حاجت

سورۂ یٰسٓ بخواند یک بار و بعد از تمام باین عبارت توسّل نماید اِلٰھِیْ تَوَسَّلْتُ بِھٰذِهِ السُّوْرَةِ الْکَرِیْمَةِ سُوْرَةِ یٰسٓ اَسْئَالُ مِنْكَ اَنْ تَدْفَعَ الْبَلِیَّاتِ وَتَقْضِیَ الْحَاجَاتِ بِحُرْمَتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ الصَّلٰوتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ؀

لطیفہ بیست و ششم در قرأت آیات سبعہ

و ادعیہ دیگر کہ رعایتِ آن روز و شب پیشِ سادات از مہمات است آیہ اولیٰ قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ بخواند و بر ہر دو کفِ دست بدمد و بر رُوی فرود آرد آیتہ دوم وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ بخواند بر ہر دو کفِ دست بدمد و بر پُشت فرود آرد آیتہ سوم وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ بخواند و بر دو کفِ دست بدمد و بر سر فرود آیت چہارم اِنِّیْ

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْم

بخواند و بر ہر دو دست بدمد و دستہا بر پائہا فرود آرد آیۃ پنجم

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم بخواند و بر دست چپ

بدمد و بر دست راست از دوش تا منتھی دست راست فرود

آرد آیۃ ششم مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم بخواند و بر کف دست راست بدمد

و بر دست چپ از دوش تا منتھی دست چپ فرود آرد بعد

ازان دستہا بردارد و بگوید الٰہی جملگی بلا و بدان و بداندیشان

و بدگویان و دشمنان وحاسدان و ظالمان و مفسدان

و قاطعان طریق و دزدان و خزندگان و گزندگان و غیبت کنان

وکافران و بدنظران وساحران که در عالم اند از مرد و زن وجن و انس

وهرکه باین جانب بد باشد بستم دست وپا وزبان وهوش وگوش

وچشم وعقل ودل وقوت ورای ایشان بحق لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وقهر کردم بنام محمد رسول اللہ و بحقِ

کٓهٰیٰعٓصٓ و بحقِ حٰمٓ عٓسٓقٓ و بحق آیة گفته آیتِ هفتم

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ

ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ

رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

بخواند وبر هر دو دست بدمد و دستها را بر تمام اندام فرود آرد.

واین دعا جامع. بخواند اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنَ النِّعْمَةِ

تَمَامِهَا وَمِنَ الْعِصْمَةِ دَوَامِهَا وَمِنَ الرَّحْمَةِ شُمُوْلِهَا

وَمِنَ الْعَافِيَةِ حُصُوْلَهَا وَمِنَ الْعَيْشِ اَرْغَدَهٗ
وَمِنَ الْعُمْرِ اَسْعَدَهٗ وَمِنَ الْاِحْسَانِ اَتَمَّهٗ وَمِنَ
الْاِنْعَامِ اَعَمَّهٗ وَمِنَ الْفَضْلِ اَعْذَبُهٗ وَمِنَ الْكَرَمِ
اَعْظَمُهٗ وَمِنَ اللُّطْفِ اَنْفَعَهٗ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَنَا وَلَا
تَكُنْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالسَّعَادَتِ آجَالَنَا
وَحَقِّقْ بِالزِّيَادَةِ آمَالَنَا وَاقْرُنْ بِالْعَافِيَةِ غُدُوَّنَا
وَآصَالَنَا وَاجْعَلْ اِلٰى رَحْمَتِكَ مُصِيْرَنَا وَمَالَنَا
وَاَصْبُبْ سِجَالَ عَفْوِكَ عَلٰى ذُنُوْبِنَا وَمَا عَلَيْنَا
بِاِصْلَاحِ عُيُوْبِنَا اَللّٰهُمَّ اَجْعَلِ التَّقْوٰى زَادَنَا
وَفِيْ دِيْنِكَ اِجْتِهَادَنَا وَعَلَيْكَ تَوَكُّلْنَا وَاِعْتِمَادَنَا
وَاِلَيْكَ تَوَسُّلْنَا وَاِسْتِنَادَنَا اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰى نَهْجِ
الْاِسْتِقَامَةِ وَاَعِذْنَا مِنْ مُوْجِبَاتِ النَّدَامَةِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ خَفِّفْ عَنَّا ثِقَلَ الْاَوْزَارِ

وَارْزُقْنَا عِيْشَةَ الْاَبْرَارِ وَاَكْفِنَا مِنَ الْاَفْطَارِ وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الْاَشْرَارِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ وَالْعَابِدِيْنَ فِى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَقْرِبَائِنَا وَمَشَائِخِنَا وَاُسْتَاذِيْنَا وَجَمِيْعِ الْمُرِيْدِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ مِنَ النَّارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا حَلِيْمُ يَا جَبَّارُ بِحَقِّ مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِهٖ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهٖ الْاَبْرَارِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الْاَبْرَارِ وَاَتْبَاعِهٖ الْاَخْيَارِ اِلٰى يَوْمِ الْحَشْرِ دَارِ الْقَرَارِ اَجْمَعِيْنَ يكبار

لطیفہ بیست ہفتم در نماز اشراق

شیخ شہاب الدین سہروردی بعد از تعریف اشراق کہ سبب

معرفت و نور دل است می فرمایند که محبوب نزد من آنست که در نماز اشراق دوگانہ شکراللہ بگذارد و در رکعت اولے آیۃ الکرسی تا خالدون و در رکعت ثانیہ اٰمن الرسول تا آخر سورۃ البقر بخواند و نیز اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ و بعد از سلام گوید اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ دَفْعَ مَآ اَكْرَهُ وَلَآ اَمْلِكُ نَفْعَ مَآ اَرْجُوْ اَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِحِلْمِيْ وَاَصْبَحَ اَمْرِيْ بِيَدِ غَيْرِيْ

فَلَا فَقِيْرَ اَفْقَرُ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوِّيْ وَلَا
تَسُوْءُ بِيْ صِدِّيْقِيْ وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ
وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّيْ وَلَا مُبْلَغَ
عِلْمِيْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تُزِيْلُ بِهَا وَمِنَ الذُّنُوْبِ
الَّتِيْ تُوْجِبُ بِهَا النِّعَمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ یک بار دوگانہ استعاذہ بقرأت معوذتین بگذارد
وبعد از سلام در سجدہ بگوید اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ۳ بار پس سر
بردارد و بگوید اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْلِيْسَ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِكَ
نَاصِيَتُهٗ بِيَدِكَ يَرَانِيْ مِنْ حَيْثُ لَا اَرَاهُ وَاَنْتَ
تَرَاهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَرَاكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَرَادَنِيْ
بِشَرٍّ فَارْدُدْهُ وَاِنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ فَكِدْهُ اَدْرَاءُ

بِكَ فِيْ خَيْرِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ عَلٰى اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَلَا يَقْدِرُ عَلٰى اَمْرِكَ مِنْ شَيْءٍ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلِّمْ یکبار

دوگانہ استخارہ :- بقرأت اخلاصین یعنی قل ھو اللہ وقل یا ایہا الکافرون بگذارد و بعد از سلام بگوید اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ كُلَّ اَمْرٍ[1] اُرِيْدُهٗ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَائِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةُ اَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ

---

[1] اس جگہ اپنا مقصد بیان کرے۔

اِنَّ کُلَّ اَمْرٍ اُرِیْدُہٗ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ شَرٌّ

لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ

عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ

ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یکبار

دا استخارہ برائے امر معین بگذارد بجائے اِنَّ کُلَّ اَمْرٍ اُرِیْدُہٗ

فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ آن امر را بصریح نام برد یا ھذا الامر

گوید و آن امر معین در دل گذاشد و دوگانہ استجاب بقراہ سورۃ

الاعلیٰ در اوّل و سورۃ القدر یا سورۃ الکوثر در ثانیہ بگذارد و بعد

سلام سلام گوید

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ الْاَشْیَآءِ اِلَیَّ وَخَشْیَتَکَ

اَخْوَفَ الْاَشْیَآءِ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اِذَا اَقْرَرْتَ

عُیُوْنَ اَھْلِ الدُّنْیَا بِدُنْیَاھُمْ فَاقْرِرْ عَیْنِیْ

بِکَ وَبِعِبَادَتِکَ وَاقْطَعْ عَنِّیْ لَذَّاتِ الدُّنْیَا

بِاُنْسِكَ وَالشَّوْقِ اِلٰى لِقَآئِكَ وَاجْعَلْ طَاعَتِكَ
فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِّنِّيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ
يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ وَاجْعَلْ
حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ
الْبَارِدِ اِلَى الْعَطْشَانِ وَاَسْقِنِيْ بِكَاسٍ مُّحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ شَرْبَةً لَا اَظْمَاءُ
بَعْدَهَا اَبَدًا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يکبار

دوگانہ صلوٰۃ توبہ شکراللہ: بقرأت سورۂ اخلاص
در ہر رکعتے پنج بار بگذارد و بعد از سلام گوید اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ
حَاجَتِيْ فَاعْطِنِيْ سُوَالِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ
ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمُ اِنَّہٗ لَنْ یُّصِیْبَنِیْ اِلَّا مَا کُتِبْتَ لِیْ وَرَضَا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یکبار

دوگانہ رضاء الوالدین : بقرأت آیۃ الکرسی یکبار وسورہٗ اخلاص سہ بار در ہر رکعتے بگذارد بعد از سلام گوید اَللّٰھُمَّ صَلَّیْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ وَ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَہَا لِوَالِدَیَّ فَاغْفِرْ لَہُمَا وَ تَجَاوَزْ عَنْہُمَا وَاَرْضِہِمَا وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یکبار

دوگانہ حرز :۔ بقرأت آیۃ الکرسی در اولی و آخر سورہٗ حشر در ثانیہ با اِخلاصین بگذارد و بعد از سلام گوید اَللّٰھُمَّ کَسِّرْ شَہْوَتِیْ عَنْ کُلِّ مُحَرَّمٍ وَاَزْوِ حِرْصِیْ عَنْ کُلِّ مَاثِمٍ وَامْنَعْنِیْ عَنْ اَذٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یکبار و آیۃ رَبَّنَا

اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار

صد بار اَکرِم مِنکَ فَارجُوہُ اَرحَمُ مِنکَ فَادعُوہُ اَسمَعُ

مِنکَ فَاُنَادِیَۃ اَقرَبُ مِنکَ فَاُنَاجِیہِ یَا کَرِیمُ یَا رَحِیمُ

یَا قَرِیبُ یَا مُجِیبُ اَجِب دَعوَتِی وَاقضِ حَاجَتِی اَللّٰھُمَّ

اِنِّیْ اَوَیْتُ اِلَیْکَ وَمَنْ آوٰی اِلَیْکَ فَقَدْ اُوِیَ اِلٰی رُکنٍ

شَدِیدٍ اِلٰھِی لَا رَبَّ لِی سِوَاکَ فَادعُوہُ وَلَا اِلٰہَ غَیرُکَ

فَارجُوہُ اَنتَ الرَّبُّ وَاَنَا العَبدُ وَالعَبدُ یُخطِی وَالرَّبُّ

یَعفُو سہ بار بیت

عفو کن آنرا کہ رضائے تو نیست

توبہ دہ از ہرچہ برائے تو نیست یکبار

لطیفہ بیست و ہشتم در نماز ضحیٰ

نماز ضحیٰ اقلش چہار رکعت است و اکثرش دوازدہ باید کہ در رکعت

اُولیٰ سورہ والشمس و در ثانیہ واللیل و در ثالثہ والضحیٰ و در رابعہ الم نشرح

بخواند بعد از سلام در سجدہ رود یَا وَهَّابُ ہفت کرت گفتہ سر بردارد و
اول و آخر درود گفتہ یَا تَوَّابُ گوید ۳۶۰ سہ صد و شصت بار اَللّٰهُمَّ اکْفِنِی
بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِی بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ صد بار
وَاَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِی قَلْبِی رَجَاكَ وَاقْطَعْ رَجَائِی عَمَّنْ سِوَاكَ
حَتّٰی لَا اَرْجُوْا اَحَدًا غَیْرَكَ اَللّٰهُمَّ مَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِی وَ
قَصُرَ عَنْهُ اَمَلِی وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَیْهِ رَغْبَتِی وَلَمْ تَبْلُغْهُ
مَسْاَلَتِی وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِی مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِیْنَ
وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِی بِهٖ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

سہ بار و النسب آنست کہ متصل اشراق گزارد و در روز جمعہ
البتہ دوازدہ رکعت بگزارد کہ مرویست کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم روز جمعہ دوازدہ رکعت گزاردہ است الموفق المستعان ہو اللہ

لطیفہ بیست و نہم در رسالہ زینت المفاتیح

کہ از مولفات حضرت شاہ عالم دام جلالہٗ است ہر جا کہ باشد روئے خود بسمت

روضۂ مقدسہ حضرت شاہی کردہ بخوانند وچوں محل دعائی مزید حیات و

ترقی درجات حضرت قطب العالم امیر سید برہان الدین ابو محمد

عبداللہ پیرو مرشد و استاد والد شاہ عالم پناہ رسد دامن خود

فراز کند و بیقین داند کہ بیت

زندۂ عشق نمردہ است و نمیرد ہرگز

لایزالی بود ایں زندگی دلم یزلی

و کلمۂ لازدیاد المحبۃ والشوق فی کل اعضاء ابدالاباد الی اللہ سہ بار گوید رسالہ

اینست

رسالہ زینت المفاتیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْمُسْتَعَانُ هُوَ اللّٰهُ اَلْمُسْتَعَانُ هُوَ اللّٰهُ اَلْمُسْتَعَانُ هُوَ اللّٰهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ مَخْصُوْصَۃً مُحَمَّدٍ [1]

[1] جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنے آنکھوں کو انگوٹھے سے بوسہ دے

بِن عَبدِاللهِ وَالصَّلوٰةُ عَلیٰ اَخَصِّ خَوَاصِ اللهِ المُعطِی سَبعًا مِنَ

المَثَانِی لِفَتحِ جَمِیعِ اُمُورِاللهِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ ھُدَاۃِ اللهِ

اَمَّا بَعدُ فَقَد قَالَ المُفتَقِرُ اِلیٰ اللهِ الرَّاجِی رُؤیَۃِ اللهِ مُحَمَّدُ[1]

بِن بُرھَان[2] بِن مَحمُود[3] بِن جَلَال الحَسَنِی البُخَارِی غَرِیبُ اللهِ

لَمَّا رَاَیتُ الفَاتِحَۃَ شَامِلَۃً عَلیٰ عَظمَۃِ اللهِ وَفَضلِ المُنعِمُ

عَلَیھِم مِنَ الاَنبِیَاۤءِ وَاَملَاکِ اللهِ وَعَلیٰ ثَوَابِ اَدوَاحِہِم

وَعَلیٰ الشُّفَعَاۤءِ حَوَائِجِ عِبَادِ اللهِ فَاخْتَرتُ ھٰذِہِ السُّورَۃِ

لِعَظمَتِہٖ اَحَدِیَّۃِ وَعَالِمِیَّۃِ وَقَادِرِیَّۃِ وَسَمِیعِیَّۃِ

وَبَصِیرِیَّۃِ وَمُرِیدِیَّۃِ وَمَالِکِیَّۃِ جَلَالِ اللهِ وَرُوحِ

حَضرَتِ اَفضَلَ وَاَطہَرَ مُحَمَّدٍ[4] رَّسُولُ اللهِ وَرُوحِ حَضرَتِ

مُشَرَّفِ وَمُطَہَّرِ وَمُعَطِّرِ جَمِیعِ الاَنبِیَاۤءِ وَالاَصفِیَاۤءِ

وَاٰلِ رَسُولِ اللهِ وَاَجَلِّیتِ حَضرَتِ جِبرِیلُ نَاصِرِ اَنبِیَاۤءِ

[1] ، [2] ، [3] چوں بہ اینجا رسد گوش خود گیرد یعنی از ابہام و سبابہ دست راست خود نرمہ گوش خود بگیرد ۱۲۔ [4] یہاں بھی انگوٹھے سے آنکھ پر بوسہ دے۔

اللّٰہ وَاَقْدَسِیَّۃِ حَضْرَتْ میکَائیلَ مُعِینِ اَہلِ طَاعَۃِ اللّٰہِ وَاَکْملیۃِ

حَضَرَتْ اِسرَافِیلَ اَلْمُنتَظِر لِاَمرِ اللّٰہِ وَاَشرفیّۃِ حَضرتْ عِزرَائیلُ

القَوِیِّ علیٰ حُکمِ اللّٰہِ وَاَقربِیَّتِہٖ وَاَکرمِیَّۃِ حَمَلَۃَ عرشِ اللّٰہِ

وَجَمِیعَ اِملاکِ اللّٰہِ وَرُوحِ حَضرتْ سَرْوَرِ اولیاءِ اَمیرِالمُومِنینَ

حَضرَتْ ابی بَکرِ نِ الصِّدیقِ تَقِیِّ اللّٰہِ وَرُوحِ حضرتْ اَمیرِالمُومنینَ

عُمَرِ الفَارُوقِ نَقِیِّ اللّٰہِ وَرُوحِ حَضرَتْ عُثمانَ ذی النُّورَینِ

ذَکِیِّ اللّٰہِ وَرُوحِ حَضرَتْ اَمیرِالمُومِنِینَ عَلِیِّ نِ المُرتَضیٰ وَلِیِّ اللّٰہِ

وَرُوحِ حَضرَتْ الاِمامِ السَّیِّدِ الحَسَنِ الاَمِینِ جوادِ اللّٰہِ وَرُوحِ

حَضرَتْ الاِمامِ السَّیِّدِ الحُسَینِ اَشرَفِ شُہَدَاءِ اللّٰہِ وَرُوحِ

حَضرَتْ الاِمامِ السَّیِّدِ زَینَ العَابِدِینَ اَلمُتَجَلِّی بِعِبَادَاتِ اللّٰہِ

وَرُوحِ حَضرَتْ اِمامِ السَّیِّدِ مُحَمَّدِ نِ البَاقِرِ مَعدَنِ عِلمُ اللّٰہِ

وَرُوحِ حَضرَتْ الاِمامِ السَّیِّدِ جَعفَرِ صَادِقِ نَجِیِّ اللّٰہِ وَرُوحِ

حَضَرَتْ الاِمامِ السَّیِّدِ المُوسیٰ الکَاظِمِ مَحبُوبِ اللّٰہِ وَرُوحِ

حضرتِ الامام السّیدِ علی بن الرضا رضوانِ اللہ وَروح حضرتِ
الامامِ السّیدِ محمدِ بن الجوادِ المتصفِ باخلاقِ اللہ وَروح
حضرتِ الامامِ الھادیِ السّیدِ علیِ حجتہ اللہ وَروح حضرتِ
الامامِ المرتضیٰ الاعظمِ السّیدِ جعفر جلیلِ اللہ وَروح
حضرتِ السّیدِ علی بن الاشقر جمیلِ اللہ وَروح حضرتِ
السّیدِ عبدُ اللہ ابن علیِ اسلامِ اللہ وَروح حضرتِ
السّیدِ احمدَ مقبولِ اللہ وَروح حضرتِ السّیدِ محمودُ
مختارِ اللہ وَروح حضرتِ السّیدِ محمدِ صفیُ اللہ وَروح
حضرتِ السّیدِ جعفر رحمتہ اللہ وَروح حضرتِ ابی المؤیدِ
السّیدِ علی مؤیدِ دین اللہ وَروح حضرۃِ السّیدِ جلالُ الدین
عظیمُ اللہ وَروح حضرتِ السّیدِ احمد بن الکبیر مشتاقِ اللہِ
وَروحِ حضرتِ قطبُ الاقطابِ اللہ وَعالم کنوزِ اللہِ

ئە ازیں محل گوش گیرد۔

وَھَادِیٔ طُرُقِ اللہ الشَّیخ جَلَالُ الحَقِّ وَالشَّرعِ وَالدِّین
مَخدُومِ جَہَانِیَانؑ المُخَاطِبْ بِخِطَابِ اللہِ وَرُوحِ حَضرَتُ
قُطبُ الاَقطَابِ اللہِ وَمُحِبِ فُقَرَاءِ اللّٰہِ وَمحرَمِ اسرَارِ اللّٰہِ
الشَّیخ نَاصِرِ الحَقِّ وَالدِّینِ السَّیِّدِ مَحمُودِ بن جلال اللّٰہ وَرُوحِ
حَضَرتِ قُطبِ الاَقطَابِ اللّٰہِ وَمَخزَنِ مُحَبَّۃِ اللّٰہ الشَّیخ صَدرُ الحَق
وَالدِّینِ السَّیِّدِ راجو مُظھِرِ دِینِ اللّٰہِ وَرُوحِ حَضرَت قُطبُ الاقطاب
اللّٰہِ وَمُفتیِ اَھلِ الشَّرِیعَۃِ وَالطَّرِیقَتِ وَالحَقِیقَۃِ وَمَعرِفَتِہٖ
اللّٰہِ الشَّیخ شَمسُ الحَقِّ وَالدِّینِ السَّیِّدِ حَامِدُ نُورُ اللّٰہِ وَرُوحِ
حَضَرت قُطبُ الاَقطَابِ اللّٰہِ وَمُبَیِّنِ مَعَانِیْ کَلَامُ اللّٰہ السَّیِّدِ
شَرَفُ الحَقِّ وَالدِّینِ المُتَھَدِی اِمَامِ اَفرَادِ اللّٰہِ وَرُوحِ حَضرَت
قُطبِ اَقطَابِ اللّٰہِ وَسُلطَانِ عُشَّاقِ اللّٰہِ وَحُجَّۃِ خَوَاصِ اللّٰہِ
السَّیِّدِ بُرھَانُ الحَقِّ وَالدِّینِ اَبِی مُحَمَّدَ عَبدُ اللّٰہ قُطبِ العَالَم

؎ یہاں بھی دونوں ہاتھوں سے کان پکڑے بقصد تعظیم

شیخ الشیوخ اللہ وروح حضرت موصل الطالبین مرشد
المسترشدین خاتم المجبوبین قطب اقطاب اللہ وسلطان
اولیاء اللہ ومعدن اشتیاق اللہ وسلالۃ رسول اللہ
سراج الحق والدین السید محمد بن عبد اللہ المخاطب
بشاہ عالم من عند اللہ وروح حضرت مرشد خلق اللہ
الھادی لعباد اللہ المخاطب بانت وزیری فی الدنیا والاٰخرۃ
الشیخ محیی ومیت الشیخ احمد المشھود بمیان مخدوم خلیفۃ
مجبوب اللہ وروح حضرت سید راجو الراجی الی اللہ وروح
حضرت السید احمد مقتول فی سبیل اللہ وروح حضرت
السید عبد الغفور مظھر غفران اللہ وروح حضرت السید
الحسن متجلی بجمال اللہ وروح حضرت المتخلق باخلاق اللہ
السید جلال ماہ عالم الفانی فی مراد اللہ وروح حضرت
النافع الخلق والواصل الی الحق والمجبوب المطلق نظام الدین

ابی الفتح السید محمد مقبولِ عالم آخر الاولیاء اللّٰہ
روح حضرتِ ولدِ محبوبِ اللّٰہ القاصدِ الی اللّٰہ جلال الدین
ابی البرکاتِ السیدِ محمد مقصودِ عالم غریبُ اللّٰہ وروح
حضرت المعرض عما سوا اللّٰہ والواصلِ الی اللّٰہ والہادی
لخلقِ اللّٰہِ السید عبدُ اللّٰہ محمد جعفر بدرِ عالم صفی اللّٰہ
وروح حضرت فانی فی الشیخ شاہ عالم محبوب اللّٰہ السید
محمد نظامُ الدین ابو الجد محبوبِ عالم حبیبُ اللّٰہ وروح
حضرت الصابر والشاکرِ ابی البرکات السید جلال الدین
محمد حمید عالم جمیل اللّٰہ وروح حضرۃ الواجدِ الماجدِ
السید صفی الدین ابی عبد اللّٰہ محمد جعفر مجید عالم
مشتاق اللّٰہ وروح حضرت کاملِ الکاملِ السید محمد
محمود عالم حمیدُ اللّٰہ وروح حضرت السید جلال الدین
ابو محمد عبدُ الشکور منظورِ عالم انوارِ اللّٰہ وروحِ حضرۃ

السَّیِّد اکمل الملۃِ وَالدِّین السَّیِّد موسیٰ المستغرق فی بحرِ
اشتیاق اللہ وروح حضرت اکمل الخلفاء قطب اقطاب اللہ الجامع
لجمیع کمالاتِ اولیاء اللہ المبشر ببشارۃ ولدی من حضرت رسولِ
اللہ سعدُ الملۃِ والشریعۃِ والطریقۃِ والحقیقۃِ والدین المخدوم
السَّیِّد سکندر محرم اسرار اللہِ وروح حضرتِ السَّیِّد آدم
المستغرق فی اشغالِ اللہ وروح حضرت رکن الدین صدرُ الحق
والدین ابی الفضل السَّیِّد محمد راجو المستقیم متابعۃِ حبیب
اللہ وروح حضرت المنقطع بالکلیۃِ الی اللہِ السَّیِّد عبدالرحمٰن
محبوب اللہ وروح حضرت السَّیِّد شیخ جو معدنِ کراماتِ اللہ
وروح حضرتِ السَّیِّد سکندر الثانی الجواد فی سبیل اللہ و
روح حضرت السَّیِّد آدم الثانی حامی دینُ اللہ وروح حضرت
شیخ جیو حادی فضلُ اللہ وروح حضرت آدم مفخرِ عبادِ اللہ

جب بزرگوں کا نام تمام کرے ہاتھ کانوں سے چھوڑ دے۔

در درج گذشتگانِ کُلّ کافّۃِ اَھلِ دینِ اللّٰہ کہ سر در خلوت نہادہ

اند مَع معرِفتۃِ اللّٰہ فاتحۃ کتابِ اللّٰہ الکافِیَۃُ الشّافِیۃِ لِعبادِ اللّٰہ

مَع اِخلاصِ اللّٰہ بخوانیم بتوفیق اللّٰہ مَع التّسمِیَّۃِ ھِیَ اٰیۃٌ مِن

کِتاب اللّٰہ اعُوذُ باللّٰہ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجیم بسم اللّٰہ الرّحمٰن

الرّحیم اَلحمد للّٰہِ ربّ العَالمینَ الرَّحمٰنِ الرَّحیم مالِکِ یوم

الدّین اِیّاکَ نعبُدُ وَاِیّاکَ نستعینَ اِھدِنا الصِّرَاطَ المُستقیمَ

صِرَاطَ الّذِینَ اَنعمتَ عَلیھِم غیر المَغضُوبِ عَلیھِم

وَلا الضّالّین اٰمین اٰمین اٰمین کنزِ اللّٰہ بسم اللّٰہ الرّحمٰن

الرّحیم قُل ھُوَ اللّٰہ اَحد اللّٰہُ الصّمَد لَم یَلِد وَلَم یُولَد

وَلَم یَکُن لَہٗ کُفُوًا اَحَد فِی التّنفِیہِ مَحَلَّہٗ صِفات ذاتِ اللّٰہ

از برائے مزید حیات و ترقی درجات حضرت قُطبِ اقطابِ اللّٰہ وَسُلطانِ

ؔ تین بار سورۂ اخلاص آہستہ آہستہ پڑھے تاکہ ختم قرآن کا ثواب ملے اور اس پر عمل ہوا ہے

ؔ جب یہاں پہنچے دامن پھیلا کر کان پکڑے۔

عُشّاقِ اللّٰہ وَ حُجّۃَ خواصِ اللّٰہ السّیِد برُہانُ الحق والدّین

قُطبُ العالَم شیخ الشُیُوخِ اللّٰہ ایضاً از برائے حیاتِ مزید وترقی

درجات حضرت قطب اقطابِ اللّٰہ وَ سُلطانِ اَولیاءَ اللّٰہ وَ

مَعدن اشتیاق اللّٰہ وَ سَلالۃِ رَسُولِ اللّٰہ السّیِد مُحمّد

شاہِ عالَم محبُوبِ اللّٰہ مَع جمیع اخوانِہ وَ اولادہ الطالبین

اللّٰہ تعالیٰ درَجاتِ وترَقی مُقامات المُومنینَ اِلی اللّٰہ وَ فتح

ونُصرتِ اِمامِ زمان رابا جمیع مومنینَ وَ مُومنات اللّٰہ وَ

سَلامتی رَاہِ مُسافِرانِ برّ و بحرِ القاصدینَ الی اللّٰہ ولا

ازدیادِ[1] المحبَّۃَ وَ التشوقِ فِی کُلِّ الاعضاءِ ابَدِ الآبادِ الی اللّٰہِ

وَ الحضوُرِ فِی عِبا داتِ اللّٰہ وَ الصّبرِ مَع الرِضاءِ لقضاءِ اللّٰہ

وَ الفہمِ مَع الحِلم فِی کَلامِ اللّٰہِ وَ التّوبۃِ النّصوُح قبلَ

لِقاءَ اللّٰہ لِجامِعِ ھٰذِہِ الفاتحۃِ مَع جمیع عِبادِ اللّٰہ تکبیر برارم

---

[1] فقرہ ولا ازدیادنا الی اللّٰہ سہ بار بخواند۔

مع اشتیاق اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لا اِلٰہ اِلّا اللہ و اللہ
اَکبر وَ اللہ اکبر وَ لِلّٰہِ الحمد علیٰ نعماءِ اللہ وَ علیٰ کمالِ خلقِ
نبیِّ اللہ مع عترتہٖ صلوٰاتِ اللہ اللّٰھُمَّ صلِّ علیٰ محمدٍ وَ
علیٰ اٰلِ محمدٍ وَ بارِکْ وَ سلِّم ھُوَ رحمۃِ اللہ وَ اتّحفتہٗ
لِحضرت زینۃِ عبادِ اللہ وَ کبدِ محبوبِ اللہ وَ اعتمادِ عُصاۃِ
اللہ وَ امنۃِ جمیعِ خلقِ اللہ وَ ابنِ حُسین بن علی ابی الحسنین
ابن عمِّ رسولِ اللہ الخلیفۃِ الحقِّ الیٰ بلادِ اللہ المشہور
بحضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وَ سمّیتہٗ
بزینۃِ المفاتیحِ کنزِ اللہ ؛

لطیفہ سی ام در مناقب شاہی

مناقب شاہی قدس سرہٗ کہ از مواہب الٰہی است بایں طریق بخوانند علی الخصوص
والخلوص از برائے تابش علمہائے محبّیت وتجلی جلوہ ہائے تازہ در سر
اوقات محبوبیت فی مقعدِ صدقٍ عندَ ملیکٍ مقتدرٍ

روحانیت حضرت شیخنا و شیخ العالم وارث لیلۃ القدر و اسم الاعظم العالم[1] بالعلوم اللدنیہ العارف بالمعارف الحقانیہ المتجلی بالصفات البسۃ المتعرض للنفخات القدسیۃ المستعد للفیوض الالٰھیۃ الحامل الاسرار الربانیۃ کاشف اسرار الشرعیۃ والطریقۃ ساتر الانوار المعرفت والحقیقت سید السادات سند اھل السعادات جامع المناقب والکرامات صاحب الخلافت والسجادات الامجد الممجد سمی حبیب اللہ الصمد مرشد نادر شد الدھر ھادی العصر سلطان العارفین برھان العاشقین مغبوط المعشوقین خاتم المحبوبین فخر الموحدین مطلوب الطالبین نتیجۃ الائمۃ السادات سلالۃ رسول اللہ الملک الوھاب المشھور فی العالم بالعلم والکرامۃ نور روضۃ الارشاد والامامۃ پناہ

[1] اس کو تین دفعہ پڑھے اور ہر بار گردن کو سینہ کی طرف ذرا جھکا دے۔

عَالمیَان شَاہ جَہَانیان راہ نماء گنہگاران کارکشای بیکاران

دستگیر درماندگان چارہ ساز بےچارگان ہمراز خلعت پوش دَنیٰ فَتَدَلّٰی

فَکَانَ قَابَ قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ حال اویا محبوب مَا

اَمسَکَ قَالَ لیلیٰ قالِ اومَا ینطِقُ عَنِ الھَوٰی اِن ھُوَ اِلَّا

وَحیٌ یوحیٰ شمسِ اَھلِ بَیت رَسُول فَلَذَّۃ کَبِدِ البُتول

آن سیدآن سرورآں بہتران مہتر فرمانروای اہل فرش مسند و متکائے

اوستون[۱] عرش و محط رحال قوافل الامال مغبوط المکمل من اہل الکمال

مرات ذات والصفات والاسماء والافعال المتحلی تجلیات الجمال المخلص عن

سطوات الجلال وارث دولت المحمدیہ نائب المملکتہ الاحدیتہ الذی کلت

الالسن عن بیان صفتہ والخیرت العقول عن کنہ معرفت عروس حجلتہ الحق

وارث ختمیتہ المطلق سلطان الاولیاء مالک رقاب الامم سراج الدین ابی البرکات

السید محمد شاہ جہانیان ثم شاہ عالم[۲] مد اللہ ظلال جلالہ و بلغنا فتوحات جمالہ وا

---

[۱] اس جگہ دامن فراز کند و گوش رابگذارید [۲] تین دفعہ نام لے اور گردن کو خم کرے اور کان بھی پکڑے۔

وصل الینا فیوض احواله وصلی الله تعالیٰ علیه وسلم علیٰ محمد وآله فاتحه بخوانیم۔

لطیفه سی ویکم — در توبه بر روضه حضرت شاهی

وقت توجه سر بر زمین نهد چنانکه از سجده ممتاز باشد بنشیند تحت درود سه بار

وسوره فاتحه بالتسمیه یک بار وآیة الکرسی تا خالدون ۳ سه بار وآیة العرش

۳ سه بار واذا زلزلت الارض یکبار و الهٰکمُ التکاثر یک بار وقل هو الله

احد هفت بار و درود سه بار خوانده وزمین بوس کرده پس بازگردد و فاتحه

دیگر کَذَالِکَ فِی کُلِّ ذَالِکَ برای اولاد صوری ومعنوی شاه عالم

خصوصاً سیدی والدی پیر دستگیر امیر سید جلال الدین محمد الحسینی ماه

عالم بن حضرت سید حسن قدس الله روحه ورزق لنا فتوحه بخواند چون

از روضه برآید خارج دروازهٔ صدفی ایستاده بجانب قبور جمعی که بسعادت

جوار مزار مشرف اندر رو کرده گوید اَلسَّلَامُ عَلیٰ اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤمِنِیْنَ

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللهُ الْمُتَقَدِّمِیْنَ مِنَّا وَالْمُتَاخِّرِیْنَ وَاِنَّا

اِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالیٰ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ

یکبار فَلِلّٰہِ الحَمدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الاَرضِ رَبِّ العَالَمِینَ وَلَہُ الکِبرِیَاءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَھُوَ العَزِیزُ الحَکِیمُ لِلّٰہِ الحَمدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الاَرضِ رَبِّ العَالَمِینَ وَلَہُ العَظَمَۃُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَھُوَ العَزِیزُ الحَکِیمُ لِلّٰہِ المُلکُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الاَرضِ رَبِّ العَالَمِینَ وَلَہُ النُّورُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ العَزِیزُ الحَکِیمُ سہ بار

اَللّٰھُمَّ اجعَل ثَوَابَھَا ھٰذِہِ المَزَارَاتِ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِین

یک بار

لطیفہ سی و دوم

در مذاکرۂ علمی

وقت مذاکرہ نیک ملاحظہ کند کہ اظہار نفسانیت نشود و اگر در مقام افادہ بود و کسے از علوم چیزی طلب کند و خود میدانستہ باشد از و دریغ ندارد و اگر کسے از تفسیر و حدیث و فقہ تصوف بخواند خوشحال و راضی تر باشد و اگر در حالت استفادہ بود از استعلام مجہول ننگ نہ کند و

خود پرستی را راہ ندہد و از ہر کس استفادہ نماید و در تشخیص سخن تساہل کند
و در تفتیش و تنقید حواشی و شرح کد نماید و سخنی را مجمل نہ گذارد و در
غنی و فقیر از حیثیت غنا و فقر فرق نہ کند و بے ضرورت مذاکرہ بزبانِ
ہندی نہ کند و تصحیح بیت را مقدم دارد و در وقت شروع بعد از درود
و تسمیہ گوید سُبحَانَكَ لَا عِلمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمتَنَا اِنَّكَ انت العَلِيمُ
الحَكِيمُ و اگر کسے حدیث شریف خواند وقت افتتاح گوید اَلحَمدُ
لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ اَکمَلَ الحَمدُ عَلیٰ کُلِّ حَالٍ وَ الصَّلٰوۃ
وَ السَّلَامُ المَاتَمانِ الاَکملَانِ علےٰ سَیِّدِ المُرسَلِین کُلَّمَا
ذَکَرَہُ الذَّاکِرُون وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَن ذِکرِہِ الغَافِلُون اَللّٰھُمَّ
صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ سَائِرِ النَّبِیِّنَ وَالمُرسَلِین وَ
اٰلِ کُلِّ سَائِرِ الصّٰلِحِینَ و جمیع المومِنِین نِھَایَتہ مَا یَنبَغِی
اَن یَّسئَالَہُ السَّائِلُون رضی اللہ تعالیٰ عَنِّی و عنکم و غَفَرَ اللّٰہ
لِی وَ لَکُم در اختتام اَللّٰھُمَّ استُر عَورَاتِنَا وَ اٰمِن رُوعَاتِنَا

مَنَنْتَ بِهٖ فَتَمِّمْهُ وَمَا اَنْعَمْتَ بِهٖ فَلَا تَسْلُبْهُ وَمَا سَتَرْتَهٗ

فَلَا تَهْتِكْهُ وَمَا عَلِمْتَهٗ فَاغْفِرْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

و از عبارت حدیث شریف کلمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم اندکے بلند

تر گوید و در ختم مجلس گوید سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ

اجْعَلْنِيْ خَيْرًا مِّمَّا يَظُنُّوْنَ وَاغْفِرْ لِيْ مِمَّا مَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنِيْ

مِمَّا يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ

رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ یکبار

لطیفہ سی و سوم در طعام آب

وقت طعام خوردن متوجہ بشکر منعم حقیقی جل جلالہ و نعم نوالہ باشد و

چون خادم طشت و آفتابہ آرد بعد از دست شستن گوید طَهَّرَكَ اللّٰهُ

مِنَ الذُّنُوْبِ وَبَرَّاكَ مِنَ الْعُيُوْبِ و مہم اہم در اکل طعام آنست

کہ حلال بود دبے اسراف بذکر خوردہ شود پائے چپ بگستراند و بروے نشیند

دپائے راست ایستادہ دارد مگر پیش بزرگان کہ بدو زانو باید نشست

و در آغاز خوردن گوید اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ

طَیِّبْ اَرْزَاقَنَا وَحَسِّنْ اَخْلَاقَنَا وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنْ کَانَ حَلَالٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ

لَنَا فِیْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ

الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْمُعَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ

الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ اگر در ہر لقمہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم گوید و در فرو

بردن اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اولیٰ باشد و بعد از فراغ گوید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ

حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنَا

فِیْ طَاعَتِکَ وَلَا تَسْتَعْمِلْنَا فِیْ مَعْصِیَتِکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

جَعَلَنِی مِمَّن یَّجِدُ وَ یَشتَهِی لَا یَجِدُ وَرُبَّ وَاجِدُ وَلَا یَشتَهِی

اَللّٰهُمَّ اَطعِمنَا خَیرًا مِنهُ وَ اگر شیر باشد اَللّٰهُمَّ اَطعِمنَا

خَیرًا مِنهُ وزِدنَا اَنفَعنَا مِنهُ واگر مهمان باشد بمیزبان گوید

اَفطَرَ عِندَکُمُ الصَّائِمُونَ وَاَکَلَ طَعَامَکُم الاَبرَارُ وَصَلَّت

عَلَیکُمُ المَلَائِکَةُ وَنَزَلَت عَلَیکُمُ الرَّحمَةُ وکَثَّرَ اللّٰه تعَالیٰ

خَیرَکُمْ اٰمِینَ وچون آب خورد در آب نگرد و بسه دم خورد قبل از

دم نخُست گوید بسم اللّٰه وبعد ازان الحَمدُ للّٰه وقبل از دم

ثانی بسم اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحیم وبعد ازان اَلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالمِین

الرَّحمٰن الرَّحیم و بخادم خطاب کند سَقَاکَ اللّٰه تعَالیٰ مِن حَوضِ

اَلکَوثَر وگوید اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی سَقَانَا مَاءً عَذبًا فُرَاتًا بِرَحمَتِهٖ

وَلَم یَجعَلهُ مِلحًا اُجَاجًا بِذُنُوبِی اَللّٰهُمَّ اجعَلهُ

عَونًا عَلیٰ طَاعَتِکَ وَلَا تَجعَلهُ عَونًا عَلیٰ مَعصِیَتِکَ

بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِین یک بار

لطیفہ سی و چہارم در نماز فی زوال

وقتِ زوال بعد از اسباغِ وضو یَا قُدُّوس صد بار گفتہ چہار رکعت بگذارد و ہر رکعتی آیۃ الکرسی تا خالدون یکبار و سورۂ اخلاص ۳ بار بخواند و بعد از سلام گوید اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ الدَّوْلَۃِ وَمِنْ غَلَبَۃِ الشَّقَاوَۃِ عَلَی السَّعَادَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ بَرَکَۃً فِی الْعُمْرِ وَالرِّزْقِ وَنَجَاۃً مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یکبار

لطیفہ سی و پنجم در نماز ظہر

نماز وقت ظہر چہار رکعت است بقرأت چہار قل بگذارد و بعد از سلام گوید اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ وَبِکَ تَذَلَّلْ عَلَیْکَ وَحُجَّتُنَا نِعْمَتُکَ عَلَیْنَا لَا عِلْمُنَا وَثِقَتُنَا کَرَمُکَ لَا اَمَلُنَا عَفْوُکَ لَیَسْتَغْرِقُ الذُّنُوْبَ وَرِضْوَانُکَ یَسْتَغْرِقُ الْاٰمَالَ وَلَوْلَا اَنَّکَ بِالْعَفْوِ تَجُوْدُ لِمَا کَانَ عَبْدُکَ بِالذَّنْبِ

بعودعافنا اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین

یکبار و آیۃ توجہ و غیر آں از انچہ در شروع فریضۂ فجر مذکور شد رعایت

نمودہ شروع در فریضۂ ظہر نماید بعد از سلام دو رکعت سنّت باخلاصین

بگزارد و چہار رکعت دیگر بقرآت اذا زلزلت و العادیات القارعہ

الھٰکُمُ التکاثر بگذارد بعد ازاں انچہ از لطیفہ اذکار فاطمیہ تا لطیفہ

توسل مذکورست بعمل آرد یکبار

لطیفہ سی و ششم در تلاوت

تلاوتِ کلام اللہ المجید با برکت در ابتدا بگوید اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ

الشَّیطَانِ الرَّجِیم وَمِن ھَمزِہٖ وَنَفخِہٖ وَنَفثِہٖ و ابتدا

از روز جمعہ کند و اگر در ہر ہفتہ ختمی قرآن میسر نشود در دو ہفتہ ختم

کند اَقلش آنکہ در ماہی ختم کند و باید کہ وظیفہ تلاوت ازیں کمتر نباشد و

بر آخر آیت وقف کند و حروف مدار تمام کشد و بہ ترتیل و تفصیل

بہجتہ قلب صدق خواند و باید کہ در اثنار تلاوت معنی الفاظ قرآن

را حدیث نفس خود گرداند و انیست یکی از اعاظم اسباب احتیاج
مزید بتعلیم علوم عربیہ و در سجدہ اولی بعد از تسبیح بگوید اَللّٰھُمَّ
لَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَکَبِّرِیْنَ وَجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ السَّاجِدِیْنَ
و در سجدہ دوم اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ سَاجِدًا خَاشِعًا و در سجدہ
سویم اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ السَّاجِدِیْنَ غیر الْمُتَکَبِّرِیْنَ
و در سجدہ چہارم اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْخَارِیْنَ لِلْاَذْقَانِ وَ
الْبَاکِیْنَ وَالْخَاشِعِیْنَ لَکَ و در سجدہ پنجم اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
مِنَ الْخَارِیْنَ السَّاجِدِیْنَ الْبَاکِیْنَ مِنْ خَشْیَتِکَ و در
سجدہ ششم اَللّٰھُمَّ اکْرِمْنِیْ لِطَاعَتِکَ وَلَا تُھِنِّیْ بِمَعْصِیَتِکَ
و در سجدہ ہفتم اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ السَّاجِدِیْنَ بِرَحْمَتِکَ
وَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ النَّافِرِیْنَ مِنْ اَمْرِکَ و در سجدہ ہشتم
اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ عَنْ مُخَالَفَةِ اَمْرِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ السَّاجِدِیْنَ
الْمُطِیْعِیْنَ و در سجدہ نہم اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ السَّاجِدِیْنَ

المُسَبِّحِينَ الحامِدِينَ غَيرَ المُتَكَبِّرِينَ و در سجده دہم اَللّٰهُمَّ

اجْعَلنِی مُستَغفِراً مُتَواضِعاً راكِعاً منيبا در سجده

یازدہم اللّٰهُمَّ اجعلنی مُسَبِّحِينَ الناشِطِينَ الرّاغِبِينَ

فِي طَاعَتِكَ غيرَ السّاٰمِينَ و در سجده دوازدہم اللّٰهُمَّ

اجعلنی مِنَ السّاجِدِينَ العَابِدِينَ و در سجده سیزدہم

اللّٰهُمَّ اجعَلنِي مِنَ السّاجِدِينَ و در سجده چہار دہم

اللّٰهُمَّ اجعلنی سَاجِدا لَكَ مُقَرَّباً عِندَكَ وچون

ختم تمام کند سوره فاتحه واوائل سورة البقر تا مفلحون بخواند که

گفته اند اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الحَالَ المرتحِل بگوید اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّم اَلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ اَلحَمدُ

لِلّٰهِ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ وجَعَلَ الظُّلُمَاتِ والنُّورَ

ثُمَّ الَّذِی كَفَرُوا بِرَبِّهِم يَعدِلُونَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ

كَذَبَ العَادِلُونَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ بِاللهِ وَضَلُّوا ضَلَالاً بَعِيداً

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کَذَبَ الْمُشْرِکُوْنَ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمَجُوْسِ
وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالصَّابِئِیْنَ وَمَنْ دَعٰی لِلّٰهِ وَلَدًا
اَوْ صَاحِبَةً اَوْ شَرِیْکًا اَوْ مِثْلًا اَوْ سَمِیًّا اَوْ عِدْلًا فَاَنْتَ
رَبَّنَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ تَتَّخِذَ شَرِیْکًا فِیْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْكِ
وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا
وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْکِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا
قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصَّالِحَاتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا
مَّاکِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَتِ
وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ
مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ
الْغَفُورُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰى
ءَاللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ بَلِ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَاَحْكَم
وَاَكْرَمُ وَاَعْظَمُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهٗ وَاَنَا عَلٰى
ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
جَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ
مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ وَافْتَحْ
لَنَا بِخَيْرٍ وَبَارِكْ لَنَا فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا بِالْاٰيَاتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

یک بار بخواند

لطیفہ سی و ہفتم در مطالعہ کتب مفیدہ

در طریق تحصیل معرفت و محبت خداوند متعال اجتناب از ارباب
نقص، وَ اختیار خدمت و صحبتِ اہل کمال است قال اللہ تعالےٰ
کُونُوْ مَعَ الصَّادِقِینُ چون این عزیزان درگاہ تائنیان حضرت
الہ مانند کبریتِ احمر از چشم ما پوشیدہ اند و از شومی شرور انفس و سیآت
اعمال ما گناہگاران ضایع روزگار در اخفائے جمال خود کوشیدہ
دریں وقت مطالعہ کتب ایشان خالی از منفعتے نباشد۔ بیت

چونکہ گل بگذشت گلشن شد خراب
بوئے گل را از کہ یابیم از گلاب

بعد از مطالعۂ کتب خانوادہ اصل از کتب عربی قوت القلوب شیخ
ابی طالب مکی و تعرف شیخ ابی اسحاق کلابادی و رسالہ قشیریہ شیخ ابی القاسم
قشیری و احیاء العلوم بلکہ اکثر مصنفات حجۃ الاسلام غزالی و آداب المریدین

شیخ الاسلام ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی وجمیع مصنفات

شیخ الشیوخ العالمین شہاب الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغایت

مفید رست لَاسِیَّمَاً عوارف المعارف کہ درین سلسلہ علیہ نبویہ مدار

علیہ است واز نسخ فارسی مانند کشف المحجوب شیخ علی ہجویری و

مرصاد العباد کہ از تالیف شیخ نجم الدین دایہ ومصباح الہدایۃ شیخ

محمود کاشانی ومکاتب مولانا قطب محی واز سخنان مشائخ ہند مکتوبات

شیخ شرف الدین منیری وفوائد الفواد امیر حسن دہلوی وشمائل الاتقیا

رکن دبیر ورسائل شیخ نور مناسب حال مرید رست خصوصاً خاتمۃ الاداب

سید محمد گیسودراز کہ گویند خاتم المحبوبین سید محمد شاہ عالم دام جلالہ

آنرا باخود میداشتند قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم ورزق لنا فتوح آمالہم

لطیفہ سی وہشتم در نماز عصر

وقت عصر چہار رکعت است بقرأۃ سورۃ العصر ویل لکل والم ترا

لایلاف قریش بگذارد وبعد از سلام گوید اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ العَفْوَ

وَالعَافِیَۃَ وَالمَعَافَاتِ فِی الدُّنیَا وَالآخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیمٌ تُحِبُّ العَفوَ فَاعفُ عَنَّا بِکَرَمِکَ یَا اَکرَمَ الاَکرَمِینَ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ وآیہ توجہ وغیرہا را رعایت کردہ شروع در فریضہ عصر نماید و بعد از سلام آنچہ در دوازدہ لطیفہ مذکور مسطور است بنمطی کہ در ظہر مثبت گشت بعمل آوردہ مسبعات عشر مع مستغاث عشر بخواند و باللہ التوفیق

لطیفہ سی و نہم — در قرأت عم بالتسمیہ

بعد از عصر مہم اہم داند و ہر کہ چہار بار سورۂ عم بخواند خدائی تعالیٰ خلعت محبت خود او را کرامت کند و اگر چہار بار در وقت گنجائش نداشتہ باشد یک بار از دست نہد قَالَ بَعضُ المَشَائِخ مَالَا یُدرَکُ کُلُّہٗ لَا یُترَکُ کُلُّہٗ۔

لطیفہ چہل — دربیان مفاتیح خزائن اللہ

در رسالہ مفاتیح خزائن اللہ گویند در ۸۵۱ھ احادی و خمسین و ثمانیۃ

حضرت شاہ عالم خلد اللہ ظلہٗ بتالیف این رسالہ ملہم شدند و دوازدہ
سال در خلوت حضور مع اللہ بایں توسل مینمودند و بکسی ظاہر
نمیفرمودند تا آنکہ بتاریخ بلبیت و ہفتم رجب ثلاثہ و ستین و ثمانیہ
۸۶۳ھ کہ باظہار آن مامور شدند بر بعضے اصحاب خلوت مثل شاہ
محمد زاہد مرید و برادر و پیش نماز و میان مخدوم کہ در سائر خلف
شاہی ممتاز بودند املا فرمودند بحضور دل بخواند و کلمہ اَللّٰهُمَّ
اِستَجِبْ دُعَانَا مَعَ رِضَاكَ وَازدِیَادَ مُحَبَّتِكَ وَ مُحِبَّتِ
حَبِیبِكَ سہ بار گوید و رسالہ مفاتیح خزان اللہ اینست

رسالہ مفاتیح خزائن اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَیْکَ
فَقُلْتَ لَہٗ اَنَا حَسْبُکَ وَنَحْمَدُکَ وَنُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّکَ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِ رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِ
رَحْمَتِکَ اَمَّا بَعْد فَقَدْ قَالَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ
وَابْنِ اُمَّتِکَ وَضَعِیْفُکَ وَنَحِیْفُکَ وَعَاجِزُکَ وَفَقِیْرُکَ
وَغَرِیْبُکَ وَسَائِلُکَ وَعُرْیَانُکَ وَتُرَابُ اَقْدَامِ
عِبَادِکَ وَالرَّاغِبُ عَنْ اَبْوَابِ غَیْرِکَ وَمَعْدِنِ
مَعْصِیَتِکَ وَالرَّاجِیْ بِغَیْرِ الْاِسْتِحْقَاقِ رَحْمَتِکَ وَ
الْمُضْطَرُّ اِلٰی اِجَابَتِ دُعَائِکَ وَغُلَامِ نَبِیِّکَ وَمَمْلُوْکِ
اَھْلِ بَیْتِ حَبِیْبِکَ وَالطَّالِبُ بِغَیْرِ الْعَمَلِ جَنَّتَکَ

و المرید لغیر دولتک قصد محمد بن برهانک اللهم
اجعلنی مستجاب مستمر ودعوتک لما ادرکت فی قلبی
کثرات الذنوب وقلت الاخلاص و عدم لو کل
استعبدات دعوتی مستجاب الی حضرتک فلابد
من جمیع ھذ التوسل المتبرک المعظم المفتح لخزائن
رحمتک کما قلت فی کلامک یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ
وابتغوا الیہ الوسیلة وانزلت فی کلامک قولوا امنا
باللہ وما انزل الی ابراھیم واسماعیل واسحق
ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی
النبیون من ربھم وقلت ادعونی استجب لکم
سمیتہ بمفاتح خزائنک وتحفتہ لحضرت ارواح
جمیع انبیاءک صلوٰت اللہ علیھم اجمعین اللھم
صل علیٰ محمدک وعلیٰ اباء محمدک وعلیٰ امھات

مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی اَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَجَمِیْعِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ
وَعَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ صَدَّقَ مُحَمَّدًا ﷺ وَعَلٰی عُمَرَ مُحِبِّ
مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی حُسَیْنٍ قُرَّۃِ عَیْنِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی عَبَّاسِ
صِنْوِ اَبِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی حَمْزَۃَ عَمِّ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی الْاِمَامِ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ سِرَاجِ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی الْاِمَامِ مَالِکِ
ابْنِ اَنَسٍ شَمْسِ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی الْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ
قَمَرِ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی الْاِمَامِ اَحْمَدَ ابْنِ حَنْبَلٍ نَجْمِ
اُمَّتِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ذَاتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ صِفَاتِکَ
اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ اَسْمَائِکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ عَالِمِیَّتِکَ اَللّٰھُمَّ
بِحَقِّ قَادِرِیَّتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ سَمِیْعِیَّتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ
بَصِیْرِیَّتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُرِیْدِیَّتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ
حَلِیْمِیَّتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ کَرِیْمِیَّتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ
وَھَّابِیَّتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مَالِکِیَّتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ خَالِقِیَّتِکَ

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ رحمانیتِکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ رحیمیّتِکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ
غفورِیّتِکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ رزاقیّتِکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ غفاریّتِکَ
اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ صمدیّتِکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ رُبُوبیّتِکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ
وَحدانیّتِکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ فردانیّتِکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ ازلیّتِکَ
اَللّٰهُمَّ اَبدیّتِکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ جوادیّتِکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ
مَوجودِیّتِکَ اَللّٰهُمَّ بِحُرمَتِ مُحَمَّدٍکَ اَللّٰهُمَّ بِحُرمَتِ
رَسُولِکَ وَعظمتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰهُمَّ بِحُرمَتِ نَبِیّکَ
وَشوقِہٖ وَمُحبّتِہٖ اِلَیکَ بِحُرمَتِ حَبِیبِکَ وَغِنائِہٖ
وَفقرِہٖ اِلَیکَ اَللّٰهُمَّ بِحُرمَتِ مَحبُوبِکَ وَکَلَامِہٖ
وَخشیتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰهُمَّ بِحُرمَتِ اَحمدِکَ وَحسنتِہٖ
وَجُودِہٖ واخلاصِہٖ اِلَیکَ اَللّٰهُمَّ بِحُرمَتِ مُمَجّدِکَ
وَمَقاماتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰهُمَّ بِحُرمَتِ قاسِمِکَ وَحضورِہٖ
وَعِبَادَاتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰهُمَّ بِحُرمَتِ مَحمُودِکَ وَعِلمِہٖ

وَحِلمِهٖ وَخُلقِهٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ اَمجَدِ لَکَ
وَجِھَادِہٖ وَعِرفَانِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ اَنبِیَائِکَ
اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ اٰدَمِ صَفِیِّکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ بُکَائِہٖ
وَعِجزِہٖ وَتَاَسُّفِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ اِنَابَتِہٖ لِعَدَ
ظُھُورِ ذِلَّتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ اِستِغفَارِہٖ وَ
خَشیَتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ حَمدِہٖ وَشُکرِہٖ لِعَدَ
قُبُولِ تَوبَتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ شِیث وَجِھَادِہٖ
لِاِظھَارِ دِینِکَ اَللّٰھُمَّ نُوحٍ وَحِلمِہٖ وَنَصِیحَتِہٖ وَ
دَعوَتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ اِبرَاھِیمَ خَلِیلِکَ
اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ سَخَاوَتِہٖ وَحِلمِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ
بِحُرمَتِ تَوَکُّلِہٖ وَاِنقِیَادِہٖ مَعَ الرِّضَآءِ فِی اَمرِکَ
اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ اِسمٰعِیلَ ذَبِیحِکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ
صَبرِہٖ وَصِدقِہٖ فِی رِضَاکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ اَیُّوبَ

وَصَبرِہٖ وَاشتِیَاقِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ بُکَائِہٖ وَ
مَشَقَّتِہٖ وَاخلَاصِہٖ وَعِشقِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ
حَظِّ عِبَادَاتِہٖ وَرِضَائِہٖ فِی قَضَائِکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ
مُوسٰی کَلِیمِکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ رِجَائِہٖ وَخَوفِہٖ
وَقُوَّتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ طَلَبِہٖ وَفِرَاقِہٖ
وَمُحَبَّتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ بُکَائِہٖ وَاِفَاقَتِہٖ
وَتَوبَتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ شُعَیبَ وَبُکَائِہٖ
اِلٰی رُوئیَتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ اشتِیَاقِہٖ وَدَوَامِ
لَذَّتِہٖ فِی وَجھِکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ عِیسٰی رُوحِکَ
اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ رِفعَتِہٖ وَطَھَارَتِہٖ وَغِنَائِہٖ
وَفَقرِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ مُتَابَعَتِہٖ لِشَرِیعَۃِ
نَبِیِّ رَحمَتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ مَلَائِکَتِکَ اَللّٰھُمَّ
بِحُرمَتِ جِبرَئِیلَ وَخَشیَتِہٖ وَقُربِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ

بِحُرْمَتِ مِیکائیلَ وَاخلاصِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ
اِسرافیلَ وَقوّتِہٖ وَخوفِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ
عِزرائیلَ وَانقیادِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ اَولیائِکَ
اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ اَصفیائِکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ عُشَّاقِکَ
اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ عِبادِکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ زُھّادِکَ
اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ اَتقیائِکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ عُلَمائِکَ
اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ اَبدالِکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ اَوتادِکَ
اَللّٰھُمَّ اَبی بَکرِنِ الصِّدِّیقِؓ وَصِدقِہٖ وَشوقِہٖ
اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ عُمَرَؓ وَعَدلِہٖ وَمُحَبَّتِہٖ اِلَیکَ
اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ عُثمانَؓ وَسَخاوتِہٖ وَحَیائِہٖ اِلَیکَ
اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ عَلیؓ وَشجاعتِہٖ وَعِلمِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ
بِحُرْمَتِ حِلمِہٖ وَاخلاصِہٖ وَعِشقِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ
حَسَنِ الحَاجِ فی سبیلِکَ مَاشِیًا عِشرِینَ مَرَّتٍ

وَ الجنائب تقادمعہ لقصدِ زیارتِ کعبتکَ

اللّٰھُمَّ بحرمتِ حسین وَ شہادتہٖ وَ مرتبتہٖ الیکَ

اللّٰھُمَّ بحرمتِ ذالکَ الشّہیدِ المظلومِ المرحومِ

المغفورِ الیکَ اللّٰھُمَّ بحرمتِ قتلہٖ فی یومِ عاشوراءَ

فی ارضِ کربلاءِ وھی قبرہ ارموسٰی وَ بلائکتکَ

اللّٰھُمَّ بحرمتِ السّیّدِ الامامِ زینُ العابدینَ

وَ عباداتِہٖ الیکَ اللّٰھُمَّ بحرمتِ السّیّدِ الامام

محمّد بن الباقرِ وَ علمِہٖ الیکَ اللّٰھُمَّ بحرمتِ السّیّد

الامامِ جعفر الصّادقِ وَ صِدقِہٖ الیکَ اللّٰھُمَّ بحرمتِ

السّیّدِ الامام موسٰی الکاظمِ وَ حلمِہٖ الیکَ اللّٰھُمَّ

بحرمتِ السّیّدِ الامامِ علیّ بن الرضیٰ وَ رضائِہٖ الیکَ

اللّٰھُمَّ بحرمتِ السّیّدِ الامامِ محمّد بن الجوادِ وَ خلقِہٖ

الیکَ اللّٰھُمَّ بحرمتِ السّیّدِ الامامِ الھادِی

السیّد علی و ہدایتہ الیک اللّٰھم بحرمت الامام
المرتضیٰ الامام عظمہ السیّد جعفر و شوقہ الیک
اللّٰھم بحرمت السیّد علیؔ الاشقر و جمالہ و
حسنہ الیک اللّٰھم بحرمت السیّد الامام عبداللہ
و حضورہ عباداتہ الیک اللّٰھم بحرمت السیّد
احمد و حمدہٗ الیک اللّٰھم بحرمت السیّد محمود و
اخلاصہ الیک اللّٰھم بحرمت السیّد محمدؐ و
خلقہ و جودہ الیک اللّٰھم بحرمت السیّد جعفر و
خلقہ و جودہ و فضلہ الیک اللّٰھم بحرمت الی
المؤیّد السیّد علی و قوتہ الیک اللّٰھم بحرمت
السیّد جلال الدین البخاری و مقاماتہ و شوقہ
الیک اللّٰھم بحرمت السیّد احمد کبیر و عشقہ
الیک اللّٰھم بحرمت السیّد جلال الحق و الشرع

وَالدِّینِ النُّجَارِی مُخدُومِ جہانیانِ وَعِلْمِہٖ وَسَخَاوَتِہٖ
وَتَوَاضُعِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ السَّیِّدِ صَدْرِ الدِّیْنِ
رَاجُو وَخَوفِہٖ وَرَجَائِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ السَّیِّدِ
شَمْسُ الدِّینِ حَامِدِ بْنِ مَحْمُود تَبَحُّرِہٖ وَاِسْتِغْرَاقِہٖ
اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ السَّیِّدِ شَرَفِ الحَقِّ وَالدِّیْنِ
المَشْھَدِی وَسَمَاعِہٖ وَمَرْتَبَتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ
بِحُرْمَتِ بُرْھَانِ الحَقِّ وَالشَّرْعِ وَالدِّیْنِ النُّجَارِی
مَدَّ اللہ عُمْرَہٗ وَمَقَامَاتِہٖ اِلَیکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِکَ
مَحْبُوبِکَ وَصَفِیِّکَ وَقُرَّۃِ عَینِ نَبِیِّکَ المُخَاطَبُ
مِنْ حَضْرَتِکَ السَّیِّد مُحَمَّد شَاہ عَالَم وَعِشْقِہٖ وَمَحَبَّتِہٖ
وَغُرْبَتِہٖ اِلَیکَ وَدَلَالِہٖ وَغُنْجِہٖ وَعُبُودِیَّتِہٖ اِلَیکَ
اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ السَّیِّد رَاجُو رَجَائِہٖ وَخَوفِہٖ وَ
افْتِقَارِہٖ وَاحْتِیَاجِہٖ اِلَیکَ وَاسْتِقَامَتِہٖ وَانْقِطَاعِہٖ

عَمّا سِوَاکَ اللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ السَّیِّدِ احمد الشّھیدِ
وَرِفعَتِہٖ وَطَہارَتِہٖ اَلیکَ اللّٰھُمَّ بحُرمَتِ السَّیِّد
عبدُ الغفورِ مَظہَرِ غُفرَانِہٖ وَعبُودِیَّتِہٖ الیکَ
اللّٰھُمَّ بحُرمَتِ السَّیِّدِ الحَسَن وَجمالِہٖ وَحُسنِہٖ
اَلیکَ اللّٰھُمَّ بحُرمَتِ السَّیِّد جلال الدّین محمّد بن الحُسَین
مَاہ عالَمَ وَفضلِہٖ وَجُودِہٖ اَلفَانی فی مُرادِکَ
اللّٰھُمَّ بحُرمَتِ السَّیِّدِ اِلی الفَتح نِظامُ الدِّین محمّدَ
مَقبُول عالَمَ سَخاوتِہٖ وَتَوَاضعِہٖ وَعجزِہٖ اِلیکَ
اللّٰھُمَّ بحُرمَتِ السَّیِّد جلالُ الدّین محمّدَ مَقصُود
عَالَمَ وَقصدِہٖ وَرغبتِہٖ الیکَ اللّٰھُمَّ بحُرمَتِ
السَّیِّد ابی عبدِ اللہ صَفِی الدِّین محمّدَ جعفر بَدر عالَمَ
فضلِہٖ وجُودِہٖ الیکَ اللّٰھُمَّ بحُرمَتِ ھِدایتِہٖ وَعلمِہٖ
وَعِباداتِہٖ اَلیکَ اللّٰھُمَّ بحُرمَتِ سَیِّد نِظام الدِّین

ابو المجد محبوبِ عالَم مدّ اللّٰہ ظِلّہٗ وَحُبّہٖ وَعِشقِہٖ الیکَ
اَللّٰھُمَّ بحُرمتِ اِطاعَتِہٖ وَانقِیادِہٖ الیکَ اَللّٰھُمَّ بحُرمتِ
السّیّد ابی البرکات جلال الدّین محمّد حمید عالَم وحمدِہٖ
وَاَدَبِہٖ الیکَ اَللّٰھُمَّ بحُرمتِ صَبرِہٖ وَشُکرِہٖ الیکَ
اَللّٰھُمَّ بحُرمتِ السّیّد صَفیِّ الدّین ابی عَبد اللّٰہ
جعفر مَجید عالَم ومحبّتِہٖ وَعِشقِہٖ الیکَ اَللّٰھُمَّ بحُرمتِ
صَدَقِہٖ وَصَنائعِہٖ وَمَنابتِہٖ خلیلکَ اَللّٰھُمَّ بحُرمتِ
طَلبِھِم وَمَقاماتِھِم وَعِشقِھِم الیکَ اَللّٰھُمَّ
بحُرمتِ وَجدِھِم وَاخلاصِھِم وَبُکائِھِم
الیکَ اَللّٰھُمَّ بحُرمتِ شوقِھِم وَمشاھِدَتِھِم
الیکَ اَللّٰھُمَّ اِستجِب دُعائَنا مَع رِضاکَ وَازدِیادِ
مُحبّتکَ وَمُحبّتِ حَبیبِکَ ۳ بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ
محمّدِکَ وَعَلیٰ الِ مُحمّدِکَ وَعَلیٰ جمیعِ انبیائکَ وَعَلیٰ

أُمّتِ النّبِي مَقبُولكَ باید که بحضور دل بخواند و کلمه اَللّٰهُمّ
استجب دُعَانَا مَعَ رِضَاكَ وَازدِیَادِ مُحبّتِكَ وَمُحبّتِ حَبِیبِكَ
سه بار بگوید و بعد از اسم حضرت قطبیهؒ اسم حضرت شاهیه با یں
عبارت بخواند اَللّٰهُمّ بِحُرمَتِ مَحبُوبِكَ وَسَمِیّ حَبِیبِكَ
وَعَبدِكَ السّیّد مُحَمّد شَاهِ عَالَم مِن عِندِكَ
وَعِشقِهٖ وَمُحَبّتِهٖ وَرَغبَتِهٖ وَدَلَالِهٖ وَعَنجِهٖ وَعُبُودِیّتِهٖ
اِلَیكَ وَعَمَل مُتاخرین شاهی آنست که ایں دو بیت که مقوله
مقبول درگاه الٰہی ملک زین الدین مرید شیخ قطب الدین شاهی ست
بعد از تمام مفاتیح می خوانند

فاکتبن یا زین دین المصطفٰی ۔۔۔ فی بالید المبسوط فی ذیل الکتاب
ختم چون بر لفظ مقبول آمده ۔۔۔ شد دعای ما قبول و مستجاب

لطیفه چهل و یکم ۔۔۔ خطابات شاهی

طریق خواندن خطابات شاهی که جاذب فیوضات الٰہی ست

برین منوال است کہ اول فاتحہ الکتاب با تسمیہ و آمین خواند

و درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِحَسَبِ لُطْفِكَ

الْخَفِیِّ وَالْجَلِیِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بفرستد یک بار بعد

ازاں مجموع خطابات را یک بار خواند بدین عبارت الٰہی بحرمت

سید السادات سند اہل السعادات منبع الکمالات سلطان سید

محمد حبیب اللہ سلطان سید محمد محبوب اللہ سلطان سید محمد معشوق اللہ

سلطان سید محمد غریب اللہ المعروف المخاطب بخطاب اللہ

شاہ عالم قطب الاقطاب العالم بدر الاتقیاء سراج الاولیاء

شمس المحققین تاج العارفین آل طٰہٰ و یٰس خواجہ کونین غوث

الثقلین غوث الاعظم غوث المقربین شاہ محبوب شاہ محب شاہ

محیط شاہ عالم حسن و جلال اللہ مخدوم العالم مناجی الباری

منجہن شاہ سلطان معشوق اللہ تعالیٰ الحسینی البخاری سراج الدولت

والدنیا والدین ابی البرکات السید محمد غریب اللہ شاہ عالم پناہ

عالم محبوب اللہ معشوق اللہ مجذوب اللہ مراد اللہ سر اللہ تعالیٰ فی الارض رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وکان اللہ تعالیٰ لہٗ، اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

واگر خواہد کہ بجمال مبارک شاہی کہ مرأت تجلیات الٰہی است در واقعہ مشرف گردد فاتحہ با تسمیہ و آمین لبست و یکبار و درود مذکور لبست و یکبار و خطابات لبست و یکبار بخواند و زنہار ہزار زنہار کہ حکایت واقعہ پیش ہیچکس نہ کند مگر پیش پیر یا آنکہ او بجائے پیر است و تا حصول مامول بدرد انتظار و تفکر دیدار لب بازد

رباعی

خرم دل آنکہ گشت حیران و نگفت | صد واقعہ داشت کرد پنہان و نگفت
اندوہ تو در سینہ نہاں کرد و رفت | درد تو نگاہداشت در جان و نگفت

وطریق خواندن ای خطابات از خدمت صاحب الجذبہ والسلوک حضرت ملک حسین و ملک زین الدین و شیخ قطب الدین شاہی

بکمترین خاکروبان درگاہی رسیدہ

لطیفہ چہل و دوم در نماز مغرب

در نمازِ مغرب آنچہ گفتہ شد از آیۃ توجہ وغیرہ ہا خواندہ فرض بگذارد
وبعد از سلام زود تر برخیزد دو رکعت سنت رالقرأت الم نشرح
وقل یا ایہا الکافرون در اولیٰ و الم تر کیف وقل ہو اللہ در ثانیہ
ادا کند وبعد از سلام گوید یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْب ثَبِّتْ قَلْبِی
عَلٰی دِیْنِكَ وَطَاعَتِكَ سہ بار و باقی وظائف را کہ در لطائف
متعینہ مذکور است بعمل آورد و آیات سبعہ و ادعیہ دیگر بطریقی
کہ در لطیفہ بست و ششم مذکور شد بخواند و باللہ التوفیق۔

لطیفہ چہل و سوم در نماز اوابین

وقتِ اوابین دوگانہ حرز اللیل بگذارد و در رکعت اولیٰ آیۃ الکرسی
تا خالدون و در ثانیہ آخر سورہ حشر با خلاصین بخواند وبعد از سلام
گوید۔

اَللّٰهُمَّ اَكْسِرْ شَهْوَتِي عَنْ كُلِّ مُحَرَّمٍ وَازْدَاجِرْ حِرْصِي عَنْ كُلِّ مَاثَمٍ وَامْنَعْنِي عَنْ اَذَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ دوگانه ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم بقرأت سورۃ والضحیٰ والم نشرح بگذارد وبعد از سلام دست برداشته سلامیکه از حضرت شاہیہ کان اللہ لہ منقول است گوید وآں اینست اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَحْرَ الْجُوْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَهْرَ الْوُجُوْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَدْرُ الدُّجٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرُ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَاجَ الْاَوْلِيَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الَّذِيْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا بعد ازاں دست برداشته گوید اَللّٰهُمَّ اَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحَقُّهٗ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ مِنَّا التَّحِيَّتَ

وَالسَّلَامُ دوگانہ صلوٰۃ الحَاجَات ہدیہ حضرت شاہیہ بقرأت
آمن الرسول و آیہ لو انزلنا ہذا القرآن الیٰ آخر سورہ بگذارد و بعد
از سلام گوید اِلٰہی بِاسمِکَ الاَعظَمِ الَّذِی اِذَا دُعِیتَ بِہٖ
اَجَبتَ وَاِذَا سُئِلتَ بِہٖ اَعطَیتَ اَسئَلُکَ اَن تبلّغ
سَلامی الیٰ عَبدِکَ سَیِّدِی وَمولَائی مُحَمَّدِ بن عَبدِ اللّٰہ
اَلمُلَقَّب بِشَاہِ عَالَمِ مِن عِندِکَ دوگانہ احیاء القلب
بگذارد در رکعت اولیٰ وَاِلٰھُکُم اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الرَّحمٰنِ الرَّحِیم تا یَعقِلُونَ و در رکعت ثانیہ الٓمٓ اللّٰہُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ تا الحَکِیم بخواند و بعد از سلام
بگوید یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ یَالَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ اَسئَلُکَ اَن تُحیِي
قُلُوبَنَا بِنُورِ مَعرِفَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ دوگانہ
حفظ ایمان کہ آنرا سراج القبر گویند بقرأت قل ھو اللّٰہ احد
شش بار و معوذتین یکبار در ہر رکعتی بگذارد و بعد از سلام گوید

اللّٰهُمَّ اَجْعَلْ هٰذِهِ الصَّلوٰةَ دَسرَاج قبُوْرِ جَمیع المومنِیْنَ

اللّٰهُمَّ اِنی ادوِ عُكَ دِینِ فَاحفِظهُ عَلیَّ فی حَیٰوتِی وَعِندَ

مَماتی وَبَعدَ وَفَاتی یَا وَلِیَّ الاِیمَانِ وَاَهلِهٖ مَسّکنَا

بالاِیمان حَتّیٰ نَلقَاكَ یَا ارحَمَ الرَّاحِمِینَ دوگانہ

صلوٰۃ الکوثر دلبقاء نور البصر در ہر رکعتی سورۃ الکوثر ہفت بار بخواند

بعد از سلام گوید اللّٰهُمَّ اِکفِنی بِحَلَالِكَ عَن حَرَامِكَ وَاَغنِنی

بِفَضلِكَ عَمَّن سِوَاكَ یا قَرِیبُ یا مُجِیبُ یا سَمِیعَ الدُّعَاءِ

یا لَطِیف و این دوگانہ را بسیار عزیز داشتہ اند و مورث ترقیات

صوری و معنوی ست والمیسر ہو اللّٰہ

لطیفہ چہل وچہارم در نماز عشاء

وقت عشا چہار رکعت سنت بقرات آیۃ الکرسی تا خالدون در

اولیٰ للّٰه مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرضِ تا آخر سورہ بقرہ در

ثانیہ وَاِنَّ فی خَلقِ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ تا آخر سورۃ ال عمران

در ثالثہ وَلَو انزلنا هٰذَا القُرآن تا آخر حشر در رابعہ بگذارد و بعد از
سلام بگوید الٰہی سَتَرتَ علیّ فی الدُّنیَا ذُنوبًا و لَمْ تُظهِرْ هَا وَاَنَا اِلیٰ
سِترِهَا یَومَ القِیَامَۃِ عَلیٰ رُؤُسِ الخَلَائِقِ اَحوَجُ وَقَد اَحسَنتَ
بِی اِذ لَم تُظهِرهَا لِلعِصَابَۃِ مِنَ المُسلِمِین فَلَا تَفضَحنِی بِهَا یَومَ القِیَامَۃِ
عَلیٰ رُؤُسِ العٰلَمِینَ وَاجعَلنِی لَکَ مِنَ العَابِدِینَ وَلِنَعمَائِکَ مِنَ
الشَّاکِرِینَ وَارحَمنِی بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ یکبار و آیۃ
توجہ غیرہ خواندہ شروع فریضہ عشا نماید و بعد از سلام بگوید اَللّٰھُمَّ
اَرزُقنَا حُبَّکَ وَحُبَّ مَن یَّنفَعُنَا حُبُّہٗ عِندَکَ یک بار بعد از
چہار رکعت سنت الحاجات بچہار قل بگزارد و بعد از سلام در سجدہ گوید
سُبحَانَ القَدِیمِ الَّذِی لَم یَزَل سُبحَانَ العَلِیمِ الَّذِی لَا
یَجھَلُ سُبحَانَ الجَوَادِ الَّذِی لَا یَبخَلُ سُبحَانَ الحَلِیمِ الَّذِی
لَا یَعجَلُ چہار بار و یا رَحِیمُ بیست و یکبار بعد ازاں وظائفی کہ
در لطائف معہودہ مسطور است بعمل آرد۔

لطیفہ چہل و پنجم

در نماز تہجد

وقت تہجد نخست دوگانہ احیاء اللیل بقرات آیۃ الکرسی تا خالدون و
آمن الرسول تا آخر سورہ بگذارد و بعد از سلام گوید اَللّٰھُمَّ
قَوِّنِی عَلٰی اِحْیَاءِ اللَّیْلِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یکبار بعد از ان
دوازدہ رکعت نماز تہجد بگزارد بقرأت جہر بشش سلام و بعد از ہر
دوگانہ کلمہ اعانتہ گوید رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِکَ یکبار در رکعت اوّل رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ شش بار و در ثانیہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا
حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ شش بار و
دوگانہ دوم در رکعت اولیٰ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ پنج بار و در رکعت ثانیہ
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ

رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّاب پنج بار بعد از سلام پس از کلمہ
اعانتہ گوید اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا وَ اجْبُرْنَا وَارْزُقْنَا واھدنا بصالح
الاَعمالِ وَالاَخلاقِ فَاِنَّہٗ لَا یَھْدِی لِصَالِحِھَا وَلَا یُصْلِحُ
لِسَیِّئِھَا اِلَّا اَنْتَ یک بار و دوگانہ سوم در رکعتِ اولیٰ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَانَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا
کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا
فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ چہار بار و در رکعتِ ثانیہ رَبَّنَا
اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ
چہار بار و در دوگانہ چہارم در رکعتِ اولیٰ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّار سہ بار و در رکعتِ
ثانیہ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا

وَتَوَفَّنَا مَعَ الاَبرار سه بار بعد از سلام از کلمه اعانه بگوید اَللّٰهُمَّ
یَسِّرِ المُسَافِرِیْنَ وَاَوْصِلْهُمْ اِلٰی مَقَاصِدِهِمْ وَرُدَّهُمْ
اِلٰی اَوْطَانِهِمْ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ ظَافِرِیْنَ بِالْمَقْصُوْدِ خُصُوْصًا
عَبْدِكَ اَللّٰهُمَّ طَوِّلْ عُمْرَهٗ مَعَ رِضَاكَ فِیْ مَحَبَّتِكَ یکبار
در دوگانه پنجم در رکعت اول رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ
لَا رَیْبَ فِیْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ دو بار در رکعت ثانیه
رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ
الْقِیَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ دو بار دوگانه ششم
در رکعت اولی رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا
وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ یک بار و
در رکعت ثانیه رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا
اِنَّكَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمُ یک بار و بعد از سلام پس از کلمه

اِعانت گوید اَللّٰھُمَّ اجعل خیرَ عمری اٰخِرَہٗ وَخیرَ عملی
خاتِمَہٗ وَ اجعل خیر ایامی یومَ القائِک یکبار فائدہ
از عادات سادات ایں سلسلہ علیہ است کہ قَصراً للاَمَلِ وَ
ذوقاً فی العمل تہجد را در اول شب ادا نمایند و بتوفیق الٰہی در
آخر شب اعادہ فرمایند و اگر قیام شب فوت شد در روز قضا
کنند قال اللہ تعالیٰ ھُوَ الَّذِی جَعَلَ اللَّیلَ وَ النَّھارَ خِلفَۃً لِمَن
اَرادَ اَن یَّذَّکَّرَ اَو اَرادَ شُکُورًا بعد ازاں دو رکعت صلوٰۃ
السعادت بقراۃ سورۃ الکوثر در ہر رکعتے سہ بار بگزارد و بعد از
سلام در سجدہ گوید یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ چہل و یکبار
پس بنشیند و دست برداشتہ ایں دعا بخواند اَکرَمُ مِنکَ فَاَرجُوہٗ
اَرحَمُ مِنکَ فَادعُوہٗ اَسمَعُ مِنکَ فَاُنادِیہٖ اَقرَبُ مِنکَ
فَاُناجِیہٖ یَا کَرِیمُ یَا رَحِیمُ یَا قَرِیبُ یَا مُجِیبُ
اَجِب دَعوَتِی وَاقضِ حَاجَتِی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُوَیتُ اِلَیکَ

وَمَنْ اٰوٰی اِلَیْکَ فَقَدْ آوٰی اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ اِلٰھِی

لَا رَبَّ لِی سِوَاکَ فَادْعُوْہُ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ فَارْجُوْہُ

اَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ وَالْعَبْدُ یُخْطِیْ وَالرَّبُّ یَعْفُوْ

بَیت

عفو کن آنرا کہ رضاء تو نیست

توبہ دہ از ہر چہ برائے تو نیست

بعدہٗ دوگانہ ارث الاقطاب بقرأت سورۃ الاخلاص در ہر رکعتی

پنج بار بگزارد کہ دریں سلسلہ از حضرت مقدسہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم منعنعن رسیدہ است بعد از سلام در سجدہ گوید

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ چہل و یکبار

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ الْوَاصِلِیْنَ اِلَیْکَ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ

لَدَیْکَ یک بار.

ھو

لطیفہ چہل و ششم در نماز وتر

بہ نیت مطابعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نماز وتر سہ رکعت بگزارد در رکعت اولیٰ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ یا اِنَّا اَنْزَلْنَا و در ثانیہ و ثالثہ اخلاصین بخواند و در ثالثہ بعد از فراغ از ضم سورہ دست تکبیر بر گوش بر دارد و دعاء قنوت بخواند بعدہ ایں دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْلَی الْاَعْظَمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بعد

از سلام در سجده گوید سُبحَانَ المَلِکِ القُدّوس سُبّوحٌ

قُدّوسٌ ربّنا و ربّ الملائکۃِ و الرّوح پنج بار بگوید و چوں

سر از سجده بردارد گوید اللّٰھمّ اِنّی اعُوذ بِرِضاک مِن سَخَطِکَ وَ

مُعَافاتِکَ مِن عُقُوبَتِکَ وَ اعُوذُ بِکَ مِنکَ لا اُحصِی

ثَنَاءً عَلیکَ اَنتَ کَمَا اَثنَیتَ عَلَیٰ نَفسِکَ یا ذَالجَلالِ وَ

الاکِرام

لطیفہ چہل و ہفتم در مناجات بدرگاہ الٰہی

کہ منسوب بحضرت شاہی است بمواطات دل با زبان بخواند و آں

ایں است :-

الٰہی از آں ذہنی کہ ایں ضعیف نحیف را غریب مسکین را

فقیر اسیر را غافل عاجز را در بدر رانده در بدر گشتہ را خاکسار

بد اعمال را فرماں بردار نفس را مطیع و منقاد شیطان را استاد

مکتب عاصیاں را تائب ناتمام را بے عہد شکستہ را گندم نمائے

جو فروش را زنار دارد خرقہ پوش را منافق سیاہ روئی را از حقہ عدم بوجود آوردی تا ہذا الوقت آنچہ غیر رضا تو کردہ باشم در شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت اثم وگناہ و کفر و کافری عمداً او خطاءً سراً و علانیۃً از من رفتہ باشد یا خواہد رفت میگزرد یا خواہد گزشت میدانم یا نمیدانم از جمیع معاصی و حال و استقبال بطوع و رغبت خویش توبہ کردم استغفر اللہ ربی من کل ذنب و خطیئۃ و اتوب الیہ واز سر نو مسلمان میشوم و کلمۂ شہادت میگویم اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ واز کفر بیزار می شوم بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شاہا بفضل عمیم و لطف قدیم خویش از شر نفس امارہ و کید رجیم مکارہ ام خلاصی دہ و توبہ دہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَصُوْحًا کرامت کن الٰہی مرا التعریف ذات قدیم خود بیچون و بیچگونہ دہ تا ترا بشناسم بے تعریف تو شناختن نتوانم

کریما توفیقی دہ تا ترا پرستم بے توفیق تو پرستیدن نتوانم ملکا طاقت عدل تو ندارم امید فضلِ تو دارم مرا ایں بیچارہ عاجز را فضل خود روزی گردان الٰہی نفس نفسِ معیوبٌ و عقلی مغلوبٌ و ہوائی غالبٌ و طاعتی قلیلٌ و معصیتی کثیر لسانی مقرٌّ بالذنوب واغفر ذنوبی کلہا یا غفّار یا غفّار یا غفّار واستر عیوبی کلہا یا ستار یا ستار یا ستار الٰہی جرم کبیر کبیر و عفوکَ کثیر کثیر فاعف عنا برحمتک یا ارحم الراحمین الٰہی ضائع کردم عمر خویش در آنچہ رضای تو نہ بود وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و الہ الطاہرین۔

لطیفہ چہل ہشتم در قرأت سورۃ مزمل

طریقش آنست کہ رب المشرق والمغرب لَا اِلٰہَ اِلّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیلًا صد بار وَاللہُ یُقَدِّرُ اللَّیلَ وَالنَّھَارَ صد بار گفتہ ثُمَّ اَنزَلَ عَلَیکُم مِن بَعدِ الغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغشٰی طَآئِفَۃً مِّنکُم وَطَآئِفَۃٌ قَد اَھَمَّتھُم اَنفُسُھُم یَظُنُّونَ

بِاللّٰہِ غَیرَ الحَقِّ ظَنَّ الجَاھِلِیَّۃِ ط یَقُولُونَ ھَل لَنَا مِنَ

الاَمرِ مِن شَیٍٔ قُل اِنَّ الاَمرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ یُخفُونَ فِی اَنفُسِھِم

مَالَا یُبدُونَ لَکَ یَقُولُونَ لَو کَانَ لَنَا مِنَ الاَمرِ شَیءٌ

مَا قُتِلنَا ھٰھُنَا قُل لَو کُنتُم فِی بُیُوتِکُم لَبَرَزَ الَّذِینَ

کُتِبَ عَلَیھِمُ القَتلُ اِلٰی مَضَاجِعِھِم وَلِیَبتَلِیَ اللّٰہُ مَا

فِی صُدُورِکُم وَلِیُمَحِّصَ مَا فِی قُلُوبِکُم وَاللّٰہُ عَلِیمٌ

بِذَاتِ الصُّدُورِ پنج بار خوانده سورة المزمل بالتسمیه بخواند

و باین عمل از شیخ کلاد محمد بن کبن علوی خلیفه سلطان غزنی

منجهن شاهی مجاز است

لطیفه چهل و نهم در ذکر یقین

هر که یا الله یا هو هر روز هزار بار گوید صاحب یقین شود و بعد

از آنکه اسم مذکور تمام کند دعاے ملاک التوحید بخواند یک بار

و آن اینست اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلمُکَ

وَجَرٰی بِهٖ قَلَمُكَ وَنَفَذَت بِهٖ مَشِيّتُكَ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّم كَذٰالِكَ يَامَن هُوَ عِلمُهٗ فَوقَ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَيسَ
لَهٗ فَرقٌ وَيَامَن هُوَ رَحمَتُهٗ تَحتَ كُلِّ شَيْءٍ وَلَيس لَهٗ
تَحتَ وَيَامَن هُوَ اَوَّلُ كُلِّ شَيْءٍ وَلَيسَ لَهٗ اَوَّلٌ وَيَامَن
هُوَ اٰخِرُ كُلِّ شَيْءٍ وَلَيس لَهٗ اٰخِرٌ يَا وَاحِدُ لَا وَاحِدَ
غَيرُكَ وَكُلِّ وَاحِدٍ لَهٗ شَبِيهٌ وَ اَنتَ الوَاحِدُ
الَّذِی لَيسَ كَمِثلِهٖ شَيْءٌ وَلَيسَ لَكَ ضِدٌّ وَّلَا شِبهٌ
يَامَن هُوَ بَيَّتُهٗ يَا اَلِ شَدَّ اٰیٰ الٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ.....
كٓهٰيٰعٓصٓ يَا رَبِّ اَنتَ رَبُّنَا الجَلِيلُ الاَحَدُ الصَّمَدُ
اَنتَ الَّذِی خَلَقَ الاَبَدَ وَ كُلِّ شَيْءٍ يَغنِی وَ اَنتَ
البَاقِی اِنَّمَا يَكفِيكَ مِنَ الشَّيْءِ المَشِيَّةُ اِن تَشَاءُ
فَيَكُونُ اَمرُكَ عَزمًا وَقَضَاءُكَ حَتمًا وَوَعدُكَ صِدقًا
وَقَولُكَ عَدلًا وَاَنتَ اَوَّلُ اللّٰهُ اَحَدٌ يَا خَالِصُ يَا

مُخلِصُ یا مُستَخلِصُ یَا مَعروُفُ یَا خَلاصُ یَا تَآمُّ

یَا بَاقِیِ یا ذَا المَعَارِجِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اللّٰہُ یَا رَحمٰنُ

یَا رَحِیمُ یَا ذَا الجَلَالِ وَالاِکرَامِ یَا نُورَ السَّمٰوٰتِ

وَالاَرضِ وَمَا بَینَھُمَا وَرَبَّ العَرشِ العَظِیمِ اللّٰھُمَّ

اِنَا اَسئَلُکَ بِاسمِکَ المَکنُونِ المَخزُونِ الطَّاہِرِ

الطَّاہِرِ المُطَہِّرِ المُقَدَّسِ المُبَارَکَ الحَیِّ القَیُّومِ

الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ وَحدَکَ

لَا شَرِیکَ لَکَ عَلِّمنِی عِلمَ الشَّرِیعَتِ وَالطَّرِیقَتِ

وَالحَقِیقَةِ وَالمَعرِفَةِ وَاستَعمِلنِی بِھَا وَالحَمدُ لِلّٰہِ

رَبِّ العَالَمِینَ وَصَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاہِرِینَ

و از خدمت قبلہ گاہی ماہ عالم دام جلالہٗ دیدہ شد کہ در اربعین

سر برہنہ کردہ بعد از نیم شب بایں ذکر مشغولی میفرمودند

لطیفہ پنجاہ ہم — در ذکر اسم لطیف

از صادق آل محمد علیہ السلام درین سلسلہ عالیہ بطریق توارث رسیدہ است کہ در آخر شب اسم مبارک لطیف با حرفِ ندا ہزار بار بگوید و بر سر ہر صد بار درود فرستد و کلمہ یا مجیب سہ بار گوید و چوں تمام کند دعائے قسم کبیر بخواند و آن اینست اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَاْتَ قَلْبَہٗ بِجَلَالِکَ وَعَیْنَیْہِ مِنْ جَمَالِکَ وَسَمْعَیْہِ مِنْ خِطَابِکَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُؤَیَّدًا مَنْصُوْرًا وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ یَا لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ یَا مَنْ وَسِعَ لُطْفُہٗ اَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَاَھْلَ الْاَرْضِیْنَ اَسْئَلُکَ اَنْ تَلْطُفَ بِیْ مِنْ خَفِیِّ خَفِیِّ خَفِیِّ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ الْخَفِیِّ الَّذِیْ اِذَا لَطَفْتَ بِہٖ لِاَحَدٍ مِّنْ عِبَادِکَ الْکَفِیْ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ

اَلْمُبِينُ اللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِىُّ

الْعَزِيْزُ يَا لَطِيفُ لَمْ تَزَلْ لُطْفِ بِنَا فِيمَا تَزِلْ اِنَّكَ لَطِيفٌ

لَمْ تَزَلْ يَا اَزَلَ الْاَزَلِ وَيَا اَبَدَ الْاَبَدِ يَا قَوِىُّ يَا عَزِيْزُ

يَا الْحَقُّ اَجْعَلْ لِي فَرَجًا وَمَخْرَجًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ وَسِرِّكَ الْمَصُوْنِ

الَّذِى اسْتَاثَرْتَ بِهٖ فِى عِلْمِكَ وَاحْتَجَبْتُ بِهٖ عَنْ جَمِيعِ

خَلْقِكَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْاَعْظَمِ فَيَطَلْ بِلُطْفِ

طَلِيفِ طيلف ليطف اَنْ تَغْمُرَنِى بِلُطْفِكَ وَتُسَخِّرَ لِى الْكَوْنَ

وَمَنْ فِيهِ وَمَا فِيهِ حَتّٰى يَكُوْنَ تَحْتَ اِرَادَتِى وَتُحَقِّقَ

بِهٖ بُغْيَتِى وَتُؤَيِّدُنِى بِجُدَّامِ اِسْمِكَ اللَّطِيفِ اللَّطِيفِ

اللَّطِيفِ يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ يَا مَنْ هُوَ مُكْتَفٍ

عَنْ خَلْقِهٖ وَلَمْ يَكْتَفِ غَيْرُكَ عَنْهُ يَا اَحَدُ لِمَنْ لَّا اَحَدَ

لَهٗ اِنْقَطَعَ الطُّرُقُ اِلَّا اِلَيْكَ وَانْقَطَعَ اِجَابَةٌ اِلَّا

مَالَ اِلَّا لَدَیْکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یکبار یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ

اَغِثْنِیْ نہ بار فوائد ایں لطیفہ و لطیفۂ سابقہ بریں عمل بے

نہایت مسموع ست اما عمل آں بے اکل حلال و صدق مقال

و طہارت تام و تقوی ممتنع است و اللہ المیسر لکل عسیر

لطیفہ پنجاہ یکم

وقت آغاز خفتن بر دست راست مستقبل قبلہ خپسد و حالتِ

خفتن گوید اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ

لَہٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ سہ بار اور

استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ سہ بار

بعد ازاں چشم بپوشد و بذکر لا الٰہ الا اللہ مشغول شود و دل را

مراقبہ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی دہد و باللہ التوفیق۔

لطیفہ پنجاہ و دوم در شب جمعہ

نیت دفع بلیات آفات باید کہ ہفت کس فرادی اذان گوید و
امام در فریضۂ مغرب این شب باید کہ اخلاصین بخواند و در فریضہ
عشا سورۂ جمعہ و سورۂ اعلیٰ و بین العشائین گوید اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ہزار بار و بر سر ہر صد بار بگوید لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ یک بار و دوگانہ بار واح جمیع
ذوی الحقوق بگزارد در رکعتے سورۃ الاخلاص پنج بار بخواند و
بعد از سلام گوید اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ ثَوَابَ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ اِلٰی
اَرْوَاحِ اٰبَائِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا وَ اَجْدَادِنَا وَ مُعَلِّمِیْنَا وَ
مَشَائِخِنَا وَ لِجَمِیْعِ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِہٖ
وَسَلَّمْ وَ سُوْرَۂ دُخَان بخواند و بعد از تمام توسل نماید
باین عبارت اِلٰھِیْ تَوَسَّلْتُ بِھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الْکَرِیْمَۃِ

اَن تغفِرَ لَنَا وَ لِوالِدِینَا وَ لِاُمَّھَاتِنَا وَ لِاُستاذِینَا وَ لمشائخنَا وَلِاقرِبَائِنَا وَ لِجَیرانِنَا وَ لِاَصحابِنَا وَ لِاَحِبَّائِنَا وَ لِجمیع اُمّتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلِہٖ وَ سَلَّم

لطیفہ پنجاہ و سوم

در روز جمعہ

روز جمعہ کہ عید مومنان است دریں روز در نماز بامداد سورہ الٓم سجدہ و سورۂ ھَل اتی بخواند بعداز غسل جامہ فاخر پوشید و عطر بکار برد و درود گوید ہزار بار بطریقہ کہ در شب جمعہ مذکور شد وَ صَلَوَاتُ اللہِ وَ مَلائِکَتِہٖ وَ اَنبِیَائِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ جَمِیعِ خَلقِہٖ عَلیٰ مُحَمَّدٍ عَلَیہِ وَ عَلَیھِم وَ رَحمَتُہُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ نیز گوید صد بار چہ در حدیث صحیح وارد ہست اَکثِرُوا عَلیَّ مِنَ الصَّلوٰۃِ یَومَ الجُمُعَۃِ ، دریں روز پیش از نماز جمعہ چہار رکعت نماز بہ نیت کفارۃ نماز ھا از و فوت شدہ

باشد بگزارید و نیت چنیں کند اُوَدِّی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ

یُکَفِّرُ الْقَضَآءِ مَافَاتَتْ مِنِّیْ فِیْ جَمِیْعِ عُمْرِیْ و در ہر رکعت

آیۃ الکرسی یکبار سورۃ الکوثر پانزدہ بار بخواند و بعد از سلام

گوید اَللّٰھُمَّ یَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَیَا سَامِعَ الصَّوْتِ

وَیَا مُحْیِ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَاجْعَلْ لِیْ فَرَجًا مَّخْرَجًا مِّمَّا اَنَا فِیْہِ

اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ

وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یَا وَاسِعَ الْعَطَایَا یَا غَافِرَ

الْخَطَایَا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ

الْعَلِیُّ الْاَعْلَی الْاَعْظَمُ یَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ وَیَا غَفَّارَ

الذُّنُوْبِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

اجمعین واین نماز اگر در ہفتہ میسر نشود در ہر ماہی یکبار
واگر در ہر ماہ میسر نہ شود در ہر سال یکبار واگر در ہر سال میسر نہ
شود در تمام عمر یکبار بگزارد و حرمانِ کُلّی ازیں سعادت بخود
روا ندارد و در وقتی کہ خطیب شروع در مدح ملوک کند سبحہ
بدست گرفتہ سبحان اللہ وبحمدہٖ گوید صد بار و در دو رکعت
سنت بعد از فریضہ امروز در ہر رکعت سورہ اخلاص سہ بار و
معوذتین یکبار بخواند و بعد از نماز یَا اللّٰہُ المَحمُودُ فِی کُلِّ فِعَالِہٖ
یَا اللّٰہُ گوید دو بیست بار کہ بخط حضرت مخدوم جہانیاں علیہ
الرضوان دیدہ شدہ است واز خصائص ایں روز ست
کہ سورہ کہف بخواند و صدقہ ایں روز را از صدقہ روز ہائی
دیگر فاضل داند و باللہ التوفیق۔

لطیفہ پنجاہ و چہارم در شب ماہ

چوں ماہ نو بیند درود بفرستد یکبار و کلمہ رَبِّی وَ رَبُّکَ

اللہ گویند سہ بار اللہ اکبرُ اللہ اکبرُ لا الٰہ الّا اللہ وَ اللہُ
اَکبرُ وَ لِلّٰہ الحمدُ سبحانَ الملِکِ القدّوسُ سُبُوحٌ
قُدوسٌ رَبّنا وَربُّ المَلائِکَۃِ وَالرُّوح یک بار ہر کہ
در شب ماہ سورۂ فاتحہ بخواند سی بار با تسمیہ و آمین و میم رحیم
تسمیہ را با لام الحمد متصل کند تا ماہ آئندہ در امانِ الٰہی باشد
و ہر وظیفہ کہ در شب ماہ یا روز آں وارد است و اگر بعذری
فوت شود تا سہ شبانروز قضا می تواں کرد و حضرت مخدوم
جہانیاں علیہ الرضوان فرمودہ است ہمیں کہ ماہ نو دیدند
بطریق عوام برای تہنیت نیایند و در وقت مشغول بین
العشائین کہ اعز اوقات است مزاحمت نہ نمایند و اگر خواہند
کہ تہنیت شب ماہ کنند بعد از فراغ اوابین بلکہ عشا رباں مشغول
گردند والموفق ہو اللہ۔

لطیفہ پنجاہ و پنجم در ماہ محرم

در ماہ محرم بعد از انکہ وظیفہ دیدن ماہ نو بجا آوردہ باشد بگوید مَرحَبًا بِالسَّنَةِ الجَدِیدَةِ وَ السَّاعَةِ الجَدِیدِ وَالشَّهرِ الجَدِیدَةِ وَالیَومِ الجَدِیدِ مَرحَبًا بَالکَاتِبِ وَالشَّهِیدِ اُکتُبنَا فِی صَحِیفَتِی بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَ اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَاَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهٗ وَرَسُولُهٗ وَاَنَّ الجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیبَ فِیهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبعَثُ مَن فِی القُبُورِ یکبار در ایام اوائل محرم روزہ دارد و محزون باشد ایں خاک راہ مولی حُسَینیان گوید رُباعی

رُباعی

در سوگ محرم کہ بسے جانکاہ است   دیدیم کسے راکہ ازیں آگاہ است
گفتم چرا کعبہ سیہ پوشد گفت   در ماتم اہلِ بیت بیت اللہ است

در اول روز ایں ماہ دو رکعت نماز بگزارد و در رکعتِ اولیٰ بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی تا خالدون خواندہ و در رکعت ثانیہ آمن الرسول و بعد از سلام گوید اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ وَ ھٰذِہٖ سُنَّۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَرٍّ وَ مِنَ الْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ وَ اَسْئَلُکَ الْعَوْفَ وَالْعَدْلَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَا بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ یَا بَرُّ یَا رَءُوْفُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ہفت بار روز عاشورہ چوں آفتاب بلند برآید دو رکعت نماز بگزارد با جماعت در رکعت اولی آیتہ الکرسی تا خالدون و در رکعت ثانیہ لَوْ اَنْزَلْنَا

هذا القرآن تا آخر سورت قرأت کن۔ بعد از سلام این دعا بگوید
یَا اَوَّلُ الْاَوَّلِیْنَ یَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَ
اَوَّلَ مَا خَلَقْتَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ اَعْطِنِیْ وَ خَیْرَ مَا اَعْطَیْتَ
فِیْهِ اَنْبِیَائِكَ وَ اَصْفِیَائِكَ مِنْ ثَوَابِ الْبَلَاءِ یَا وَ
اسمهم لِیْ مَا اَعْطَیْتَهُمْ فِیْهِ مِنَ الْكَرَامَةِ بِمُحَمَّدٍ وَ
اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ یک بار و شش رکعت دیگر بگزارد در
اولیٰ والشمس و در ثانیه انا انزلنا و در ثالثه اذا زلزلت الارض
و در رابعه اخلاص و در خامسه سورۂ فلق و در سادسه سورۂ ناس
بخواند بعد از سلام در سجده رود و سوره یا ایها الکافرون
بخواند هفت بار و حاجت خواهد و این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ
مِمَّنْ دَعَاكَ فَاَجَبْتَهٗ وَ اٰمَنَ بِكَ فَهَدَیْتَهٗ وَ رَغِبَ
اِلَیْكَ فَاَعْطَیْتَهٗ وَ تَوَكَّلَ عَلَیْكَ فَكَفَیْتَهٗ وَ اقْتَرَبَ
مِنْكَ فَاَدْنَیْتَهٗ اَللّٰهُمَّ اَمْدِدْ لِعَیْشِیْ فِی الْخَیْرَاتِ

مَدَّ وَ اجعلنی فی قُلوبِ المومنینَ وُدّاً اللّٰھُمَّ انّی
اسئلُکَ الایمانَ بِکَ وَ اسئلُکَ الفضلَ مِنَ الرزق
وَ اسئلُکَ العافیۃِ مِنَ البلاءِ وَ اسئلُکَ الحُسن
وَالعاقبۃ فی الدّینِ وَ الدُّنیا وَالاٰخِرۃِ یا ذوالجلال
وَ الاِکرام صَلَّی اللّٰہُ علیٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہ الطّاھِرینَ یکبار
حَسبِیَ اللّٰہُ وَ نِعمَ الوکیل ہفتاد بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
العَلِیُّ الاَعلیٰ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ
وَ مَا بَینَھُمَا وَ مَا تحتَ الثَّریٰ ہفتاد بار بگوید اللّٰھُمَّ ارزُقنی
اللّٰھُمَّ ارزقنی کمالَ الحُسنیٰ وَ سَعادَۃَ العقبیٰ وَخیرَ
الاٰخِرۃِ وَالاُولیٰ ہفتاد بار بعد ازاں چہار رکعت صلوۃ الخصا
بگزارد و در ہر رکعتے سورۃ الاخلاص بخواند دوازدہ بار بعد
از سلام گوید اللّٰھُمَّ اکسِر شَھوَتی عَن کُلِّ مَحَارِمٍ وَ ازرِ
حرصی عَن کُلِّ مَاثِمٍ وَ امنعنی عَن اذیٰ کُلِّ مُسلِمٍ

وَ مُسْلِمَةٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ یکبار و برائے ضبط اعمال عاشورہ خسرو نظامی گفتہ است

بر تو بادا روز عاشورہ بدہ چیز ای عزیز گر ترا توفیق یار آید ز یزدان کریم

توبہ و غسل و نماز و روزہ و صلح و دعا پرسش بیمار و سودن دست بر فرق یتیم

بر ایال افزائش قوت و زیارت آمدن عالم دین را کہ علمش باشد از بہر علیم

بروقت غسل سر در آب فرو برد یا آب بسر فرو ریزد و بگوید حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سہ بار و دریں روز ایں دعا بخواند سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْاَ الْمِيْزَانِ وَ مُنْتَهَى الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ اَسْئَلُهٗ

اِسلامہ بِرحمتہٖ وَلَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ العَلِیِّ
العَظِیمِ ــــ بار اَعُوذ بِرَبِّ الفَلَقِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ
وَمِن شَرِّ کُلِّ شَیطَانٍ مَارِدٍ وَعَدُوٍّ وَحَاسِدٍ وَلِصٍّ
قَاهِرٍ وَ سُلطَانٍ جَابِرٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِن
مَقَامَاتِ البُوسِ وَ مُعَادَاتِ النُّفُوسِ وَحِدَّۃِ السَّقِیمِ
وَ شِدَّاتِ الاَلَمِ وَ مَوتِ الاَحبَابِ وَ فَقدِ المُحَابِّ
وَکَرِّ النَّوَائِبِ و سُوءِ العَوَاقِبِ وَصُرُوفِ الزَّمَنِ
وِ صُنُوفِ المِحَنِ وَکَفٰی بِکَ کَافِیًا لِمَن اَستَکفَاکَ وَ
وَاقِیًا لِمَن اِستوفَاکَ وَمُجِیرًا لِمَنِ التَجَا اِلیکَ وَمُعِینًا
لِمَن تَوَکَّلَ عَلیکَ اَللّٰھُمَّ زَھِّدنِی فِی الدُّنیَا وَرَغِّبنِی
فِی الاٰخِرَۃِ وَجَنِّبنِی طَاعَۃَ الھَوٰی وَبَلِّغنِی غَایَۃَ المُنٰی
وَاجعَلنِی مِمَّن یَرضٰی لِقَضَائِکَ وَیَستَعِدُّ لِلِقَائِکَ
وَیَتَلَقّٰی رِضَاکَ وَیَستَغنِی بِکَ عَمَّن سِوَاکَ وَلَایَکفُرُ

خَيْرِكَ وَلَا يَأْمُلُ غَيْرَكَ فَقَدْ ضَلَّ مَنْ يَصْرِفُ عَنْكَ أَمَلَهُ
وَيَجْعَلُ لِغَيْرِكَ عَمَلَهُ فَيُوقِنُ بِمَا أَنْشَأْتَهُ مِنْ خَلْقِهِ وَلَا
يَثِقُ بِكَ فِيمَا ضَمِنْتَهُ مِنْ رِزْقِهِ اَللّٰهُمَّ نَزِّهْنِي عَنْ عِبَادَةِ
الْعِبَادِ وَاغْنِنِي عَنْ عِمَارَةِ الْبِلَادِ وَاعِنِّي عَلَى عِمَارَةِ الْمَعَادِ
وَاجْعَلْ عِبَادَتِي لَكَ وَخَشْيَتِي مِنْكَ وَأَمَلِي فِيكَ وَثِقَتِي
بِكَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِينَ يَا مَنْ يَدَاكَ مَبْسُوطَتَانِ تُنْفِقُ كَيْفَ
تَشَاءُ اُبْسُطْ عَلَيْنَا بِفَضْلِكَ الْوَاسِعِ يَا مَنْ لَيْسَ لِغِنَاكَ
غَايَةٌ اِرْحَمْ مَنْ لَيْسَ لِفَقْرِهِ نِهَايَةٌ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ یکبار و دریں روز در خلوت تجدید توبہ
کند و ارواح مقدسہ حضرت سادات اہل بیت سید کائنات
را اللهم صل علیہ وعلیہم و بارک وسلم شفیع آورد و دوگانہ صلوٰۃ
المقربین بگزارد و در ہر رکعتے سورہ اذا جاء نصر اللہ بخواند و بعد
از سلام گوید وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ صد بار یَا قَابِلَ تَوْبَةٍ

اَدَمَ یَومَ عَاشُورَا وَ یَا غَافِرَ الذَّنبِ دَاوُدَ یَومَ عَاشُورَا
وَ یَا رَادَّ یُوسُفَ اِلیٰ یَعقُوبَ یَومَ عَاشُورَا وَ یَا کَاشِفَ
ضُرِّ اَیُّوبَ یَومَ عَاشُورَا یَا مُنجِیَ نُوحٍ وَ اٰلِہٖ مِنَ الکَرَبِ
العَظِیمِ یَومَ عَاشُورَا اُرزُقنَا خَیرَ الدِّینِ وَ الدُّنیَا
وَ الاٰخِرَۃِ یَا رَزَّاقَ کُلِّ حَیٍّ وَ یَا خَالِقَ کُلِّ شَیٍٔ اَرضِ
عَنَّا بِحَقِّ اِهیًّا اشرًا هِیًّا بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرّٰحِمِین
وَ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہِ الطَّاهِرِینَ یک بار و اگر تواند بتوفیق
الہی در هر روز دو شنبہ و پنجشنبہ صائم بود مخدوم جہانیان
علیہ الرضوان فرمود توالی الافطار اکثر من اربعۃ ایام
مکروہ عند الصوفیہ و برعایت صوم روز دو شنبہ و پنجشنبہ
توالی افطار مذکور نمی شود و در روز سیزدہم و چہاردہم و پانزدہم
از هر ماہی روزہ دارد مگر سیزدہم ذی الحجہ کہ از ایام تشریق است و
ایام بیض اگر اول روز یا آخر روز سہ شنبہ افتد افطار کند و عوض

آنروز چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ متصل روزہ دار و دریں روز افضل
آنست کہ خلوت گزینید و آزار ہیچ ذی روح نہ کنند و قبل از افطار
بر دعا مواظبت نماید اما حاجت نخواہد روز سیوم وقت عصر بہ
نیت نیک مردان صدقہ دہد و بعد از دعا حاجات خواہد و دُعا
اینست بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہُ
الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡم سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعَالَمِیۡنَ سُبۡحَانَکَ
اَنۡتَ اللّٰہ الۡمَلِکُ الۡقُدُّوۡسُ سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہ السَّلَامُ
الۡمُؤۡمِنُ سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہ الۡمُھَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ سُبۡحَانَکَ
اَنۡتَ اللّٰہ الۡجَبَّارُ الۡمُتَکَبِّرُ سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہ الۡخَالِقُ الۡبَارِیۡ
سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہُ الۡمُصَوِّرُ الۡحَکِیۡمُ سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہ
السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہ الصَّادِقُ الۡعَلِیۡمُ
سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہُ الۡوَاسِعُ
اللَّطِیۡفُ سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہُ الۡعَلِیُّ الۡکَبِیۡرُ سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰہ

الْبَدِيعُ الْاَحَدُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ سُبْحَانَكَ
اَنْتَ اللّٰهُ الشَّكُوْرُ الْحَكِيْمُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْحَمِيْدُ الْمَجِيْدُ
سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْوَارِثُ
الشَّهِيْدُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ سُبْحَانَكَ
اَنْتَ اللّٰهُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْغَفُوْرُ
الْغَفَّارُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ سُبْحَانَكَ
اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُغِيْثُ
الدَّائِمُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْبَاقِيُ الرَّءُوْفُ سُبْحَانَكَ
اَنْتَ اللّٰهُ الْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْقَابِضُ
الْبَاسِطُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الشَّهِيْدُ الْمُنْعِمُ سُبْحَانَكَ
اَنْتَ اللّٰهُ الرَّازِقُ الرَّزَّاقُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ
الْوَلِیُّ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ سُبْحَانَكَ
اَنْتَ اللّٰهُ التَّوَّابُ الْوَهَّابُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ

الحَبِيبُ البَارِئُ سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ الْحَيُّ الْمُمِيتُ سُبحَانَكَ

اَنتَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْخَلَّاقُ سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ الْقَرِيبُ

الفَتَّاحُ سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ الحَنَّانُ المَنَّانُ سُبحَانَكَ اَنتَ

اللّٰهُ الدَّيَّانُ الشَّكُورُ سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ عَلَّامُ الغُيُوبِ

سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ العَزِيزُ الفَعَّالُ سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ

السَّابِقُ العَفوُ سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ المُطَهِّرُ الطَّاهِرُ سُبحَانَكَ

اَنتَ اللّٰهُ الرَّفِيعُ البَاقِی سُبحَانَكَ اَنتَ الوِترُ الهَادِی

سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ الغَالِبُ المُعطِی سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ

الوَلِیُّ النَّصِيرُ سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ الكَفِيلُ المُستَعَانُ

سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ المُحسِنُ المُجمِلُ سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ

المُفَضِّلُ المُنعِمُ سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ الفَاطِرُ الصَّادِقُ سُبحَانَكَ

اَنتَ اللّٰهُ خَيرُ الرَّاحِمِينَ سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ خَيرُ

النَّاصِرِينَ سُبحَانَكَ اَنتَ اللّٰهُ خَيرُ الوَارِثِينَ سُبحَانَكَ

اَنتَ اللّٰہُ خَیرُ الفَاصِلِینَ سُبحَانَکَ اَنتَ اللّٰہُ خَیرُ الغَافِرِینَ

سُبحَانَکَ اَنتَ اللّٰہُ خَیرُ الحَاکِمِینَ سُبحَانَکَ اَنتَ اللّٰہُ

رَبّ العَالَمِینَ سُبحَانَکَ اَنتَ اللّٰہُ العَزِیزُ الحَکِیمُ سُبحَانَکَ

اَنتَ اللّٰہُ الرّؤُفُ الرَّحِیمُ سُبحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلّا اَنتَ

سُبحَانَکَ اِنّی کُنتُ مِنَ الظّالِمِینَ فَاستَجَبنا لَہُ وَ نَجَّینَاہُ

مِنَ الغَمّ وَکَذٰلِکَ نُنجِی المُؤمِنِینَ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ

الرّاحِمِینَ وَصَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّاھِرِینَ یک بار

لطیفہ پنجاہ و ششم در ماہ صفر

در ماہ صفر مابین فریضہ عشاو ترغزہ ایں ماہ گوید اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ

نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِینُ وَصَلِّ وَسَلِّم عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ

الطَّاھِرِینَ ہفتاد بار اَللّٰھُمَّ اِنّی اَعُوذُ بِکَ مِن شَرِّ ھٰذِہِ

الشَّھرِ وَمِن کُلِّ شِدَّۃٍ بَلِیَّۃٍ اَلّتِی قَد قَدَّرتَ فِیہِ یَا

دَهرُ یَادَیهُورُ یَادَیهَارُ یَا اَزَلُ یَا اَبَدُ یَا کَانُ یَا کَینُونُ
یَا کَینَانُ یَا مُبدِئُ یَا مُعِیدُ یَاذَالعَرشِ المَجِیدُ اَنتَ تَفعَلُ
مَا تُرِیدُ اَللّٰهُمَّ احرِس بِعَینِکَ الَّتِی لَا تَنَامُ نَفسِی وَاَهلِی
وَمَالِی وَدِینِی وَدُنیَایَ الَّتِی اِبتَلَیتَنِی بِصُحبَتِهَا بِحُرمَتِ الاَبرَارِ
وَالاَخیَارِ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ اَللّٰهُمَّ یَا شَدِیدَ
القُویٰ یَا شَدِیدَ المِحَالِ یَا عَزِیزُ ذَلَّت بِعِزَّتِکَ جَمِیعِ
خَلقِکَ اَکفِنِی عَن جَمِیعِ خَلقِکَ یَا مُحسِنُ یَا مُجمِلُ یَا مُفَضِّلُ
یَا مُنعِمُ وَیَا مُکرِمُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ
صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّاهِرِینَ یکبار وَاَللّٰهُمَّ لَکَ الحَمدُ
شُکرًا وَلَکَ المَنُّ فَضلًا وَاَنَا عَبدُکَ رِقًّا وَاَنتَ لِذٰلِکَ
اَهلًا استَودِعُکَ نَفسِی وَدِینِی وَدُنیَایَ وَآخِرَتِی وَخَوَاتِیمَ
عُمرِی وَعَمَلِی وَاستَودِعُکَ مَن آمَنَ بِکَ مِن عِبَادِکَ وَ
نَبِیِّکَ وَرَسُولِکَ مُحَمَّدٍ حَبِیبِکَ وَاستَودِعُکَ عِرضِی وَ

عِزّتی فِی خلقِکَ مِن فَضلِکَ وَاَستودِعُکَ جَمِیعَ اُمّۃَ مُحَمّدٍ
عَلَیہِ وَآلِہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ لِشِدَّۃِ حَولِکَ وَ بَطشِکَ
وَ قُوّتِکَ فَاِنّ مُستودِعَکَ مُصَانٌ وَحُکمُکَ نَافِذٌ وَقَضاءُکَ
غَالِبٌ وَاَنتَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیرٌ یَا اَحکَمُ الحَاکِمِینَ وَیَا اَسرَعَ
الحَاسِبِینَ یَا اَکرَمَ مَامُولٍ وَاَجوَدَ مَسئُولٍ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ
یَا قَدِیمُ یَا دَائِمُ یَا فَردُ یَا وِترُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَن لَم
یَلِد وَلَم یُولَد وَلَم یَکُن لَہٗ کُفُواً اَحَدٌ یَا عَزِیزُ یَا وَھَّابُ
بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ یکبار در آخر چہار شنبہ این
ماہ غسل کند و بعد از فراغ نماز اشراق دوگانہ بگزارد در
رکعت اولیٰ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ المُلکِ تُوتِی المُلکَ تا وَ
تَرزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَیرِ حِسَابٍ و در رکعت ثانیہ قُلِ ادعُو
اللّٰہَ اَوِ ادعُوا الرَّحمٰنَ اَیًّا مَّا تَدعُو فَلَہُ الاَسمَاءُ الحُسنٰی
تا وَکَبِّرہُ تَکبِیرًا بخواند یکبار بعد از سلام گوید اَللّٰھُمَّ اَصرِف

شَرِّ هٰذَ الیوم واعصِمنی مِن شُوْمِہٖ وَنَجِّنِی عَمَّا اَصَابَ فیہِ

مِن نحوُساتِہٖ وَکُدُ بَاتِہٖ بِفَضلِکَ یَا دَافِعَ الشُّرورِ وَیَا مَالِکَ

النُّشُودِ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمین یک بار

لطیفہ پنجاہ و ہفتم

در ماہ ربیع الاول

ماہ ربیع الاول از اجل وسائل واعز فضائل است دریں ماہ عرس

حضرت رسالت پناہ سید المرسلین ابی القاسم محمد حبیب اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم باید کہ از غرہ تا دوازدہم بلکہ تا ہفدہم

رعایت نماید وایں خاکسار در صغر سن از خدمت پیر دستگیر ماؤ

عالم دام ظلالہ پرسید رعایت عرس حضرت رسالت پناہ نمودن

کدام قسم است از اقسام مشروعات خوش نداشتند کہ لفظ بدعت

را بریں امر شریف اطلاق کنند بعد از تامل فرمودند ایں را فرض

طریقت میتواں گفت و چوں سخن بذکر عرس حضرت سید الانام علیہ

آله الصلوٰة والسلام لعدد اللیالی والایام رسید در تبعیت آن تذکرہ اعراس پیران ایں خاندان طہارت نشان نوشتن مناسب دید

نورو زتو ی وایں جماعت ہستند ترا بجای ساعت

تذکرہ اعراس عرس سید العرب امام المتقین ابی الحسن علی ن المرتضیٰ ہفدہم رمضان سنہ ۴۰ھ عرس سید الامام محمد حسن المجتبیٰ بن علی یازدہم ربیع الآخر عرس سید الامام ابی محمد حسن المجتبیٰ بن علی یازدہم ربیع الآخر عرس سید الامام ابی عبد اللہ حسین الشہید بن علی دہم محرم سنہ ۶۱ھ عرس سید الامام ابی الحسن علی زین العابدین بن حسین ہژدہم محرم سنہ ۹۵ھ عرس سید الامام ابی جعفر محمد ن الباقر بن علی ہشتم ذیحجہ سنہ ۱۱۴ھ عرس سید الامام ابی عبد اللہ جعفر ن الصادق بن محمد پانزدہم رجب سنہ ۱۴۸ھ عرس سید الامام ابی ابراہیم موسیٰ الکاظم بن جعفر پنجم رجب سنہ ۱۸۳ھ عرس سید الامام ابی الحسن علی ن الرضا بن موسیٰ نہم رمضان سنہ ۲۰۳ھ

عرس سید الامام ابی جعفر محمد جواد بن علی ششم ذی الحجہ ۲۲۰ھ

عرس سید الامام ابی الحسن علی بن الہادی بن محمد بست و نہم جمادی الاولی ۲۵۴ھ

عرس سید الامام المرتضی الاعظم ابی عبداللہ جعفر الثانی بن علی پنجم ربیع الآخر

عرس سید ابی الحسن علی ن الاشقر بن جعفر پنجم صفر

عرس سید ابی محمد عبداللہ عابد بن علی اشقر ششم ربیع الاول

عرس سید ابی محمد احمد مقبول اللہ بن عبداللہ پنجم صفر

عرس ابی حامد محمود ناصر الدین بن احمد دوم صفر

عرس سید ابی الفتح محمد شمس الائمہ بن محمود نوزدہم شوال

عرس سید ابی عبداللہ جعفر رحمت اللہ بن محمد بست و دوم صفر

عرس سید ابی المؤید علی سلطان الدین بن جعفر ششم ذی القعدہ ۶۹۰ھ

عرس ابی البرکات حسین جلال الدین بن علی نوزدہم جمادی الاول

عرس سید ابی الحامد احمد کبیر بن حسین پنجم محرم

عرس سید ابی عبداللہ حسین جلال الدین مخدوم جہانیاں یازدہم ذالحجہ ۷۸۵ھ

عرس سید ابی حامد محمود ناصر الدین بن حسین بست و دوم رمضان ۸۲۷ھ

عرس سید ابی الفضل محمد راجو قتال صدر الدین بن احمد کبیر شانزدہم جمادی الآخر

عرس سید ابی محمد عبداللہ برہان الدین قطب العالم بن محمود ہشتم ذی الحجہ ۸۵۷ھ

عرس سید ابی البرکات محمد سراج الدین شاہ عالم بن عبداللہ بستم جمادی الآخر ۸۸۰ھ

عرس سید ابی الفضل محمد شاہ اجو بن محمد غرہ محرم

عرس سید ابی محمد احمد مقتول بن محمد راجو پانزدہم محرم ۸۹۵ھ

عرس سید ابی الحسن عبدالغفور اسد اللہ بن احمد شہید بست و دوم جمادی الاولیٰ ۹۰۴ھ

عرس سید ابی الحسین حسن سید خان بن عبدالغفور نہم ربیع الاول ۹۵۹ھ

عرس سید ابی محمد حسین جلال الدین ماہ عالم بن حسن چہاردہم ذیقعد ۱۰۰۳ھ

عرس سید السادات ابی الفتح سید محمد نظام الدین مقبول عالم دوازدہم رجب ۱۰۴۵ھ

عرس سید ابی البرکات جلال الدین مقصود عالم بن محمد بستم ربیع الآخر ۱۰۵۹ھ

عرس سید ابی عبداللہ صفی الدین محمد جعفر بدر عالم نہم ذی الحجہ ۱۰۸۵ھ

طریق آنست کہ تکلف نہ کنند و بے تکلف ہر چہ بہم رسد قرص و حلوہ یا خرمای کہ

از آرد و شکر می سازند بحضار برسانند و درس گفتن و روزه نفل داشتن
دریں روز نیامده است و عرس ہر بزرگے کہ خواہد رعایت کنند اگرآں
ساعت لطیف کہ دران حالت نقل روح شریف او بود بتعین معلوم
باشد توجہ دراں وقت غنیمت دانند و عرس حضرات جمیع انبیا علیہم
الصلوٰۃ والسلام بتاریخ بیست وہفتم رجب کہ از استحسانات شاہی
است بعد از عرس حضرت سلطان الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ و آلہ واصحابہ
وسلم از اہم مہماتست والموفق ہو اللہ

لطیفہ پنجاہ ہشتم در ماہ رجب

در شب اول این ماہ بعد از نماز خفتن دو رکعت نماز بگزارد و در
رکعت اولیٰ بعد از فاتحہ الم نشرح یکبار و اخلاص سہ بار و در
رکعت ثانیہ الم نشرح و اخلاص و معوذتین یکبار بخواند بعد ازاں
کلمہ طیب سی و سہ بار گفتہ حاجت خواہد و در روز اول و اوسط و آخر

ایں ماہ غسل لازم داند و در روز اول ایں ماہ اَستَغفِرُ اللّٰہ ذَالجَلال وَالاِکرام مِن جَمِیع الذُّنُوبِ وَالاٰثام بمواطات دل بازبان گوید ہزار بار اَستَغفِرُ اللّٰہَ لِذُنُوبِی کُلِّہَا سِرِّہَا وَجَہرِہَا صَغِیرِہَا وَکَبِیرِہَا ظَاہِرِہَا وَبَاطِنِہَا قَدِیمِہَا وَجَدِیدِہَا اَوَّلِہَا وَاٰخِرِہَا وَاَتُوبُ اِلَیہ اَللّٰہُمَّ اغفِرلی بِرَحمَتِکَ ہفتاد بار و النسب آنست کہ دریں ماہ ہر روز گوید۔

نماز اویس قرنی رضی اللہ عنہ تباریخ سوم و چہارم و پنجم ایں ماہ روزہ دارد و دریں ہر سہ روز وقت چاشت غسل کند و جامہای پاک بپوشد و از وقت شروع غسل تا بر سجادہ آید با کسے سخن نگوید اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیہ ہر روز گوید دہ بار چوں روز سوم کہ بطریق معہود بہ سر سجادہ آید استغفار مذکورہ دہ بار گفتہ بحضور دل شروع در نماز کند دوازدہ رکعت نماز بگزارد بسہ سلام در چہار گانی اول بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی

یک بار واخلاص سہ بار و بعد از سلام گوید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ
الْحَقُّ الْمُبِیْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ السَّیِّدُ الصَّادِقُ الْاَمِیْن
ہفتاد بار در چہار گانی دوم بعد از فاتحہ اِذا جاء نصر اللّٰہ
یک بار بعد از سلام گوید اَقْوِنِیْ مُعِیْنٌ وَاھْدِنِیْ دَلِیْلٌ بِحَقِّ
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہفتاد بار در چہار گانی سوم
بعد از فاتحہ اخلاص سہ بار بعد از سلام سورۂ الم نشرح بخواند
ہفتاد بار و ہر بار بر دست راست بدمد و آنرا بر دل فرود آرد
و گوید در باب ایں گفتہ اند مصرع ایں کار دولت است کنوں تا کرا
رسد۔ و در آخر نماز مناجات منسوب باویس قرنی رضی اللّٰہ عنہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْوَرٰی وَالْبَرٰی وَالثَّرٰی اِلٰھِیْ
خَاضِعُکَ بِبَابِکَ اِلٰھِیْ ذَلِیْلُکَ بِبَابِکَ اِلٰھِیْ مَکْرُوْبُکَ
بِبَابِکَ اِلٰھِیْ مَغْمُوْمُکَ بِبَابِکَ اِلٰھِیْ مُذْنِبُکَ بِبَابِکَ
اِلٰھِیْ عَاصِیْکَ بِبَابِکَ اِلٰھِیْ عُبَیْدُکَ بِبَابِکَ اِلٰھِیْ

مِسکِینُكَ بِبَابِكَ اِلٰهِی فَقِیرُكَ بِبَابِكَ اِلٰهِی سَائِلُكَ
بِبَابِكَ اِلٰهِی طَرِیدُكَ بِبَابِكَ اِلٰهِی مَهجُورُكَ بِبَابِكَ
اِلٰهِی ضَعِیفُكَ بِبَابِكَ اِلٰهِی مَرِیضُكَ بِبَابِكَ اِلٰهِی اَنفَقُكَ
بِبَابِكَ اِلٰهِی مَلهُوفُكَ بِبَابِكَ اِلٰهِی بَائِسُكَ بِبَابِكَ
اِلٰهِی ضَرِیرُكَ بِبَابِكَ اِلٰهِی غَرِیبُكَ بِبَابِكَ اِلٰهِی
یَتِیمُكَ بِبَابِكَ اِلٰهِی اَسِیرُكَ بِبَابِكَ اِلٰهِی خَالِقُكَ
بِبَابِكَ اِلٰهِی رَاجِیكَ بِبَابِكَ اِلٰهِی سَمِعتُ وَبَصُرتُ
وَلَطُفتُ وَنَاوَیتُ وَعَلَوتُ وَقَهَرتُ وَظَهَرتُ وَبَطَنتُ
وَلَا یُدرِكُ عُمُوّ عِلمُكَ وَلَا یَفجُرُ وَلَا یَذکُرُ اَصلُ
رَحمَتِكَ لَستَ بِظَلَّامٍ لِلعَبِیدِ بِرَحمَتِكَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِین
یک بار بخواند و در شب جمعہ کہ در اول این ماہ واقع شود
دو رکعت نماز بگزارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی
تا خالدون و اخلاص و معوذتین یکبار بخواند و اگر در وقت

گنبد دوازدہ رکعت بشش سلام با اذکار و دعوات چنانکہ

در جواہر جلالیہ مذکور است بگزارد و ایں را در عرف صوفیان

نماز لیلۃ الرغائب خوانند والرغائب جمع رغبہ وہی العطاء

الکثیر و بتاریخ چہاردہم ایں ماہ کہ روز تولد ایں خاک راہ است

خدمت شیخ شیر محمد شاہی امام جامع حضرت رسول آباد کہ

مقتدائے جماعت زہاد و عباد زمان خود بودند در مکتبی کہ

بندہ مصحف میخواند آمدند و امر فرمودند کہ بہ نیت شکر اللہ

دوگانہ بگزارد در رکعت اول بعد از فاتحہ آیۃ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ

لَشَدِیْدٌ و در رکعت دوم وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ

وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ بخواند یکبار و بعد از سلام

گوید اَلشُّکْرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ صد بار و ایں دعا بخواند اَللّٰھُمَّ اِنَّا

نَسْئَلُکَ عَمَلًا بَارًّا وَّرِزْقًا دَارًّا وَّعَیْشًا قَارًّا وَّ وَلَدًا

سَارًا وَّ عُمُرًا طَوِیْلًا فِیْ رِضَاکَ بِرَحْمَتِکَ یَا کَرِیْمُ یَا وَھَّابُ
یَا رَحِیْمُ یَا تَوَّابُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
یک بار وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَ اَسْتَعْصِمُہٗ وَ اَسْتَنْصِرُہٗ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اِنَّہٗ ھُوَ الْبَرُّ
الرَّحِیْمُ سہ بار وہر کس باید کہ در سالی روز تولد خویش این
دوگانہ با ادعیہ رعایت نماید و اگر این دوگانہ در جمعہ آخر ماہ
رجب بگزارد مجز است **نماز دعا استفتاح** پانزدہم این
ماہ پنجاہ رکعت نماز بگزارد بہ لسبت و پنج سلام در ہر رکعتے بعد
از فاتحہ اخلاص و معوذتین بخواند یکبار بعد از فراغ نماز دعا
استفتاح صَدَقَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّ ھُوَ
السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَ صَدَّقَتْ اَنْبِیَائُہٗ وَ بَلَّغَتْ رُسُلُہٗ
رِسَالَاتِہٖ وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ

لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الْمَجْدُ وَلَکَ الْفَخْرُ وَلَکَ الْقَهْرُ وَ
لَکَ الْعِزَّةُ وَلَکَ النِّعْمَةُ وَلَکَ الرَّحْمَتُہ وَلَکَ الْمَهَابَةُ
وَلَکَ الْعَظَمَةُ وَلَکَ السُّلْطَانُ وَلَکَ الْبُرْهَانُ
وَلَکَ الْاِمْتِنَانُ وَلَکَ التَّسْبِیْحُ وَلَکَ التَّقْدِیْسُ وَلَکَ
اَلتَّکْبِیْرُ وَلَکَ التَّهْلِیْلُ وَلَکَ مَا یُرٰی وَلَکَ مَا
لَا یُرٰی وَلَکَ مَا فَوْقَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی وَلَکَ مَا
فَوْقَ الْاَرْضِ وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی وَلَکَ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰی
وَلَکَ مَا تَرْضٰی بِهٖ وَتُحِبُّ مِنَ الثَّنَاءِ وَلَکَ الْحَمْدُ
وَالشُّکْرُ وَالنَّعْمَاءُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جِبْرَئِیْلَ اَمِیْنِکَ
عَلٰی وَحْیِکَ وَالْقَوِیِّ عَلٰی اَمْرِکَ وَالْمُطَاعِ فِیْ سَمٰوٰتِکَ
وَمَحَالِّ کَرَامَاتِکَ وَالْمُتَحَمِّلِ بِکَلِمَاتِکَ النَّاصِرِ لِاَنْبِیَائِکَ
الْمُدَمِّرِ عَلٰی اَعْدَائِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مِیْکَائِیْلَ مَلَکِ
رَحْمَتِکَ وَالْمَخْلُوْقِ لِرَاْفَتِکَ وَالْمُسْتَغْفِرِ لِاَهْلِ خَطِیْئَتِکَ

وَالمُعِينِ لِاَهلِ طاعَتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اِسرافِیلَ حامِلِ
عَرشِکَ وَصاحِبِ الصُّورِ المُنتَظِرِ الاَمرَکَ الوَجِلِ المُشفِقِ
مِن خِیفَتِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عِزرائِیلَ قابِضِ اَرواحِ
عِبادِکَ بِاَمرِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَمَلَةِ العَرشِ الطّاهِرِینَ
وَالمَلائِکَةِ المُقَرَّبِینَ وَالکِرامِ الکاتِبِینَ وَعَلٰی
السَّفَرَةِ الکِرامِ البَرَرَةِ الطَّیِّبِینَ وَعَلٰی مَلائِکَةِ
الجِنانِ وَخَزَنَةِ النِّیرانِ وَعَلٰی مَلَکِ المَوتِ وَالاَعوانِ
وَعَلٰی رِضوانِ خازِنِ الجِنانِ وَمَلٰئِکَتِکَ الکِرامِ یا
ذَالجَلالِ وَالاِکرامِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَبِینا اٰدَمَ بَدِیعِ
فِطرَتِکَ الَّذِی اَکرَمتَهُ بِسُجُودِ مَلائِکَتِکَ وَاَباحَتِهِ
جَنَّتَکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّنا حَوّاءِ المُطَهَّرَةِ مِنَ الرِّجسِ
اَلمُفَضَّلَةِ عَلٰی نَفسِ المُتَرَدِّدَةِ بَینَ مَحالِّ القُدسِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی هابِیلَ وَشِیثَ وَاِدرِیسَ وَنُوحٍ وَهُودٍ وَ

صَالِح وَ ابرَاهِیمَ وَ اسمٰعِیلَ وَ اسحٰق وَ یَعقُوبَ وَ یُوسُفَ
وَ الاَسبَاطِ وَ اَیُّوبَ وَ مُوسٰی وَ هَارُونَ وَ یُوشَعَ وَ الخِضرِ
وَ ذِی القَرنَینِ وَ یُونُسَ وَ اِلیَاسَ وَ الیَسَعَ وَ ذَا الکِفلِ
وَ لُوطٍ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیمَانَ وَ زَکَرِیَّا وَ یَحیٰی وَ شُعَیبَ وَ
شَعِیَا وَ اِرمِیَا وَ دَانِیَالُ وَ عُزَیرٍ وَ عِیسٰی وَ شَمعُونَ وَ
جَرجِیسَ وَ الحَوَارِیِّینَ وَ الاَتبَاعِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِک وَ سَلِّم عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارحَم
مُحَمَّدًا وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ وَ سَلَّمتَ وَ بَارَکتَ وَ
رَحِمتَ وَ تَرَحَّمتَ عَلٰی اِبرَاهِیمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبرَاهِیمَ
اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَصحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهٖ
مِن بَعدِهٖ اَبِی بَکرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثمَانَ وَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنهُم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الشُّهَدَاءِ وَ السُّعَدَاءِ وَ اَئِمَّةِ
الهُدٰی وَ الاَبدَالِ وَ الاَوتَادِ وَ السُّیَّاحِ وَ الزُّهَّادِ وَ

وَالعُبَّادِ وَالصَّالِحِینَ وَاهَلِ الجِّدِ وَالاِجتِهادِ وَخصَّ

مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاھلِ بَیْتِہٖ

بِاَفضَلِ صَلواتِکَ وَاکمَلِ کَرامَتِکَ وَبَلِّغ رُوحَہٗ مِنِّیْ

تَحِیَّۃً وَسَلَامًا وَزِدہُ فَضلًا وَشَرَفًا وَکَرَمًا وَاِکرامًا

حَتّٰی تُبلغہٗ اَعلٰی دَرَجاتِ الشَّرفِ مِنَ النَّبِیّنَ والمُرسَلِین

وَالاَفاضِلِ المُقَرَّبِینَ اَللّٰھُمَّ صلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعلٰی مَن سَمَّیتَ

وَمَن لَمّ اُسمِ مِنَ الملَائِکَتِکَ وَاَنبیاءِکَ وَرُسُلِکَ وَ

اَھَلِ طَاعَتِکَ وَاَرسِل صَلواتی وَسَلامِی اِلَیھِم وَ

اِلیٰ اَرواحِھِم وَاَجسادِھِم وَاجعَلھُم اِخوانِی فِیکَ

وَاَعوانی علیٰ دُعائکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَستَشفِعُ بِکَ اِلَیکَ

وَبِکَرامَکَ اِلیٰ کَرَمِکَ وَبِعِزَّتِکَ اِلیٰ عِزَّتِکَ وَبِجُودِکَ

اِلیٰ جُودِکَ وَبِرحمَتِکَ اِلیٰ رَحمَتِکَ وَبِاَھلِ طَاعَتِکَ

اِلَیکَ یَا اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ بِکُلِّ مَا سَاءَ لَکَ بِہٖ

اَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ مِنْ مَسْاَلَةٍ شَرِيفَةٍ غَيْرِ مَرْدُوْدَةٍ

وَبِمَا دَعَاكَ بِهٖ مِنْ دَعْوَةٍ مُجَابَةٍ مِنْ غَيْرِ مُخَيَّبَةٍ يَا اَللّٰهُ

يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ يَا جَلِيْلُ

يَا جَمِيْلُ يَا وَكِيْلُ يَا مُقِيْلُ يَا كَفِيْلُ يَا مُجِيْرُ يَا خَفِيْرُ يَا مُنِيْرُ

يَا خَبِيْرُ يَا مُبِيْنُ يَا مَتِيْنُ يَا حَقُّ يَا مُذِلُّ يَا مُجِيْلُ يَا كَبِيْرُ

يَا قَدِيْمُ يَا بَصِيْرُ يَا شَكُوْرُ يَا بَرُّ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا

سَاتِرُ يَا مُحِيْطُ يَا مُقِيْتُ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا قَرِيْبُ يَا

وَدُوْدُ يَا حَفِيْظُ يَا حَمِيْدُ يَا مَجِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ

يَا شَهِيْدُ يَا مُحْسِنُ يَا مُحْصِيْ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفَضِّلُ

يَا قَابِضُ يَا بَاسِطُ يَا هَادِيْ يَا مُرْسِلُ يَا مُرْشِدُ يَا

مُسَبِّبُ يَا مُسَدِّدُ يَا مُعْطِيْ يَا مَانِعُ يَا رَافِعُ يَا نَافِعُ

يَا بَاقِيْ يَا خَلَّاقُ يَا وَهَّابُ يَا تَوَّابُ يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ

يَا مُرْتَاحُ يَا مَنْ بِيَدِهٖ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا رَؤُفُ يَا عَطُوْفُ

يَا كَافِي يَا شَافِي يَا مُعَافِي يَا وَافِي يَا دَفِي يَا مُعِينُ يَا عَزِيزُ

يَا قَرِيبُ يَا غَفَّارُ يَا قَهَّارُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا قَرِيبُ

يَا سَلَامُ يَا مُومِنُ يَا مُهَيمِنُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا قَيُّومُ

يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا قُدُّوسُ يَا نَاصِرُ يَا مُونِسُ يَا بَاعِثُ

يَا وَارِثُ يَا عَالِمُ يَا حَكِيمُ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ يَا مُسَلِّمُ

يَا مُجِيبُ يَا مُسْتَجِيبُ يَا دَائِمُ يَا قَائِمُ يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ

يَا جَوَّادُ يَا بَارُّ يَا سَتَّارُ يَا عَادِلُ يَا فَاضِلُ يَا دَيَّانُ يَا

حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا مَنْ عَلَى فَاسْتَعْلٰى وَكَانَ عَرْشُهٗ

بِالْمُنْتَظِرِ الْاَعْلٰى يَا مَنْ قَرُبَ فَدَنَا فَتَدَلّٰى وَلَعَدَ فَنَاءِ

وَعَلِمَ السِّرَّ وَاَخْفٰى يَا مَنْ لَهُ التَّدْبِيرُ وَالْمَقَادِيرُ

يَا مَنْ لَهُ الْعَسِيرُ عَلَيهِ لَيَسِيرُ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ

قَدِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْاِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ

الْاَرْوَاحِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالسَّمَاحِ يَا رَادَّ مَا فَاتَ يَا صَارِفَ

الآفاتِ یَا مُنشِرَ الاَمواتِ یَا ذَا الجَلالِ وَالاِکرامِ یَا حَیُّ
یَا قَیُّومُ یَا حَیُّ حِینَ لَا حَیَّ فِی دَیمُومَةِ مُلکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا
حَیُّ یُحیِ المَوتٰی یَا حَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ بَدِیعَ السَّمٰوٰتِ
وَالاَرضِ یَا اِلٰهِی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ
وَبَارَکتَ وَارحَمتَ وَتَرَحَّمتَ عَلٰی اِبرَاهِیمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبرَاهِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ وَارحَم ذُلِّی وَانفِرَادِی وَ
خُضُوعِی وَخُشُوعِی وَوَفَاقَتِی بَینَ یَدَیکَ فَاِنَّ اِعتِمَادِی
عَلَیکَ وَتَضَرُّعِی اِلَیکَ اَدعُوکَ دُعَاءَ الذَّلِیلِ الخَاشِعِ
الخَاضِعِ الخَائِفِ المُشفِقِ البَائِسِ الفَقِیرِ المَهِینِ الحَقِیرِ
الجَائِدِ العَائِلِ المُستَجِیرِ المُقِرِّ بِذَنبِهٖ المُستَغفِرِ لِخَطِیئَةِ
دُعَاءَ مَن اَسلَمَتهُ وَتُقتَهُ وَقَضِیَتُهُ اَجِبتُهُ وَعَظَّمَتهُ
بِذُنُوبِهٖ مُجمِیعَتَهُ دُعَاءَ حَزِینٍ مُعتَذِرٍ ضَعِیفٍ مَهِینٍ
یَابِسٍ مِسکِینٍ اَللّٰهُمَّ اَسئَلُکَ بِاَنَّکَ مُقتَدِرٌ وَاَنَّکَ

مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ يَكُوْنُ وَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ
اَسْئَلُكَ بِحُرْمَتِ هٰذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ بَيْتِ الْحَرَامِ
وَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ قَبْرِ
نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ يَا مَنْ وَهَبَ
لِاٰدَمَ شِيْثًا وَ لِاِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحَاقَ وَ يَا مَنْ
رَدَّ يُوْسُفَ عَلٰى يَعْقُوْبَ وَ يَا مَنْ كَشَفَ بَعْدَ الْبَلَاءِ
ضُرَّ اَيُّوْبَ وَ يَا مَنْ رَدَّ مُوْسٰى عَلٰى اُمِّهٖ وَ يَا زَائِدَ الْخِضْرِ
فِيْ عِلْمِهٖ وَ يَا مَنْ وَهَبَ لِدَاوٗدَ سُلَيْمَانَ وَ لِزَكَرِيَّا وَ
يَحْيٰى وَ لِمَرْيَمَ عِيْسٰى وَ يَا حَافِظَ بِنْتَيْ شُعَيْبَ وَ يَا كَافِلَ
وَالِدَةِ مُوْسٰى اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا وَ تُجِيْرَنِيْ
مِنْ عَذَابِكَ وَ تُوْجِبَ لِيْ رِضْوَانَكَ وَ اَمَانَكَ وَ
غُفْرَانَكَ وَ جِنَانَكَ وَ اِحْسَانَكَ وَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَفُكَّ

عَنِّی کُلَّ غَفْلَةٍ بَیْنِی وَبَیْنَ ذُنُوبِی وَتَفْتَحَ مَنْ یُؤْذِینِی وَاَنْ
تَجْعَلَ لِی مِنْ اَمْرِی فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَاَنْ تُخَلِّصَنِی بِرَحْمَتِكَ
وَتَفْتَحَ لِی کُلَّ بَابٍ مِنْ خَیْرٍ وَتُلَیِّنَ فِی کُلِّ صَعْبٍ وَتُسَهِّلَ
عَلٰی کُلِّ عَسِیْرٍ وَتُخْرِسَ عَلٰی کُلِّ لِسَانٍ نَاطِقٍ بِسُوْءٍ وَ
نَکْبَتٍ وَتَمْنَعَ عَنِّی کُلَّ ظَالِمٍ وَحَاسِدٍ وَتَکْفِیَنِی شَرَّ کُلِّ
عَائِقٍ یُجَادِلُ تَفْرِیْقًا بَیْنِی وَبَیْنَ طَاعَتِكَ وَتُثَبِّطَنِی
عَنْ عِبَادَتِكَ یَا مَنْ اَلْجَمَ الْجِنَّ الْمُتَمَرِّدِیْنَ وَقَهَرَ عُتَاةَ
الشَّیَاطِیْنَ وَاَذَلَّ رِقَابَ الْمُتَجَبِّرِیْنَ وَرَدَّ کَیْدَ
الْمُتَسَلِّطِیْنَ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ
عَلٰی مَا تَشَاءُ اَنْ تَجْعَلَ لِی قَضَاءَ حَاجَتِی مِمَّا تَشَاءُ بِرَحْمَتِكَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یکبار بعد ازاں سر بسجدہ نہادہ گوید
اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَّیْتُ وَلَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ
وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ فَارْحَمْ ذُلِّی وَفَقْرِی وَفَاقَتِی وَ

اَنفِرادِي وَوَحشَتِي وَغُربَتِي وَوَجدَتِي وَكَيثُوتِي لِوَجهِي وَخُضُوعِي وَخُشُوعِي وَتَضَرُّعِي وَتَحَيُّرِي وَاجعَل لِي فَرجاً وَمَخرَجاً مِن هَمِّي وَحُزنِي بِرَحمَتِكَ يَا اَرحَمَ الرَّاحِمِينَ

یک بار وجهد نماید که دریں وقت آب از دیده رواں شود که آں علامت اجابت دعاست که گفته اند که اگر نخواستندی داد خدا وندی خواست

نماز شب بیست هفتم ایں ماه که آنرا شب معراج گویند دوازده رکعت بیک سلام بگزارد سوره عصر تا آخر قرآن در هر رکعتے سوره بخواند چوں در قاعده اخیر بنشیند بعد از قرات تشهد سر بسجده نهد و آیة الکرسی بخواند هفت بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيئٍ قَدِيرٌ دوازده بار پس سر از سجده بردارد نشسته بقیه تشهد خوانده سلام دهد بعد از

سلام بگوید اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَ مُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ وَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَ جَدِّکَ الْاَعْلٰی وَ کَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ اَغْفِرْلِی وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ یکبار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صد بار بعد ازاں ایں دعا بخواند یَا مَنْ اَقَرَّ لَہٗ کُلُّ مَعْبُوْدٍ یَا مَنْ یَّحْمَدُہٗ کُلُّ مَحْمُوْدٍ یَا مَنْ یُّطْلَبُ عِنْدَہٗ کُلُّ مَفْقُوْدٍ یَا مَنْ سَائِلُہٗ عَنْ بَابِہٖ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ یَا مَنْ بَابُہٗ عَنْ سُؤَالِہٖ غَیْرُ مَسْدُوْدٍ یَا مَنْ عَطَایَاہٗ غَیْرُ مَمْنُوْعٍ وَّلَا مُنْکَرٍ وَ یَا مَنْ ھُوَ لِمَنْ دَعَاہٗ لَیْسَ بِبَعِیْدٍ وَّ ھُوَ نِعْمَ الْمَقْصُوْدُ یَا مَنْ رَجَاءُ عِبَادِہٖ بِحَبْلِہٖ مَشْدُوْدٌ یَا مَنْ شِبْھُہٗ وَ مِثْلُہٗ غَیْرُ مَوْجُوْدٍ یَا مَنْ لَیْسَ بِوَالِدٍ وَّلَا مَوْلُوْدٍ یَا مَنْ فَضْلُہٗ وَکَرَمُہٗ لَیْسَ بِمَعْدُوْدٍ یَا مَنْ حَوْضُ بِرِّہٖ لِلْاَنَامِ مَوْرُوْدٌ

یَا اللّٰہُ یَا رَحمٰنُ یَا رَحِیمُ یا وَدُودُ یَا رَاحِمَ الشَّیخِ الکَبِیرِ

یَا غَافِرَ ذَنبِ دَاوٗدَ یَا مَن لَا یُخلِفُ الوَعدَ وَیَعفُوْ

عَنِ المَوعُودِ یَا مَن سِترُہٗ و رِزقُہٗ لِلعَاصِینَ مَمدُودٌ

یَا مَن ھُوَ مَلجَا کُلِّ مُقَصِّرٍ مَطرُودٍ یَا مَن اَذعَنَ لَہٗ

جَمِیعُ خَلقِہٖ بِالسُّجُودِ یَا مَن لَیسَ غَیرُہٗ نَیلُ وُجُودِہٖ

لِاَحَدٍ مَقصُودٍ یَا مَن لَا یَحِیفُ فِی حُکمِہٖ وَیَحکُمُ عَلَی

الظَّالِمِینَ العَنُودُ اِرحَم عُبَیداً خَاطِئاً لَم یَفِ بِالعُہُودِ

اِنَّکَ رَحِیمٌ وَدُودٌ فَعَّالُ المَایُرِیدُ یَا رَحِیمُ یَا بَارُّ

یَا وَدُودُ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ

الطَّاھِرِینَ۔

لطیفہ پنجاہ و نہم — در ماہ شعبان

سہ روز اول و سہ روز اوسط و سہ روز آخر این ماہ روزہ

دارد و اگر توفیق یابد تمام ماہ روزہ دارد از سادات این

سلسلہ عالیہ منقول است قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم مَاصَامَ شَہرًا مَاسوی رمضان الا شعبان فانہٗ

صامہ کلہٗ و در شب پانزدہم ایں ماہ کہ آنرا شب برات خوانند

بہ نیت صلوٰۃ البرکت دو رکعت نماز بگزارد و در ہر رکعتے آیۃ

الکرسی تا خالدون یک بار و اخلاص سہ بار بخواند بعد از سلام

بر زمین سجدہ کند و در حالت سجود گوید اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِی

اَضَاءَتْ بِہِ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضُوْنَ السَّبْعُ وَتَکَشَّفُ

بِہِ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَیْہِ اَمْرُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فُجَاۃِ نِقْمَتِکَ وَمِنْ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ

وَمِنْ شَرِّ کِتَابٍ قَدْ سَبَقَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِقَابِکَ

وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ جَلَّ

ثَنَاؤُکَ وَمَا اَبْلَغُ مَدْحَکَ وَلَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ

اَنتَ کَمَا اَثنَیتَ عَلٰی نَفسِكَ یَا ذَا الجَلَالِ وَالاِکرَامِ
سَجَدَ لَكَ سَوَادِی وَخَیَالِی وَاٰمَنَ بِكَ فُوَادِی وَاَقَرَّ
بِكَ لِسَانِي وَهَا اَنَا ذَا بَینَ یَدَیكَ یَا عَظِیمُ مِن کُلِّ عَظِیمٍ
اِغفِر لِی ذَنبِیَ العَظِیمَ فَاِنَّهٗ لَا یَغفِرُ الذَّنبَ غَیرُكَ
یَا عَظِیمُ یک بار بعد ازاں بنشیند و درود گفته بگوید اللّٰهُمَّ
وَهَب لِی قَلبًا تَقِیًّا نَقِیًّا مِنَ الشِّركِ بَرِیًّا لَا کَافِرًا وَّلَا
شَقِیًّا یک بار در سجده رفته بگوید اِغفِر وَجهِی فِی التُّرَابِ لِوَجهِ
سَیِّدِی وَحَقٌّ لِوَجهِ سَیِّدِی یَغفِرُ الوُجُوهَ لَهٗ
پس برنشیند و ایں دعا بخواند اللّٰهُمَّ یَا ذَا المَنِّ وَلَا یُمَنُّ
عَلَیكَ یَا ذَا الجَلَالِ وَالاِکرَامِ یَا ذَا الطَّولِ وَالاِنعَامِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ ظَهرُ اللَّاجِینَ وَیَا جَارَ المُستَجِیرِینَ
وَیَا صَرِیخَ المُستَصرِخِینَ وَاَمَانَ الخَائِفِینَ وَیَا دَلِیلَ
المُتَحَیِّرِینَ وَغِیَاثَ المُستَغِیثِینَ وَیَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ

اَللّٰھُمَّ اِن کُنتَ کَتَبتَنِی فِی اُمِّ الکِتَابِ عِندَكَ شَقِیًّا فَقِیرًا فَامحُ عَنِّی حِرمَانِی وَتَقتِیرَ رِزقِی وَاکتُبنِی عِندَكَ سَعِیدًا غَنِیًّا مُوَفِّقًا لِلخَیرَاتِ مُوَسِّعًا عَلٰی رِزقِی فَاِنَّكَ قُلتَ فِی اُمِّ الکِتَابِ یَمحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثبِتُ وَعِندَہٗ اُمُّ الکِتَابِ یکبار و فرمان حضرت شاہ عالم دام جلالہ است کہ دریں شب خواب نہ کند کہ احیاء چہار پاس این شب بحقیقت باز چہار بالش ملک کونین است

دمی باد دست در خلوت از اغیار بر بستن ہمہ ملک جہاں ہرگز بداں یکدم نمی ارزد

بناء علیٰ ہذا باید کہ صلوٰۃ البرکت صد رکعت بگزارد و در ہر رکعتی بعد از فاتحہ سورۃ اخلاص دہ بار بخواند کہ مجموعہ ہزار بار میشود باقی ادعیہ را بطریق مذکور بجاآرد و تتمہ شب را چہار حصہ سازد حصہ اولیٰ بدرود بر حضرت سید کائنات علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ اکمل التسلیمات مشغول باشد ہزار بار در حصہ دوم بذکر لاالٰہ الااللہ

ہزار بار در حصہ سوم اَستَغفِرُ اللّٰہَ الّذی لَا اِلٰہَ اِلّا ھُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّومُ وَ اَتُوبُ اِلَیہ ہزار بار و در حصہ چہارم مناجات
اَنتَ الکَرِیمُ المُعطی وَ اَنا الخَسِیسُ المحبُوب تکرار نماید بر حسب
انشراح دہ بار یا صد بار یا ہزار بار و مناجات العاشقین کہ حضرت
خاتم المحبوبین شاہ عالم دام جلالہ جمع فرمودہ اند بخواند یکبار و آں
اینست یَا اللّٰہُ یَا ھُوَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّاہِرِینَ وَسَلِّمْ
تَسلِیماً کَثیراً" رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعدَ اِذ ھَدَیتَنَا وَھَبْ
لَنَا مِن لَّدُنکَ رَحمَۃً" اِنَّکَ اَنتَ الوَھَّابُ اِلٰھِی اِذَا اَقرَرتَ
عُیونَ اَھلِ الدُّنیا بِدُنیاھُم فَاقرِر عَینِی بِکَ وَاقطَعْ
عَنِّی لَذائِذَ الدُّنیَا بِاُنسِکَ وَ الشَّوقِ اِلٰی لِقَائِکَ یَا
حَبِیبی وَ قُرَّۃَ عَینِی غَلِقَتِ المُلُوکُ اَبوابَھُم وَطَافَتْ
عَلَیھِم حُرَّاسُھَا وَ بَابُکَ مَفتُوحٌ

شعر

لَبَّيكَ یَا مَنْ اَنتَ مَولَاہ   فَارحَم عُبَیدًا اِلَیکَ مَلجَاہُ

عَلَیکَ یَاذَ الجَلَالِ مُعتَمَدِی   طُوبیٰ لِمَن کُنتَ انتَ مَولَاہُ

اِلٰهِی مَا اَضیَقَ الطَّرِیقُ علیٰ مَن لَم تکُن دَلیلَہٗ وَاوحَشَ السَّبِیلُ عَلیٰ مَن لَم تَکُن حَبِیبَہٗ اِلٰهِی اِن قَرَّبتَنِی فَمَن تَاعَزَرتَنِی فَمَن ذَاالَّذِی یُذِلُّنِی اِلٰهِی کَیفَ یُذِلُّ مَن مَالِکُہٗ عَزِیزٌ اَم کَیفَ یَفتَقِرُ مَن مَالِکُہٗ سَیِّدُ السَّادَاتِ اِلٰهِی اِلیٰ مَن اَذهَبُ وَانتَ مَولَائِیَ وَمِمَّن اَرجُو وَانتَ مَنَائِی وَاَنتَ اَنِیسِی وَبِمَن اَستَانِسُ وَانتَ حَبِیبِی وَغَایَتِی اَسئَلُکَ اِتمَام ذَالِکَ عَلَیَّ یَا نِعمَ المَولیٰ وَنِعمَ النَّصِیرُ اِلٰهِی سِرّی عَنکَ مَکشُوفٌ وَاَنَا اِلَیکَ مَلهُوفٌ وَاَنتَ لَم تَزَل بِالجُودِ مَوصُوفٌ اِلٰهِی اَنتَ الانِیسُ المُستَانِسِینَ مِن اَحِبَّائِکَ وَجِیسُ المَلهُوفِینَ مِن

اَوْلِیَائِکَ وَسُرُوْرُ الْعَارِفِیْنَ مِنْ اَصْفِیَائِکَ اِلٰهِیْ
اَنْتَ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی عَلَیْکَ اَحْوَالُ الْمُرِیْدِیْنَ وَلَا یَبْطُلُ
عَنْکَ اَمَلُ الْاٰمِنِیْنَ وَلَا یَخِیْبُ لَدَیْکَ رَجَاءُ الْمُنِیْبِیْنَ
سُبْحَانَکَ مَا اَعْظَمُ شَانِکَ اِلٰهِیْ اَجَلُّ الْعَطَاءِ فِیْ قَلْبِیْ
رِجَائُکَ وَاَعْذَبُ الْکَلَامَ عَلٰی لِسَانِیْ ثَنَائُکَ وَاَحَبُّ
السَّاعَتِ اِلَیَّ مَا یَکُوْنُ فِیْهَا لِقَائُکَ اِلٰهِیْ لَا صَبْرَ لِیْ فِیْ
الدُّنْیَا مَنْ ذِکْرِکَ فَکَیْفَ اَصْبِرُ فِی الْاٰخِرَةِ عَنْ دُوْتِیَکَ
اِلٰهِیْ اَشْکُوْا اِلَیْکَ غُرْبَتِیْ فِیْ بَلَادِکَ وَوَحْشَتِیْ مَبَیْنَ
عِبَادِکَ اِلٰهِیْ اُنْسِیْ بِکَ یَمْنَعُنِیْ عَنْ مُنَاجَاتِ غَیْرِکَ
اِلٰهِیْ حُبُّکَ عَطَّشَ کَبَدِیْ وَاَوْحَشُ مِنْ وَلَدِیْ وَ
اَضَاقَ عَلَیَّ بَلَدُکَ سُبْحَانَکَ عَجِبْتُ لِمَنْ لِعَرْفِکَ کَیْفَ
لَا یَسْتَغْنِیْ عَنْ غَیْرِکَ بِکَ اَمْ کَیْفَ یُرِیْدُ هُوَ سِوَاکَ
اِلٰهِیْ مَنْ لَمْ یَکُنْ مَسْرُوْرًا بِکَ فَمِنْ اَیْنَ یَکُوْنُ لَهُ السُّرُوْرُ

اِلٰهِی لَا تَجْعَلْنِی مِمَّنْ قَدْ صَرَفْتَ عَنْهُ وَجْهَكَ وَحَجَبْتَ عَنْهُ
عَفْوَكَ وَغَلَقْتَ عَنْهُ بَابَكَ وَقَطَعْتَ عَنْهُ عِصْمَتَكَ
وَوَكَّلْتَهُ اِلٰی غَیْرِكَ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَوْ اَقَلَّ مِنْ ذَالِكَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ یَا مَنَّانَ
الْقُلُوْبِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ یَا سُرُوْرَ الْقُلُوْبِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ
یَا مَنِ الدَّارَیْنِ اٰیَتَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لِدَعْوَتِكَ اِلَیْكَ
مِنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ بِكَ مِنْكَ اِلَیْكَ لَبَّیْكَ
لَبَّیْكَ بِمُصَاحَبَتِكَ وَالْقُرْبُ مِنْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ یَا دَلِیْلُ
الْقَاصِدِیْنَ اِلَیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ یَا مَرْكَبَ الْمُرِیْدِیْنَ
وَاَنِیْسُ الْعَاشِقِیْنَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ یَا قُرَّةَ عَیْنِ الْعَارِفِیْنَ
وَثَمَرَةَ فُوَادِ الْمُحِبِّیْنَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ
اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْكَ اِلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ لَا
اُحْصِی ثَنَاءَ عَلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَشْفَعِی مِنْكَ اِلَیْكَ

وَانتَ دَلیلی مِنکَ اِلَیکَ وَاَنتَ مُعِینی فِیکَ لَدَیکَ
یَاحَبِیبُ القُلُوبِ وَاَنِیسَ الاَکبَدِ عَلیکَ اَن لَاتَحجُبنی
بِکَ عَنکَ یَا اَقرَبَ مِن کُلِّ قَرِیبٍ بِکَ عَلَیکَ اَن
لَاتُبعِدَنی مِنکَ یَاغَایَتَ المُنیٰ اَملی سَلامٌ عَلی
الدَّارَینِ بِمَا فِیھَا لِدَعوَتِکَ سُبحَانَکَ عَجَبًا مِنّی
وَمِنکَ مَا اَشَدَّ تَوَدُّدُکَ لِی مِنکَ وَمَا اَکثَرُ الدَّلاَلُ
مِنّی اِلَیکَ سُبحَانَکَ عَجَبًا لِلخَلِیفَةِ کَیفَ اَرَادُوا بِکَ
بَدلِیلًا اَم کَیفَ اَختَارُوا عَلَیکَ کَفِیلاً اَم کَیفَ
اٰثَرُو سِوَاکَ دَلِیلًا سُبحَانَکَ مَا اَطیَبَ مَا اَدَقَّ مَا لَا
یُمکِنُ لِلخَلقِ وَصفُهٗ وَمَا اَخفیٰ مَالَا یُمکِنُ عَلَی الخَلقِ کَشفُهٗ
وَمَا اَظهَرَ مَا لَا یُمکِن عَنِ الخَلقِ کَتمُهٗ سُبحَانَکَ مَا اَطوَلَ
عُمرُ مَن لَم یَکُن لِلوِصَالِ اَهلًا وَمَا اَقَلَّ سُرُورُ مَن
لَم یَکُن لَهٗ مِن مُحَبَّتِکَ نَصِیبُ اِلٰھی بِکَ اَقسَمتُ

عَلَيْكَ اَنْ لَا تَبْتَلِيَنِي بِنِعَمٍ اِلَّا بِعَادِ مِنْكَ وَاَنْ لَا تَصْرِفَنِي وَ
تَضْرِبَنِي بِسَيْفِ الْهِجْرَانِ بَعْدَمَا اَحْيَيْتَنِي بِرُوْحِ الْوِصَالِ اِلَيْكَ
اِلٰهِي طُوْبٰى بِعَبْدٍ قَامَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَانْقَطَعَ قَلْبُهٗ اِلَيْكَ وَ
اكْتَفٰى بِهٖ مِنْكَ لَدَيْكَ وَقَصَدَ بِكَ اِلَيْكَ وَاعْتَمَدَ بِكَ
عَلَيْكَ وَطُوْبٰى لِعَيْنٍ تَنْظُرُ مِنْكَ اِلَيْكَ وَتُبْكِيْ فِيْكَ اِلَيْكَ
وَتَتَقَلَّبُ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ لَدَيْكَ اِلٰهِي كَيْفَ تُبْكِيْ عَيْنَ
اَضْحَكَتْ مِنْكَ اِلَيْكَ اَمْ كَيْفَ لَا تُبْكِيْ خَشْيَةً اَنْ يَكُوْنَ
يَوْمًا تُبْكِيْ حَسْرَةً عَلَيْكَ اِلٰهِي ضِحْكِيْ مِنْ حَيْثُ بُكَائِيْ وَبُكَائِيْ
مِنْ حَيْثُ ضِحْكِيْ وَسُرُوْرِيْ مِنْ حَيْثُ غُمُوْمِيْ مِنْ حَيْثُ
سُرُوْرِيْ دَائِيْ مِنْ حَيْثُ دَوَائِيْ وَدَوَائِيْ مِنْ حَيْثُ دَائِيْ
اِلٰهِي كَيْفَ اَبْكِيْ وَقَدْ عَرَفْتُكَ اَمْ كَيْفَ اَضْحَكُ وَقَدْ خِفْتُكَ
اِلٰهِي كَيْفَ اَحْزَنُ وَاَنْتَ كَمَا اَنْتَ الْحَبِيْبُ اَمْ كَيْفَ اَفْرَحُ
وَاَنَا كَمَا اَنَا الْخَسِيْسُ الْمَعْيُوْبُ اِلٰهِي كَيْفَ يَفْتَقِرُكَ مَنْ اَنْتَ

غَایَةَ اَمَلِهٖ اِلٰهِی کَیفَ الغَرِیبُ مَن اَنتَ مِنَ الکُلِّیَةِ
حَبِیبَهٗ وَکَیفَ الحَقِیرُ مَن اَنتَ فِی الدَّارَینِ نَصِیبَهٗ اِلٰهِی
مِنكَ ضَحِکِی وَمِنكَ اَیضًا بُکَائِی وَاَنتَ دَائِی وَاَنتَ دَائِی
وَاَنتَ اَیضًا دَوَائِی اِلٰهِی فِیكَ عِزِّی وَفِیكَ اَیضًا هَوَائِی
حَسبِی مَن سِوَائِی عِلمُكَ بِحَالِی حَسبِی مِن دَوَائِی عِلمُكَ
بِدَائِی حَسبِی مِن خِیَانَتِی عِلمُكَ بِخِیَانَتِی حَسبِی مِنكَ
وُدًّا وَلَم اَجِد مِنكَ بُدًّا حَسبِی مِنكَ حَسرَةً اِن لَقِیتُ
مِنكَ مُنفَرِدًا مُبعَدًا مَطرُودًا فَردًا اِلٰهِی بِكَ اَنتَ
اِفتِخَارِی مَا اِذَا نَظَرتُ مِنكَ اِلَیكَ وَاَنتَ اَنِیسِی اِذَا
اَنزَلتُ مِنكَ عَلَیكَ وَاَنتَ سُرُورِی اِذَا اَتَیتُ مِنكَ
لَدَیكَ اِلٰهِی اَسئَلُكَ اِتمَامَ اَغنَیتَ وَتَحقِیقَ مَا اَدَّعَیتُ
وَنَدِیمَ مَا اَعطَیتُ وَاَعُوذُ بِكَ مِنكَ اِلٰهِی اِرحَم اِنقِطَاعِی
اِلَیكَ وَانفِرَادِی بِكَ غُربَتِی فِی بِلَادِكَ وَوَحشَتِی بَینَ عِبَادِكَ

اِلٰهِی لَا لِی مِنْکَ بُدٌّ وَ لَا لِی فِیْکَ حِیْلَۃٌ وَ لَا لِی مِنْکَ صَبْرٌ
وَلَا لِی مَعَ سِوَاکَ اُنْسٌ اِلٰهِی مَا الَذَّ ذِکْرُکَ وَ الْاُنْسُ بِکَ
وَمَا اَحْلٰی خِدْمَتُکَ وَ الشُّغْلُ فِیْکَ اِلٰهِی مَا اَوْحَشَ قَلْبًا
لَیْسَ فِیْهِ اُنْسُکَ وَمَا اَخْرَبُ قَلْبًا لَیْسَ فِیْهِ ذِکْرُکَ
وَمَا اَقَلَّ سُرُوْرَ قَلْبٍ لَیْسَ فِیْهِ حُبُّکَ اِلٰهِی هٰذَا
سُرُوْرِیْ بِکَ فِیْ حَالَاتِ الْمَقَامَاتِ وَ الْمُلَاقَاتِ اِلٰهِی
بِسُرُوْرِیْ بِکَ بَطَلَ عَلَیَّ الْغُمُوْمُ وَ بِشُغْلِیْ فِیْکَ زَالَ
عَنِّی الْهُمُوْمُ وَ اَسْئَلُکَ سُوَالَ مَنْ لَا یَعْرِفُ بِالرُّبُوْبِیَّۃِ
غَیْرَکَ اَنْ تُعْتِقَنِیْ مِنْ عُبُوْدِیَّۃِ مَا سِوَاکَ حَتّٰی اَکُوْنَ
اَسِیْرِ مِنَّتِکَ وَ رَهِیْنَ کَرَمِکَ وَ غَرِیْقَ اِنْعَامِکَ اِلٰهِی
خَلَقْتَنِیْ فَاَحْسَنْتَ خَلْقِیْ وَ رَبَّیْتَنِیْ فَاَحْسَنْتَ تَرْبِیَتِیْ
وَدَعَوْتَنِیْ اِلٰی نَفْسِکَ بِاَلْطَفِ الدَّعْوَۃِ فَوَفِّقْنِیْ لِمَا
تُحِبُّ وَ تَرْضٰی یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

لطیفہ شتصم در ماہ رمضان

در اول شب ایں ماہ بعد از دعاء شب ماہ کہ مذکور شد تخصیص درود
گفتہ ایں دعا بخواند اَللّٰهُمَّ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ فَادْخِلْهُ بِالْاَمْنِ
وَالْاِيْمَانِ وَصِحَّةٍ مِّنَ السُّقْمِ وَفَرَاغٍ مِّنَ الشُّغْلِ وَاَعِنَّا عَلَى الصِّيَامِ
وَالْقِيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى يَنْقَضِىْ عَنَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لَنَا
وَرَضِيْتَ عَنَّا اَللّٰهُمَّ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ قَدْ حَضَرَ
فَسَلِّمْهُ لَنَا وَسَلِّمْنَا لَهٗ وَتَسَلَّمْهُ فِىْ يُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ
مِّنْكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا صِيَامَهٗ وَقِيَامَهٗ بِقَبُوْلٍ
مِّنَّا وَاِيْمَانٍ وَّاحْتِسَابٍ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْكَسَلَ وَالْفَتْرَةَ
وَالسَّاٰمَةَ وَارْزُقْنَا فِيْهِ الْخَيْرَ وَالْاَجْرَ وَالْقُوَّةَ وَ
النَّشَاطَ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
و از سنن سادات ایں سلسلہ علیہ است کہ در ہر شب بپاس

داشتن مسجد و افروختن قنادیل و پیراستن اہتمام فرمایند و اعز
اشتغال دریں ماہ تلاوت قرآن است باید کہ وظیفۂ تلاوت
از یک ختم کم نہ باشد و زیادہ را حدی نیست ع نگویمت بچہ
غایت بداں قدر کہ توانی و در وقت افطار گوید اَللّٰھُمَّ لَکَ
صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ
اَفْطَرْتُ وَبِصَوْمِ غَدًا نَوَیْتُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ
بِحَمْدِکَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ
یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِیْ و اگر مزاج وفا کند باید کہ تناول
طعام بعد از عشا و تراویح شود نماز تراویح بیست رکعت بہ
جماعت بگزارد و قاری باید کہ ہر شب یک جزو بلکہ بیشتر خواند
چنانکہ در شب بیست و ہفتم ختم قرآن شود و در شب ہای باقیہ
از سورۂ الم ترکیف تا آخر قرآن دو بارہ خواند و بعد از ہر دوگانہ

گوید یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ یَا کَرِیْمَ الْمَعْرُوْفِ
وَیَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ عَلَیْنَا بِاِحْسَانِکَ الْقَدِیْمِ
یک بار و بعد از دوگانہ اول گوید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ
لَا یَمُوْتُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر سہ بار و دعا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ رِضْوَانَکَ
وَالْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ
یَا مُجِیْرُ یکبار و بعد از دوگانہ دوم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَمِلْاَ مَا
عَلِمَ اللّٰہُ سہ بار و دعا ماثورہ یکبار و بعد از دوگانہ سوم سُبْحَانَ
الْمَلِکِ الْجَبَّارِ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ
الْقَھَّارِ سُبْحَانَ الْکَرِیْمِ السَّتَّارِ سُبْحَانَ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ

سُبحَانَ خَالِقُ اللَّیلِ وَالنَّھَارِ سُبحَانَ مَن لَم یَزَل وَلَا یَزَال

سہ بار دعائے مذکور یک بار و بعد دوگانہ چہارم سُبحَانَ ذِی المُلکِ

وَالمَلَکُوتِ سُبحَانَ ذِی العِزَّتِ وَالعَظمَۃِ وَالھَیبَۃِ وَالقُدرَتِ

وَالکِبرِیَاءِ وَالجَبَرُوتِ سُبحَانَ المَلِکِ الحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوتُ

سُبحَانَ الَّذِی یُمُوتُ الخَلَائِقِ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ اَبَدًا

بار دوم اَبَدًا اَبَدًا بار سوم اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا سہ بار

دعا مذکور یک بار و بعد از دوگانہ پنجم اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِی

لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ اَسئَلُہُ التَّوبَۃَ سہ بار و

دعا مسطور یکبار ایضاً اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَا اِلٰـہَ اِلَّا

ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ غَفَّارُ الذُّنُوبِ سَتَّارُ العُیُوبِ عَلَّامُ

الغُیُوبِ وَاتُوبُ اِلَیہِ تَوبَۃَ عَبدٍ ظَالِمٍ ذَلِیلٍ

لَا یَملِکُ لِنَفسِہٖ نَفعًا وَلَا ضَرًّا وَلَا مَوتًا وَلَا حَیٰوۃً

وَلَا نُشُورًا یکبار ایضاً اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِن کُلِّ ذَنبٍ

اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً اَوْسِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَ اَتُوْبُ
اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ
لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یکبار الیضاً اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ
جَمِیْعِ مَا کَرِہَ اللّٰہُ قَوْلاً وَ فِعْلاً وَ خَاطِرًا وَنَاظِرًا یکبار
و بعد ازاں دست بردارد و ایں دعا بخواند اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ
بِحَقِّ ھٰذَا الشَّھْرِ وَحُرْمَتِہٖ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبِحَقِّ مَنْ تَعَبَّدَ لَکَ فِیْہِ مِنِ ابْتِدَائِہٖ
اِلٰی وَقْتِ فَنَائِہٖ مَلَکٍ قَرَّبْتَہٗ اَوْ نَبِیٍّ اَرْسَلْتَہٗ
اَوْ عَبْدٍ صَالِحٍ اخْتَصَصْتَہٗ اَنْ تُجَنِّبَنَا الْاِلْحَادَ فِیْ تَوْحِیْدِکَ
وَالتَّقْصِیْرَ فِیْ تَمْجِیْدِکَ وَالْاِغْفَالَ بِحُرْمَتِکَ وَالْعَمٰی عَنْ
سُنَّتِکَ وَالْاِنْخِدَاعَ لِعَدُوِّکَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
اَللّٰھُمَّ اَھِلْنَا فِیْہِ لِمَا وَعَدْتَّ لِاَوْلِیَائِکَ مِنْ کَرَامَتِکَ

وَ اَوجِب لَنَا مَا اَوجَبتَ لِاَهلِ الاستِقصَا فِی طَاعَتِکَ

وَجَعَلنَا فِی نَظمِ مَن استَحَقَّ الدَّرَجَۃَ العُلیَا مِن

جَنَّتِکَ وَ استَوجَبَ مُرَافِقَۃَ الرَّفِیقِ الاَعلیٰ بِرَحمَتِکَ

یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ یکبار بخواند و اولیٰ آنست کہ بجای این

اذکار و تسبیحات بعد از ہر دوگانہ دو دوگانہ دیگر منفرد بگزارد

بقرأت چہار قل ایستادہ یا نشستہ و بعد از دو دوگانہ پنجم ہیچ نہ

گزارد و بجماعت در قرأت استغفار ہا موافقت کند چہ بقول صادق

آلِ محمد علیہ وَ آلہ وسلم عدد رکعت تراویح بیک روایت ہر شب

بیست رکعت است و بروایت دیگر ہر شب سی و شش رکعت

و بایں طریق عمل بر ہر دو روایت میشود والموفق ہو اللہ ایضا

آخر ہر شب دریں ماہ روی سوئے آسمان نظر کردہ گوید لَا اِلٰـہَ

اِلَّا اللّٰہُ الحَیُّ القَیُّومُ عَلیٰ کُلِّ نَفسٍ بِمَا کَسَبَت دوازدہ بار

اَللّٰھُمَّ اَذھِب عَنَّا فِیہِ النُّعَاسَ وَ الکَسَلَ وَ الفَترَۃَ وَ

السّلامة وارزقنا فیه الجدّ والاجتهاد والقوّة و
النّشاط والتّوفیق لما تحبّ و ترضٰی ولا تجعله اٰخر
العهد بنا من رمضان فان کان فالیٰ جنّتک و
رضوانک یاارحم الرّاحمین یک بار و در عشرٔ اخیره
ایں ماه از حلاله زناں اعتزال نماید و در مسجد جامع مُعتکف
شود و دریں عشره وجدان لیلة القدر را امید دارد بلکه دریں
ماه چه از خاتم المجوبین شاه عالم کان اللّٰه تعالیٰ له منقول است
که شخصے برار رخصت اعتکاف بآستانه عالی رسید و در دل بوجدان
لیلة القدر شغفے عظیم داشت فرمودند که به نیت ادائی سنت
حضرت سلطان الانبیا علیه وآله من الصلوٰة و التسلیمات افضلها
بنشیں اما شبے که مقصود و مطلوب تست گزشت کار تست
و در شب بیست وسیوم ایں ماه باید که سورهٔ عنکبوت وسورهٔ
روم بخواند که از صادق آل محمد علیه وآله الصلوٰة والسّلام

منقول است و در فقراء درگاه شاہی معمول وحضرت شیخ
قطب العالم رکن الحق والدین ابی فتح فیض اللہ رضی اللہ عنہ
فرمودہ کہ دریں شب دو رکعت نماز با جماعت بگزارند و در
نماز سورتین عنکبوت و روم بخواند کہ نفع آں عام است و
اگر قرأت سورتین علیحدہ و ادای دگانہ ہر دو میسر شود زہی کار
و در شب بیست و ہفتم ایں ماہ دوازدہ رکعت نماز بقرأت سورۃ
القدر یکبار و سورۃ الاخلاص سہ بار بہ شش سلام بگزارد و ایں
دعا بخواند اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاتِ
اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا عَفُوٌّ یَا
غَفُوْرُ اَللّٰھُمَّ مُدَّ عُمْرِیْ وَوَسِّعْ عَلٰی رِزْقِیْ وَصَحِّحْ لِیْ جِسْمِیْ
وَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ فَاِنَّكَ تَمْحُوْ مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ
اُمُّ الْكِتَابِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَرَمِ وَجْھِكَ الْجَنَّةَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ

یکبار اللّٰھُمَّ اجعلنا مِن اعظمِ عِبادکَ نصیباً فِی کُلِ خیرٍ
تقسِمُہٗ بینَ عِبادِکَ فی شَھرِ رَمضانَ مِن نُورٍ
نھدی بِہٖ او رَحمَۃٍ تنشرُھا او رِزقٍ تبسُطُہٗ اَو
بَلاءٍ ترفعُہٗ اوشرٍّ تدفعُہٗ او فضلٍ تقسِمُہٗ عَلَی
المُومِنین بِلا الٰہَ اِلّا اَنتَ اللّٰھُمَّ لقِنا رُوحاً وَ
رَیحاناً وَ تقبّل صِیامَ شَھرِ رَمَضانَ مِنّا وَ عَلیٰ قیامِہٖ
فاعِنّا وَ اللیلَۃِ القدرِ فوَفِّقنا وَ لِعِبادتِکَ فصیرِنا
وَ بِالقرآنِ فاشفِنا وَ بالاسلام فاشرح صُدُورنا
مِنَ الاَحیاءِ المرزوقِینَ فاجعلنا وَاجعل دَارَ السَّلامِ
دَارنا وَ اجعل فیھا خُلدَنا وَ مَقامَنا وَ مِنَ النَّظرِ اِلیٰ
وَجھِکَ الکریمِ فلا تحرمنا وَ اجعَلِ المومِنینَ اصحابنا
وَ اجعَلِ الجنّۃَ مآبنا وَ مَعَ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ علیہِ وَ الِہٖ وَ
اَصحابِہٖ وَ سَلّم فاجمعنا وَ کَما انبتَ اِبراھیمَ رُشدَہٗ

فَارْشُدْنَا وَ كَمَا اٰتَيْتَ مُوْسٰى سُؤْلَهٗ فَاَعْطِنَا سُؤْلَنَا
وَ كَمَا غَفَرْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ
ذَنْبَهٗ فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
یکبار اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ اَحَبَّكَ وَحُبَّ
مَنْ يُحِبُّكَ وَ حُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ
الْاِكْرَامِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ یکبار و بعد از
شب بیست و هفتم در اندوه ذهاب ایام صیام وداع شهر
مبارک رمضان باشد و در شب آخر این ماه دو رکعت نماز
گزارد و در هر رکعت بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص بخواند دوازده
بار بعد سلام کلمہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ بخواند دوازده بار و این دعا بخواند
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ

اِغفِرلِی ذُنوبی وَ تَقَبَّلْ صَلٰوتِی وَ صِیامِی وَ قِیامِی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہ الطَّاہِرِینَ یکبار

لطیفہ شصت و یکم در ماہ شوال

در شب ماہ آنکہ شب عید فطر ست چہار رکعت نماز بجماعت بگزارد بیک سلام در ہر رکعتے بعد از فاتحہ سورہ اخلاص خواند سہ بار بعد از سلام گوید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدً وَّلَا نَعبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخلِصِینَ لَہُ الدِّینَ وَلَو کَرِہَ الکَافِرُونَ ہفتاد بار و در شب ماہ دہم در معتکف باشد و بقدر استعداد خود از مولیٰ عیدی طلب کہ از لوازم عبدیت است و معتاد سادات ایں خانوادہ است کہ چوں اصحاب بہ تہنیت اتمام اعتکاف در معتکف آیند بخدام میفرمایند کہ بعد از مراجعت بہر یکجا خرما دہند و بگویند

کہ بعد از صبح صادق افطار بخرما کنند کہ سنت است و پیر دستگیر
امیر سید جلال الدین محمد الحسینی ماہ عالم دام جلالہ میفرمودند
کہ شیر و خرما کہ منقم ساختہ میجوشانند و میخورند از قبیل حکمت
است و روز عید بعد از فراغ از نماز چہار رکعت منفرد بگزارد
بیک سلام در رکعت اولیٰ بعد از فاتحہ سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ
خواند در ثانیہ سورۂ والشمس و در ثالثہ والضحیٰ و در رابعہ
سورۂ اخلاص یک بار و جمیع اقربا و اصحاب را دعوت نماید و
اگر کسے حاضر نباشد بعذرے نصیب او بفرستد و باید کہ پیش
از روز عید تدبیر دعوت روز عید کند و اگر چیزے موجود
نباشد از کسے قرض حسنہ گیرد کہ از عادات ملتزمۂ سادات
ست و رسوم مستمرۂ اہل سادات و باللہ التوفیق۔

لطیفہ شصت و دوم در ماہ ذی الحجہ

در روز اول گوید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ صد بار
و در روز دوم گوید اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً
وَّلَا وَلَدًا صد بار و در روز سوم اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ صد بار
و در روز چہارم اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ صد بار و در روز پنجم حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مُنْتَهٰى سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَزَلْ
رَحِيْمًا صد بار و در پنج روز دیگر اذکار مذکور را بترتیب
سابق اعاده نماید و لشب عرفه دو رکعت نماز بگزارد و در

ہر رکعتے بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص خواند سہ بار و پس از
سلام گوید سُبْحَانَ الَّذِی فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ
الَّذِی فِی الْاَرْضِ قُدْرَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِی فِی الْبَحْرِ رُوحُہٗ
سُبْحَانَ الَّذِی فِی الْقَبْرِ قَضَاءُہٗ سُبْحَانَ الَّذِی رَفَعَ السَّمَاءَ
سُبْحَانَ الَّذِی وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِی لَا مَلْجَاءَ
وَلَا مَنْجَا مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ یک بار روز عرفہ بعد از نماز
پیشین بصحرا یا در مسجد جامع رود و ساعتی توقف کند
تا درویشان جمع شوند دو رکعت نماز بجماعت بگزارد
در رکعت اولیٰ بعد از فاتحہ سورۂ انبیا بخواند و در رکعت
دوم سورۂ الحج یکبار بعد ازاں چہار رکعت دیگر بگزارد
و در ہر رکعت بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص بخواند پنجاہ بار
بعد از سلام با جماعت رد بقبلہ سر برہنہ کردہ بایستد و
دُعاء عرفہ لفظاً بعد لفظٍ بخواند چنانکہ مقتدیان بموافقت

او تواند خواند دعا اینست لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
وَهُوَ لَا يَمُوْتُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا
وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ
وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحَمْدُ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا
تَقُوْلُ خَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ
وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَعَلَيْكَ ثَوَابِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
وَاَعُوْذُ مِنْ وَسَاوِسِ الصُّدُوْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ
السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ
وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ

تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ وَ مِنْ شَرِّ مَا بَوَائِقِ الدَّهْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ مِنْ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ
فُجَاتِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِالْهُدٰى
وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى يَا خَيْرَ مَقْصُوْدٍ اِلَيْهِ
وَ اَيْسَرَ مَنْزُوْلٍ عَلَيْهِ وَ اَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ مَا لَدَيْهِ اَعْطِنِی
الْعِيْشَةَ اَفْضَلَ مَا تُعْطِیْ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ وَ حُجَّاجِ
بَيْتِكَ الْحَرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا رَفِيْعَ الدَّرَجَاتِ
وَمُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ وَ فَاطِرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتِ ضَجَّتْ
اِلَيْكَ الْاَصْوَاتُ بِصُنُوْقِ اللُّغَاتِ نَسْئَلُكَ الْحَاجَاتِ
وَ حَاجَتِیْ اِلَيْكَ اَنْ لَّا تَنْسَانِیْ فِیْ دَارِ الْبَلَاءِ اِذَا نَسِيَنِیْ
اَهْلُ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِیْ وَ تَرٰى مَكَانِیْ وَ
تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِيَتِیْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِیْ
وَ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ

الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْئَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمَسَاكِيْنِ وَابْتَهِلُ

اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَادْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ

الضَّرِيْرِ وَدُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَذَلَّ

لَكَ جَسَدُهٗ فَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِىْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَكُنْ بِىْ رَءُوْفًا

رَّحِيْمًا يَاخَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَاَكْرَمَ الْمُعْطِيْنَ اِلٰهِىْ مِنْ

مَدَحَ اِلَيْكَ نَفْسَهٗ فَاِنِّىْ لَائِمٌ لِنَفْسِىْ اِلٰهِىْ اَخْرَسَتْ

الْمَعَاصِىْ لِسَانِىْ فَمَالِىْ وَسِيْلَةٌ مِنْ عَمَلٍ وَلَا شَفِيْعٌ سِوَى

الْاَمَلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعْلَمُ اَنَّ ذُنُوْبِىْ لَمْ تُبْقِ لِىْ عِنْدَكَ جَاهًا

وَلَا لِلْاِعْتِذَارِ اِلَيْكَ وَجْهًا وَلٰكِنَّكَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ

وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اِلٰهِىْ اِنْ لَمْ اَكُ اَهْلًا اَنْ اَبْلُغَ

رَحْمَتَكَ اَهَلَ اَنْ تَبْلُغَنِىْ اِلٰهِىْ اِنَّ رَحْمَتَكَ وَسِعَتْ

كُلَّ شَىْءٍ وَاَنَا شَىْءٌ اِلٰهِىْ اِنَّ ذُنُوْبِىْ وَاِنْ كَانَتْ عِظَامًا

وَ لٰكِنَّهَا صِغَارٌ فِي جَنْبِ عَفْوِكَ فَاغْفِرْهَا لِي يَا كَرِيمُ
اِلٰهِي اَنْتَ اَنْتَ وَ اَنَا اَنَا اَنَا الْعَوَّادُ اِلَى الذُّنُوبِ وَ اَنْتَ
الْعَوَّادُ اِلَى الْمَغْفِرَةِ اِلٰهِي اِنْ كُنْتَ لَا تَرْحَمُ اِلَّا اَهْلَ
طَاعَتِكَ فَاِلٰى مَنْ يَفْزَعُ الْمُذْنِبُونَ اِلٰهِي اِلٰهِي تَجَنَّبْتُ
عَنْ طَاعَتِكَ وَ تَوَجَّهْتُ اِلٰى مَعْصِيَتِكَ قَصْدًا ....
فَسُبْحٰنَكَ مَا اَعْظَمَ حُجَّتَكَ عَلَيَّ وَ اَكْرَمَ عَفْوَكَ عَنِّي
فَبِوُجُوبِ حُجَّتِكَ عَلَيَّ وَ انْقِطَاعِ حُجَّتِي وَ فَقْرِي اِلَيْكَ
وَ غِنَاكَ عَنِّي اِلَّا قَدْ غَفَرْتَ لِي يَا خَيْرَ مَنْ دَعَاهُ
دَاعٍ وَ اَفْضَلَ مَنْ رَجَاهُ رَاجٍ بِحُرْمَتِ الْاِسْلَامِ
وَ بِحُرْمَتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ
اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ فَاغْفِرْ لِي جَمِيعَ ذُنُوبِي وَ اصْرِفْنِي
مِنْ مَوْقِفِي هٰذَا مَقْضِيَ الْحَوَائِجِ وَ هَبْ لِي مَا
سَاَلْتُ وَ حَقِّقْ رَجَائِي فِيمَا تَمَنَّيْتُ اِلٰهِي دَعَوْتُكَ

بِالدُّعَاءِ الَّذِی عَلَّمْتَنِیهِ فَلَا تَحْرِمْنِی مِنَ الرَّجَاءِ
الَّذِی عَرَّفْتَنِیهِ اِلٰهِی مَا اَنْتَ صَانِعٌ الْعَشِیَّۃَ بِعَبْدٍ
مُقِرٍّ بِذَنْبِهٖ خَاشِعٌ لَكَ بِذُلِّهٖ مُسْتَكِینٌ بِجُرْمِهٖ
مُتَضَرِّعٌ اِلَیْكَ مِنْ عَمَلِهٖ تَائِبٌ اِلَیْكَ مِنِ اقْتِرَافِهٖ
مُسْتَغْفِرٌ لَكَ مِنْ ظُلْمِهٖ مُبْتَهِلٌ اِلَیْكَ فِی الْعَفْوِ عَنْهُ
طَالِبٌ اِلَیْكَ فِی نَجَاحِ حَوَائِجِهٖ رَاجٍ اِلَیْكَ فِی
مَوْقِفِهٖ مَعَ كَثْرَۃِ ذُنُوبِهٖ فَیَا مَلْجَاَ كُلِّ حَیٍّ وَدَلِیَّ
كُلِّ مُوْمِنٍ مَنْ اَحْسَنَ فَبِرَحْمَتِكَ یَفُوزُ وَمَنْ اَسَاءَ
فَبِخَطِیئَتِهٖ یَهْلِكُ اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ خَرَجْنَا وَبِفِنَائِكَ
اَنَخْنَا وَاِیَّاكَ اَمَّلْنَا وَمَا عِنْدَكَ طَلَبْنَا وَلِاِ
حْسَانِكَ تَعَرَّضْنَا وَبِرَحْمَتِكَ رَجَوْنَا وَمِنْ عَذَابِكَ
اَشْفَقْنَا وَلِبَیْتِكَ الْحَرَامِ حَجَجْنَا یَا مَنْ یَمْلِكُ حَوَائِجَ
السَّائِلِینَ وَیَعْلَمُ ضَمَائِرَ الصَّامِتِینَ یَا مَنْ لَیْسَ

مَعَهٗ رَبٌّ يُدعٰى وَيَا مَنْ لَيسَ فَوقَهٗ خَالِقٌ يُخشٰى
وَيَا مَنْ لَيسَ لَهٗ وَزِيرٌ يُؤتٰى وَلَا حَاجِبٌ يُرشٰى
يَا مَنْ لَا يَزدَادُ عَلَى السُّوَالِ اِلَّا كَرَمًا وَّجُودًا وَّعَلٰى
كَثرَةِ الحَوَائِجِ اِلَّا تَفَضُّلًا وَّاِحسَانًا اِلٰهِی اِنَّكَ جَعَلتَ
لِكُلِّ ضَيفٍ قِرًى وَّنَحنُ اَضيَافُكَ فَاجعَل قِرَانَا
مِنكَ الجَنَّةَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ لِكُلِّ وَفدٍ جَائِزَةً وَّلِكُلِّ
زَائِرٍ كَرَامَةً وَّلِكُلِّ سَائِلٍ عَطِيَّةً وَّلِكُلِّ رَاجٍ
ثَوَابًا وَّلِكُلِّ مُلتَمِسٍ لِّمَا عِندَكَ نِعمَةً وَّلِكُلِّ مُستَرحِمٍ
عِندَكَ رَحمَةً وَّلِكُلِّ رَاغِبٍ اِلَيكَ زُلفَةً
وَّلِكُلِّ مُتَوَسِّلٍ اِلَيكَ عَفوًا وَّقَد وَفَدنَا اِلٰى
بَيتِكَ الحَرَامِ وَوَقَفنَا فِی هٰذِهِ المَشَاعِرِ العِظَامِ
وَشَاهَدنَا هٰذِهِ المَشَاهِدَ الكِرَامَ رَجَاءً لِّمَا
عِندَكَ فَلَا تُخَيِّبْ رَجَائَنَا اِلٰهَنَا اِنَّكَ تَابَعتَ

النِّعَمَ حَتّٰى اطْمَئَنَّتِ الْاَنْفُسُ بِتَتَابُعِ نِعْمَتِكَ وَاَظْهَرَتَ

الْعِبَرَ حَتّٰى نَطَقَتِ الصَّوَامِتُ بِحُجَّتِكَ وَظَاهَرْتَ

الْمِنَنَ حَتّٰى اِعْتَرَفَ اَوْلِيَائُكَ بِالتَّقْصِيْرِ عَنْ حَقِّكَ

وَاَظْهَرْتَ الْاٰيَاتِ حَتّٰى اَفْصَحَتِ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ

بِاَدِلَّتِكَ وَقَهَرْتَ بِقُدْرَتِكَ حَتّٰى خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِكَ

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِعَظَمَتِكَ اِذَا اَسَاءَ عِبَادُكَ حَلُمْتَ

وَاَمْهَلْتَ وَاِذَا اَحْسَنُوْا تَفَضَّلْتَ وَقَبِلْتَ وَاِذَا

عَصَيْنَا سَتَرْتَ وَاِذَا اَذْنَبْنَا عَفَوْتَ وَغَفَرْتَ وَاِذَا

دَعَوْنَا اَجَبْتَ وَاِذَا نَادَيْنَا سَمِعْتَ وَاِذَا اَقْبَلْنَا

اِلَيْكَ قَرَّبْتَ وَاِذَا اَدْبَرْنَا عَنْكَ دَعَوْتَ اِلٰهَنَا

اِنَّكَ قُلْتَ فِىْ كِتَابِكَ الْمُبِيْنِ لِمُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ

مَضَت سُنَّتُ الاَوَّلِينَ فَاِنَّ رَضَاكَ عَنهُمُ الاِقرَادُ
بِكَلِمَةِ التَّوحِيدِ بَعدَ الجُحُودِ فَاِنَّا نَشهَدُ لَكَ بِالتَّوحِيدِ
مُخبِتِينَ وَلِمُحَمَّدٍ عَلَيهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ
بِالرِّسَالَةِ مُخلِصِينَ فَاغفِر لَنَا بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ الاِجرَامَ
وَلَا تَجعَل حَظَّنَا فِيهِ اَنقَصَ مِن حَظِّ مَن دَخَلَ فِي
الاِسلَامِ اِلٰهَنَا اِنَّكَ اَحبَبتَ التَّقَرُّبَ اِلَيكَ بِعِتقِ
مَا مَلَكَت اَيمَانُنَا وَنَحنُ فُقَرَاءُ عَبِيدِكَ فَاَنتَ اَولٰى
بِالتَّفَضُّلِ فَاعتِقنَا وَاِنَّكَ اَمَرتَنَا اَن نَتَصَدَّقَ
عَلٰى فُقَرَائِنَا وَنَحنُ فُقَرَاءُكَ وَاَنتَ اَحَقُّ بِالتَّطَوُّلِ
فَتَصَدَّق عَلَينَا وَاِنَّكَ وَصَّيتَنَا بِالعَفوِ عَمَّن ظَلَمَنَا
وَقَد ظَلَمنَا اَنفُسَنَا وَاَنتَ اَحَقُّ بِالكَرَمِ فَاعفُ
عَنَّا رَبَّنَا اغفِر لَنَا وَارحَمنَا اَنتَ مَولٰنَا فَانصُرنَا
عَلَى القَومِ الكَافِرِينَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً

وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهٗ
سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَلَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ
الْمَسَائِلُ وَلَا تَخْتَلِفُ عَلَيْهِ اللُّغَاتُ يَا مَنْ لَا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ
الْمُلِحِّيْنَ وَلَا تَفْجِرُهٗ مَسْئَلَةُ السَّائِلِيْنَ اَذِقْنَا بَرْدَ
عَفْوِكَ وَحَلَاوَةِ رَحْمَتِكَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا
وَلِجَمِيْعِ اَقْرِبَائِنَا وَاَحِبَّائِنَا وَعُلَمَائِنَا وَاُمَرَائِنَا وَاُسْتَاذِيْنَا
وَمُعَلِّمِيْنَا وَلِجَمِيْعِ مُرَبِّيْنَا وَلِجِيْرَانِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا
بِالدُّعَاءِ وَلِمَنْ يَرْجُوْا فَضْلَ بَرَكَتِهٖ دُعَائِنَا وَلِجَمَاعَةِ
الْحَاضِرِيْنَ خَاصَّةً وَلِلْغَائِبِيْنَ عَامَّةً وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ
وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَمُنْزِلُ الْبَرَكَاتِ
وَقَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَغَافِرَ الذُّنُوْبِ وَالسَّيِّئَاتِ
وَمُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ قَدِيْرٍ اِلٰهِيْ اَرْحَمْنِيْ

فَلَكَ غَيْرِي وَلَيْسَ لِي غَيْرُكَ إِنْ عَذَّبْتَنِي فَمَنْ أُوفَى
بِالْعَذَابِ مِنِّي وَإِنْ عَفَوْتَ فَمَنْ أَوْلَى مِنْكَ بِالْعَفْوِ
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا وَلَا تُعَذِّبْنَا اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنَا وَلَا تُبَعِّدْنَا
اَللّٰهُمَّ أَعِزَّنَا وَلَا تُذِلَّنَا اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا وَلَا تُضِلَّنَا
اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا وَلَا تَخْذُلْنَا اَللّٰهُمَّ آثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا
اَللّٰهُمَّ ارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا اَللّٰهُمَّ أَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا
اَللّٰهُمَّ أَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا اَللّٰهُمَّ ارْفَعْنَا وَلَا تَضَعْنَا
اَللّٰهُمَّ أَغْنِنَا وَلَا تَغْنِ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ كُنْ لَنَا وَلَا تَكُنْ عَلَيْنَا
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا وَلَا تَفْضَحْنَا اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ
لَا يَرْحَمُنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اَللّٰهُمَّ اشْفِ مَرْضَانَا وَمَرْضَى الْمُسْلِمِينَ وَارْحَمْ مَوْتَانَا
وَمَوْتَى الْمُسْلِمِينَ وَاقْضِ حَوَائِجَنَا وَحَوَائِجَ الْمُسْلِمِينَ
رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ اَللّٰهُمَّ

هٰذَا الدُّعَاءُ مِنِّیْ وَمِنْکَ الْاِجَابَۃُ وَهٰذَا الْجَهْدُ مِنِّیْ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً نَامِیَۃً لَا انْقِطَاعَ لِمَدَدِهَا وَلَا مُنْتَهٰی لِاَمَدِهَا وَاجْعَلْ ذَالِکَ عَوْنًا لَنَا وَسَبَبًا لِنَجَاحِ طَلَبِنَا اِنَّکَ وَاسِعٌ کَرِیْمٌ رَءُوْفٌ رَحِیْمٌ" ایک بار بعد ازاں همچناں سر برهنه با جماعت ایستاده اسم مبارک اللّٰہ جل جلالہٗ بطریق جهر بر دل ضرب کند سی و سه بار پس بنشیند و بذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جهراً مشغول شود سی و سه بار و کلمهٔ لَا نفی را بعد تمام کشد و از جانب چپ فرود آرد بجانب راست رساند و کلمهٔ اِلَّا اللّٰهُ بجانب چپ فرود آرد و کائنات در طرف لا هو اللہ نفی کند و مطلوب را در طرف اثبات   بیت

بدلو فقرہ زیں چاہ زرّیں　　ترا باید علمہا برکشیدن

بعد از ذکر گوید سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ سہ بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ اللَّیَالِی وَالدُّھُورِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ اَموَاجِ البُحُورِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ الرِّیَاحِ فِی البَرَارِی وَالصُّخُورِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنَ الیَومِ اِلٰی یَومِ یُنفَخُ فِی الصُّورِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ الشَّوکِ وَالشَّجَرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ الشَّعرِ وَالمَدَرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَوَاطِرِ الظُّنُونِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ لَمحِ العُیُونِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیرٌ یَجمَعُونَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِی اللَّیلِ اِذَا عَسعَسَ وَالصُّبحِ اِذَا تَنَفَّسَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ اَجمَعِینَ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلمُہٗ وَجَرٰی بِہٖ قَلَمُہٗ وَسَلَّمَ تَسلِیمًا

كَثِيراً كَثِيراً يكبار وقت غروب اين روز گويد بِسمِ اللهِ
مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ بِسمِ اللهِ مَاشَاءَ اللهُ كُلُّ
نِعمَةٍ فَمِنَ اللهُ بِسمِ اللهِ مَاشَاءَ اللهُ اَلخَيرُ كُلُّهُ بِيَدِ اللهِ
بِسمِ اللهِ مَاشَاءَ اللهُ لَا يَصرِفُ السُّوءَ اِلَّا اللهُ بِسمِ
اللهِ مَاشَاءَ اللهُ مَاكَانَ مِن نِعمَةٍ فَمِنَ اللهُ وَصَلَّى اللهُ
تَعَالىٰ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِينَ يكبار روز عيد الضحى
چهار ركعت نماز بطريق كه در روز عيد فطر مذكور شد بگزارد
وقت قربان كردن آيت اِنَّ صَلوٰتِى وَنُسُكِى وَمَحيَایَ وَمَمَاتِى
لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرتُ
وَاَنَا اَوَّلُ المُسلِمِينَ خوانده گويد اَللّٰهُمَّ هٰذَا فِدَائِى
لَحمُهَا بِلَحمِى وَدَمُهَا بِدَمِى وَعَظمُهَا بِعَظمِى اَللّٰهُمَّ
تَقَبَّل مِنِّى كَمَا تَقَبَّلتَ عَن اِبرَاهِيمَ عَلَيهِ السَّلَامُ
واگر وسع قربانى نداشته باشد دو ركعت نماز بگزارد در هر ركعتے

بعد از فاتحہ سورۃ الکوثر بخواند سہ بار امیداست کہ ثواب قربانی

بفضلِ او یابد و اگر سورۃ مذکور بدیں نیت در خارج نماز سہ بار

خواند پسند بود۔

لطیفہ شصت وسوم در اربعینات

نخست می باید دانست کہ مطلوب فقرا از اربعین جز دوام

شغل مع اللہ شئی مخصوص نیست کہ آنرا در غیر آں نتواں

طلب داشت بلکہ چوں در معموری اوقات فتوری و قصوری

روی نماید براء اصلاح آں تقید وقت را باربعین دوست

داشتہ اند بامید آنکہ جمیع اوقات اصلاح پزیرد و در حق

سلامت دین و تقید نفس و اخلاص عمل حکم اربعین گیرد و

فرمودہ اند مرید مجرد را باید کہ ایں شغل دوام باشد و مرید

معیل را اقل آنست کہ در سالے سہ اربعین برآرد و دل را

نظر واقعات والتفات بمکاشفات نگاه دارد بدایت اربعین
اول دریں خانداں از صبح صادق بلستم شہر جمادی الآخر تاہی
است تا شب غرہ ماہ شعبان واربعین دوم از بلستم ماہ شعبان
تا غرہ شوال واربعین سوم بروش مقتدمان ایں سلسلہ علیہ
از غرہ ماہ ذی القعدہ تا صباح عید الضحیٰ بود! مَّا لعَد
از آنکہ عرس مبارک قطب عالم حضرت امیر سید برُہان الدین
ابو محمد عبد اللہ پیر ومرشد استاد ووالد حضرت خاتم المجوبین
سید سراج الدین محمد شاہ عالم محبوب اللہ در مطلع یوم الترویہ
واقع شد عمل متاخران بریں است کہ شب ولبست وہفتم شوال
اختیار خلوت میکند وبر شب یوم الترویۃ بآستانہ حضرت شاہی
قدس سرہ لقدم لوس رسیدہ متوجہ حضرت نبوۃ میگردند

از طواف درگہ ایشاں دمی منشین کہ ہست
صد کشایش از در وصد مستی از دیدارشان

مرید چوں خواہد کہ خلوت اختیار کند باید کہ دل را از ما سوی اللہ تعالیٰ مجرد سازد سید الافراد والمحبوبین شرف الدین المشہدی کہ از مشائخ ایں خاندان است در باب اربعین گوید ھٰذا شغلُ مَنْ لَا شُغلَ لَہٗ بِالدُّنیَا والعُقبیٰ وَمَا فِیہِمَا بعد ازاں غسل کامل کند و پیش از طلوع صبح صادق خلوۃ در آید و احتیاط در طہارۃ و حلیۂ قوت و کسوت کند و دوگانہ تحیۃ مقام یا خلاصین ادا نماید و از جمیع گناہاں توبہ کند و از موضع جلوس بیروں نیاید مگر برائے نماز جمعہ و جماعت و اگر در بیروں آمدن تفرقہ بیند از اصحاب شخصے را طلب نماید و با او در خلوت بجماعت نماز کند و در وقت بر آمدن از استخلاء نظر خلق مجتنب باشد و در خلوت وقت خود را معمور دارد بیکے از اشغال اربعہ صلوٰۃ نوافل یا تلاوۃ یا ذکر خفی یا مراقبہ اسماء اللہ تعالیٰ ازیں اشغال در ہر چہ انشراح باید باں مشغول

شود کہ مقصود دوام اشغال و در ترغیب یا اشتغال ارلجہ
ولدی و عطار ربّی د سمّی شیخی د ابی سید جلال الدین محمد ن الحسین
رزقہ اللہ تعالیٰ متابعت ابائہ الغر گوید

رُباعی

ای دست زدہ بذیل پیغمبر و آل   از دست مدہ یاد خدا متعال
در راہ طلب مصلی د تالی شو   ذاکر بزی و باش مراقب ہمہ حال

و صورت مراقبہ آن ست کہ در خلوت با وضو سر فرو کردہ
نشیند چنانکہ زنخدان بسینہ رسد و ہر دو چشم بپوشد و ہر
دو دست بر ران خود یا بر سینہ نہد و از گفتار خلق اللہ خود را
بستہ گنگ سازد اگرچہ گویا ست و از دیدار غیر خود را بزدر
کور گرداند اگرچہ بینا ست و از شنود عالم تبلاش کر شود اگرچہ
شنوا ست و از بود ما سوی اللہ تعالیٰ بخواہش نادان گردد اگرچہ
دانا ہست و معنی مراقبہ اینست کہ عبد بداند کہ اللہ تعالیٰ

برجمیع اقوال وافعال واحوال وحرکات وسکنات او مطلع
است مادام کہ دریں تصور ست او را مراقب گویند ونیز مراقبہ
نود ونہ[۹۹] نام است و معنی ہر اسم کہ محیط باطن او باشد مراقبہ آں
اسم گویند مادام کہ دل میداند کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حاضر و
ناظر است و سمیع و بصیر و علیم است ایں علم را مراقبہ گویند و
چوں طرفۃ العین ازیں غافل گشت مراقب نباشد، و مراقبہ
ماخوذ، از رقابت ست و رقابت نگاہ بانی راگویند پس مراقب
دل خویش را نگاہ دارد تا غیر حق در نیاید یکے از ائمہ اہل بیت
گوید علیہم السلام علیکم بحفظ السرایر فان اللہ تعالے مطلع
علی الضمائر و از اذکار ذکر لا الٰہ الا اللہ مختار است و
بعضے از مریدان ایں سلسلہ علیہ نبویہ در ابتدا، حال سبحہ بدست
گرفتہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہر روز دوازدہ ہزار بار گفتہ اند باشارت
سرور آئمہ اثنا عشر حیث قال کرم اللہ تعالیٰ وجہہ واکرم نزلہ

خُذ حَرفاً دَقُل الفًا و اگر شب نیز ہمیں مقدار گفتہ آید
بست و چہار ہزار میشود کہ عدد انفاس آدمی است در شبانہ
روز و چون در یکے ازیں اشغال اربعہ مذکورہ سامتی بین یا
تفرقہ دل بتموج خطرات غیرہ ممیزہ احساس کند اول بدفع
آں البتہ مشغول شود بہر نوع کہ تواند و سبب دفع آن از
حضرت سیدالاقطاب مخدوم جہانیاں علیہ الرضوان مرویست
کہ چوں اخطار کسیل العزم بر طالب شاغل مستولی شود باید
کہ ہفتاد ایں کلمات بگوید در حال سُبحَانَ المَلِکِ القُدُّوسِ
اَلخَلَّاقُ

و ہر بار دست راست بر سینہ نہد و لطرف چپ
کہ محل قلب ست فرود آرد بایں طریق کہ تصوّر کند کہ زنگار
از آئینۂ دل میزداید و از آلائش پاک میکند بعدہٗ ایں آیت
یکبار بخواند اِن یَّشَأ یُذہِب کُم وَیَاتِ بِخَلقٍ جَدِید

وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ حق تعالیٰ بکرم خویش ازان ورطهٔ هالک خلاص بخشد بلکه بمعارف خویش مخصوص سازد و طلاب را بحقیقت این معنی مبرهن شود و اعز مشاغل در کسب جمیعه و حضور توجه بصورت پیراست بیت

زاهدان تسبیح میخوانند خسرو روی دوست
ذکر هرکس آنچنان باشد که تلقین کرده اند

و از فرزند خلف یعنی امام حسین بن علی سلام اللّٰه علیهم و علیٰ مریدهم و جمیع المومنین الیٰ یوم الدین بشنو که چه اشارت میفرماید سَأَلْتُ خَالِي هِنْدُ ابْنَ أَبِي هَالَهِ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَاصحابِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ أَي أَعِيهِ وَاحْفِظُهُ كَذَا فِي أَشْرَفِ الْوَسَائِلِ وَهٰذَا

اَشرَف وَفَّقنَا اللّٰہ سُبحَانَہٗ تَعَالیٰ بِدَوَامِ حُسنِ
الاشتغال صلی اللّٰہ تَعَالیٰ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ الطَّاہِرِین

تَمَّت بِالخَیرُ

حضرت سید جلال میر سُرخ بخاری کا شجرۂ نسب

ہم نے حضرت سید جلال سُرخ بخاریؒ کا جو شجرۂ نسب کتاب ہذا کے مقدمہ میں بیان کیا ہے اس سے کسی قدر مختلف شجرہ جناب میر حسن علی صاحب نقوی نے ماہنامہ بینات کراچی کے شمارہ ذی قعدہ ۱۳۹۴ھ میں دیا تھا۔ قارئین کی معلومات کے لئے مضمون نگار کی پوری عبارت معہ شجرۂ نسب یہاں نقل کی جا رہی ہے:۔

حضرت سید جلال میر سُرخ بخاریؒ، حضرت امام علی نقیؒ کی اولاد اور صحیح النسب سید تھے اس میں کسی راوی یا تذکرہ نگار کو کلام نہیں، بلکہ سنی اور شیعہ سب اس بارے میں متفق ہیں، چنانچہ تمام سنی مورخین اور تذکرہ نگاروں کے علاوہ عہد اکبر و جہانگیر کے مشہور شیعہ عالم قاضی نور اللہ شوستری نے بھی اپنی مشہور و معروف فارسی تصنیف "مجالس المومنین" میں ایک جگہ آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کا نام "سید جلال" ہی لکھا ہے البتہ بعض تذکرہ نگاروں نے (مثلاً ہمارے ہمعصر صاحب قلم جناب محمد ایوب قادری نے اپنی تالیف "مخدوم جہانیاں جہاں گشت" میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ سید جلالؒ سے متعلق شجروں میں ناموں کی کمی بیشی اور اختلاف پایا جاتا ہے اوچ شریف کے شجرہ میں (جہاں کے سجادہ نشین حضرت سید جلال کے فرزند سید احمد کبیر سہروردیؒ اور اُن کے پوتے سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی اولاد مانے جاتے ہیں) امام علی النقیؒ اور سید جلال میر سُرخ بخاریؒ کے درمیان صرف آٹھ واسطے ذکر کئے گئے ہیں۔ چنانچہ کتابچہ "تذکرہ بزرگانِ اوچ شریف" مؤلفہ علاءالدین محمد عباسی خطیب،

جامع مسجد دربار سید جلال الدین بخاری اوچ شریف۔ میں حضرت سید جلال میر سرخ بخاریؒ کا سلسلۂ نسب اس طرح دکھایا گیا ہے۔

امام علی النقیؑ۔ جعفر^۱، علی^۲، عبداللہ^۳، احمد^۴، محمود^۵، جعفر^۶، ابو مؤید علی^۷، شاہ^۸ سید جلال بخاری، دوسرے تذکروں مثلاً بزم صوفیہ، مؤلف سید صباح الدین عبدالرحمٰن ایم اے وغیرہ میں بھی اوچ شریف کے شجرہ سے نقل کی گئی ہے۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا اوچ شریف کے شجرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سید جلال بخاریؒ اور حضرت امام علی النقیؑ کے درمیان صرف آٹھ واسطے ذکر کئے گئے ہیں حالانکہ دونوں بزرگوں کے سنینِ وفات میں ۴۳۷ سال کا فصل واقع ہوتا ہے کیونکہ یہ معلوم ہے کہ امام علی النقی کی وفات ۲۵۴ھ میں ہوئی اور سید جلالؒ کی ۶۹۰ھ میں۔ اب یہ بات کہ ان دونوں بزرگوں کے درمیان صرف آٹھ ہی واسطے [illegible] علم الانساب کے ماہرین کے مسلمہ اصول کے خلاف پڑتی ہے، جو اس بات پر متفق ہیں کہ ایک صدی میں انسانوں کی اوسطاً تین نسلیں گزر جاتی ہیں۔ علماء تاریخ اور علم الانساب کے اس مسلمہ اصول کا ذکر سرسید احمد خاں مرحوم نے بھی اپنی معرکتہ الآرا اور مشہور تالیف الخطبات الاحمدیہ فی العرب والسیرت المحمدیہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامے سے متعلق بحث کے ضمن میں کیا ہے۔ اب اس مسلمہ اصول کی رُو سے ضروری ہوا کہ امام علی النقی (متوفی ۲۵۴ھ) اور سید جلال بخاریؒ (متوفی ۶۹۰ھ) کی وفات کے درمیان جو ۴۳۷ سال کا عرصہ گزرا اس میں کم از کم بارہ نسلیں گزری ہوں، تین نسل فی صدی کے حساب سے نہ کہ صرف آٹھ۔ اس سے یہ منطقی نتیجہ نکلا کہ اوچ شریف کے شجرہ میں چار واسطے یا چار کڑیاں گم ہیں جن کی جستجو ضروری ہے تاکہ ان کے شجرہ کی تکمیل ہو سکے۔

اب ان گمشدہ کڑیوں کی تلاش کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ احقر مضمون نویس کے خاندانی شجرہ میں موجود ہیں۔ یہ احقر سید جلالؒ کے فرزند اکبر علی المعروف بہ میر سید علی دیوانہؒ کی اولاد سے ہے جو حضرت سید جلال کے ہمراہ بخارا سے بھکر تشریف لائے تھے۔ احقر کے خاندانی شجرہ اور اوچ شریف کے 'سرکاری' شجرہ کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو یہ بات اور زیادہ واضح ہو سکتی ہے اس لئے دونوں شجرے ایک دوسرے کے بالمقابل تحریر کئے جاتے ہیں:۔

	مضمون نگار کا خاندانی شجرہ		اوچ شریف کا سرکاری شجرہ
(۱)	امام علی النقی متوفی ۲۵۳ھ	(۱)	امام علی النقی
(۲)	جعفر ثانی	(۲)	جعفر
(۳)	علی اصغر	(۳)	علی
(۴)	عبداللہ وفات تخمیناً ۳۶۰ھ	(۴)	عبداللہ
(۵)	اسمٰعیل	(۵)	×
(۶)	احمد	(۶)	احمد
(۷)	جعفر ثالث " ۴۶۰ھ	(۷)	×
(۸)	باقر	(۸)	×
(۹)	زین العابدین	(۹)	محمود
(۱۰)	محمد " ۵۶۰ھ	(۱۰)	محمد
(۱۱)	تقی	(۱۱)	تقی
(۱۲)	جلال	(۱۲)	جعفر

(۱۳) ابو موئد ۶۶۰ھ (۱۳) ابو موئد علی

(۱۴) سید جلال متوفی ۶۹۰ھ (۱۴) سید جلال بخاری

مندرجہ بالا شجروں کے ملاحظہ سے واضح ہوا کہ اُوچ شریف کے شجرہ سے حضرت اسمٰعیل (نمبر ۵) جعفر ثالث (نمبر ۷) حضرت باقر (نمبر ۸) اور حضرت تقی (نمبر ۱۱) کے اسمار گرامی حذف ہو گئے ہیں جو احقر کے خاندانی شجرہ میں موجود ہیں اور علمار تاریخ و انساب کے متذکرہ صدر اصول کی رُو سے سید بخاریؒ اور امام علی النقیؑ کے درمیان جن بارہ واسطوں کی ضرورت ہے وہ اس میں موجود ہیں اس لئے احقر کے خاندانی شجرہ کی صحت مُسلّم ہو جاتی ہے۔

امام علی النقی اور سید جلال کے درمیان جو بارہ بزرگوار گزرے ہیں ان کے سنین وفات نایاب ہیں۔ کم از کم احقر کو دستیاب نہیں ہو سکے۔ لیکن مذکورہ بالا اصول کی روشنی میں ان میں سے چند حضرات کے تخمینی سنین وفات نکالے جا سکتے ہیں جو احقر کے مذکور الصدر شجرہ میں ان بزرگوں کے ناموں کے آگے دئے گئے ہیں یعنی امام علی النقیؒ کے پڑپوتے حضرت عبداللہ کا سن وفات ۳۶۰ھ ان کے پڑپوتے جعفر ثالث کا ۴۶۰ھ۔ ان کے پڑپوتے حضرت محمد کا ۵۶۰ھ اور ان کے پڑپوتے ابو موئد علی کا ۶۶۰ھ ان کے فرزند سید جلال بخاری کا سنِ وفات ۶۹۰ھ جو معلوم ہے۔ اس طرح سید جلالؒ اور ان کے والد بزرگوار ابو موئد علی کے سنین وفات میں کم و بیش تیس ۳۰ کا فصل واقع ہوتا ہے جو بالکل تحقیق ہے اور روزمرہ کے مشاہدہ کے مطابق ہے۔ کسی انسان اور اس کے فرزند اکبر کی وفات کے درمیان عموماً اس سے زیادہ فصل واقع نہیں ہوتا ہے۔

کتابیات

(۱) اسلامک کلچر (حیدرآباد دکن) انگریزی . ڈاکٹر نبی بخش بلوچ

۲۔ جہانیاں جہانگشت (اردو) محمد ایوب قادری

۳ یادایام (اردو) حکیم مولوی عبدالحی

۴ کنٹریبیوشن آف مسلم اسکالرس آف گجرات ٹو عربک لینگویج اینڈ لٹریچر (مقالہ برائے پی ایچ ڈی) ڈاکٹر بی ایم ترمذی

۵۔ مراۃ احمدی علی احمد خان

۶۔ توسل و تسلسل محمد سراج الحق

۷۔ جلالی احمد آبادی (نوائے وقت) علی اکبر ترمذی

۸۔ مناجات مقبول مولانا اشرف علی تھانوی رح

۹۔ عوارف المعارف حضرت شہاب الدین سہروردی رح

۱۰۔ تذکرہ جہانیاں جہانگشت سخاوت مرزا

۱۱۔ جواہر جلالی (فارسی مخطوط) فضل عباسی

۱۲ جمعات شاہیہ حضرت مقبول عالم رح

۱۳۔ فارسی ہست لاکھت گرانتھو (گجراتی) محمد عمر کوکل

۱۴ لطائف شاہیہ (مخطوط) حضرت شاہ عالم رح

۱۵۔ گجراتے لکھیلا فارسی گرنتھو (گجراتی) راؤ بہادر کرشن لال زویری

۱۶۔ تاریخ سلاطین گجرات — محمد بخاری۔ مرتبہ اکبر علی ترمذی

۱۷۔ تاریخ فیروز شاہی — سراج عفیف

۱۸۔ ریاضۃ الاولیاء (حالات سید سکندر) — ۔

۱۹۔ بزم صوفیہ — صباح الدین عبدالرحمٰن

۲۰۔ منتخب التواریخ — بدایونی

۲۱۔ عرضداشت سید رکن الدین با سید شاہ عالم۔ مرتبہ سید ابوظفر ندوی (زبان)

۲۲۔ تاریخ گجرات — ڈاکٹر کمیسوریٹ

۲۳۔ مانگرول (گجراتی) — کیشورام شاستری

۲۴۔ جوناگڑھ (گجراتی) — دھنونتر اڈسائی

۲۵۔ مراۃ سکندری — سکندر بن منجو

۲۶۔ صحیفۃ السادات (فارسی مخطوطہ) — ہشام بن کمال الدین محمد

۲۷۔ سفینۃ السادات (فارسی مخطوطہ) — محمد قاسم عبدالرحمٰن بڈھا

۲۸۔ عربوں کی جہاز رانی — سید سلیمان ندوی مرحوم

مرتب

وارث علی محمد علی ترمذی ۔ ایم ۔ اے۔

ایم ۔ بی بی ۔ ایس (بمبئی)